...ملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما

...الذی اذاقنا طعم الایمان فازبه المؤمنون ٭ وسقانا شرابا من عین یشرب
المقربون ٭ والصلوات علی من انعم الله علینا به نعمة الجنان ٭ وقربنا به
...حضرة قرب الرحمن ٭ وآله الذین انعم الله علینا بهم بالرحمة والغفران
واصحابه الذین افاضوا علینا موائد الاحسان ٭ —— اما بعد

مسیح الاسقام
فی فضائل اعراس سید الانام
واولیاء الکرام

لقد تشرفت بطبع هذا الکتاب بامر المصنف

فی مطبع البرهانیه سنه ۱۳۰۳ هجر

ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما

الذی اذا اطعم الایمان فازبہ المومنون ۞ وسقانا شرابا من عین یشرب

لمقربون ۞ والصلوات علی من انعم علینا بہ الطعمۃ الجنان ۞ وقرنا بہ

حیم [illegible] قریب الرحمن ۞ وآلہ الذین انعم اللہ علینا بہم بالرحمۃ والغفران

اصحابہ الذین افاضو علینا موائد الاحسان ۞ —— اما بعد

مسیح الاستقام
فی فضائل اعراس سید الانام
واولیاء الکرام

قد تمت بطبع ہذا الکتاب بامر المصنف

فی مطبع البرہانیہ فی سنہ ۱۳[illegible] ہجری

جو علم ظاہر سے قطع نظر علوم باطن مین بہرۂ تام رکھتے تھے مثل خاندان حضرت محی
سید شاہ موسیٰ قادری علیہ الرحمہ اور خاندان حضرت سید شاہ عبد القادر قادری
قدس سرہ اور خاندان حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ یہہ سب تقریب
اعراس کرتے ہین اور بڑے بڑے صلحا اور علما اور امرا اپنی سعادت
سمجھکر تقریب اعراس مین آتے رہے اور حضور پرنور اور ارکین
سلطنت قدیم الایام سے تقریب نیازات کرتے چلے آئے اور
اونکی دعوت مین کبار علما اور صلحا اور مشایخین اہل مقدرت اور غیر
اہل مقدرت سب بلا انکار و بے تامل آتے رہے ایسا ہی اس شہر مین علی
سے ادنیٰ تک اور ادنیٰ سے اعلیٰ تک اپنی حسب مقدرت عرس شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس اولیاء اللہ کا کرتا ہے اور ہر ایک
کی دعوت مین غنی غیر غنی صلحا علما سے بلا تامل آتے ہین خصوصاً بہ
باعث کثرت خیرات اور نیازات کے یہہ بلدہ شہرۂ آفاق ہے اور بہ باعث برکت
نیازات اور دعا مسلمین کے قیام ریاست ہے حضور آصف جاہ بہادر سے
آجتک ہر کوئی رئیس اولیاء اللہ سے عقیدت تامہ رکھتے چلے آئے
اور ہر امورات سنگین و صعب مین استمداد اولیاء اللہ سے کرتے رہے
اونکی تائید اور استمداد اولیاء اللہ سے بڑے بڑے امور مالاینحل حل ہوئے
حضور ناصر الدولہ غفران منزل اکثر نواب صاحب علیہ الرحمہ سے جو سالک
و مجذوب تھے عقیدت رکھتے اور کوئی مشکل صعب درپیش ہوتی اونسے
استمداد کرتے اور تائید چاہتے بہت سے مشکلات حضرت کی تائید سے
حل ہوتے چنانچہ بعض معتبرین کے زبانی مسموع ہوا کہ ایک وقت حضور غفران
منزل کو امور ریاست مین ایک نہایت امر صعب پیش ہوا کہ اوسکا حل

نہایت دشوار معلوم ہوتا تہا حضور غفرانمنزل نے کسی اپنے عماید کے ہمراہ ایک کشتے دیکر حضرت میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے نزدیک بہیجے اوس کشتی مین غفرانمنزل نے اپنی دستار سر کی بندہی ہوی اور شمشیر دہوپ رکہی ہوی تہی اور جو شخص کہ اونکو کستی کے ہمراہ کئے تہے تخلیہ مین بلاسے کہ کسیکو اس سے اطلاع نہووسے اور خفیہ ونکو فرماسئے کہ تم اس کشتی کو حضرت میر نوابصاحب قبلہ کے روبرو رکہ کر دست بستہ میرےطرف سے عرض کر دکہ حضرت یہہ عزت اور ریاست آپکی ہی عنایت فرمائی ہوی ہے موافق ارشاد بندگانعالی غفرانمنزل کے انہون نے وہ کشتی ہمراہ لیکر میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے پاس چلے جبکہ حضرت میر نوابصاحب کے پاس وہ کشتی لیکر پہنچے اونہون نے ابہی کچہہ پیام بندگان عالی کا ہنوز میر نوابصاحب کو پہنچائے نہین تہے کہ حضرت دورسے جب وہ کشتی کو دیکہے خودبخود فرماسئے کہ وہ کشتی کو سامنے لاؤ اسواسطے کہ اوسمین ناصرالدولہ نے اپنی دہوپ اور دستار رکہ کر ہمارے پاس بہیجے ہین اور ہمارے پاس یہہ پیام کئے ہین پہر وہ کشتی کشادہ ہوکر حضرت کے روبرو رکہے گئے حضرت شمشیر دہوپ پر اور دستار پر اپنا ہات پہیر کر فرماسئے کہ جاکہو تیری ریاست تجہے مبارک ہے پہر وہ کشتی بندگانعالی غفرانمنزل کے نزدیک آئی اور یہہ ارشاد حضرت کا بندگان عالی نے سنے نہایت خوش ہوکر وہ دستار اپنے سر پر رکہے اور دہوپ اپنے ہات مین سلئے پس جو امر صعب کہ درپیش تہا مثل کافور کان لم یکن تہا اور ایک وقت بندگانعالی غفرانمنزل کو کوئی ایک اور امر صعب پیش ہوا بندگانعالی نے

سواری کا حکم دئے اور درگاہ مین حضرت سید احمد پیادہ جو قریب آصف نگر کے ہے تشریف لاکر حضور کی زیارت کئے اور حضرت سے استمداد اپنے امور مین کئے اوسیوقت ایک پہول حضرت کی مزار شریف سے روبرو حضور غفرانمنزل کے آکر گرا حضور کے قلب پر حضرت کے جانب سے کیا تسکین اور کیا اشارہ پایا گیا واللہ اعلم حضور نے اوس پہول کو اوٹھاکر اپنی دستار پر رکھے اور فرما کہ حضرت کی عنایت میرے حال پر ہوگئی اور بہت خوشحال ہوکر ویسا ہی پہول رکہا ہوا دستار مین مراجعت فرمائے اور دیوڑہی مین داخل ہوے اور حصول مقصود بندگان عالی کا ہوا حضور غفران منزل نے بہت سے اعراس اولیاء اللہ کے جاری فرمائے چنانچہ حضرت سید احمد پیادہ اور حضرت شاہ یوسف صاحب شریف صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان اور راجالہ شاہ صاحب اور حضرت احمد علی شاہ دولہ قدس سرہما کا عرس جاری کیا ہوا حضور غفرانمنزل کا ہے اور حضور مغفرت مکان افضل الدولہ مرحوم و مغفور عقیدت اولیاء اللہ مین منتشو خاندان آصفیہ نے ہے مرامر مین جو بات مشکل اور صعب درپیش ہوتی نیازات اولیاء اللہ کے کرتے اور بہ تائیداولیاء اللہ کے وہی امور صعب آسانیسے مبدل ہوتے چونکہ اعراس اولیاء اللہ باعث خوشنودی اور تائیدات ارواح طیبہ اولیاء اللہ ہے اور ایک توجہ سے اولیاء اللہ کے وہ برامد کار ہوتا ہے جو ہماری سو برس کی عبادت خالص سے نہوسکے جیسا کہ مولانا روم مثنوی شریف مین فرماتے ہین ہے یک زمانے صحبتے با اولیا بہتر از صد ساله طاعت بیریا گر کسے خواہد نشیند با خدا گو نشیند در حضور اولیا پس بنظر خیر خواہی مسلمین کے یہہ رسالہ فضایل عرس مین لکہا گیا اور نام اس رسالہ کا مسیح الاستقام فی فضایل عرس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام رکہا گیا

اور رسالہ کو تین فصل پر اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا **فصل اول** بیان مین فضائل مولود شریف اور اعراس انحضرت اور اولیاء اللہ مین **فصل دوم** بیان وجہ تعین اعراس مین **فصل سوم** بیان فواید مولود اور اعراس کے خاتمہ درباب اصل مذہب ثابت اور ذکر علامات دعا ہونیکے بطور اختصار **فصل اول** ذکر فضائل اعراس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ و اولیاء امتہ صلواۃ دائمۃ متکررۃ ما تکررت الدہور والایام بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما حق تعالی اس آیہ کریمہ مین اظہار شان اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرماتا ہے کہ ارشاد الہی ہے کہ ہمارے حبیب کی شان اور مرتبہ ہمارے پاس ایسا ہے کہ ہم اور ہمارے فرشتے ہمارے حبیب پر رحمت کاملہ نازل کرتے ہین اور تربیت امت مرحومہ کو کرتا ہے کہ ای ہمارے حبیب کی امت تم بہی ہمارے حبیب پر درود بہیجنے مین مصروف اور مشغول رہو اس آیت کریمہ سے مفاد اور مقصود بہی درود بہیجنے کا معلوم ہوا کہ فایدہ درود بہیجنے کا واسطے طلب رضامندی انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تاکہ حضرت کی رضامندی کے حاصل ہونین استحقاق شفاعت حضرت کا امت مرحومہ کو زیادہ تر ہووے نہ اسواسطے کہ معاذ اللہ کچھ حضرتکو ہمارے درود پہنچنیکی احتیاج ہے اسواسطے کہ جب خود حق سبحانہ تعالی اپنی رحمت نازل کرتی مین حضرتکے جانب متوجہ ہے پس بندونکی دعا نزول رحمت کی کہ معنی درود ہے حضرت کو کیا احتیاج ہے پس حضرت کے واسطے ہر آن نزول رحمت الہی اور ترقیات مراتب حق تعالی کے جانب سے عنایت

ہین حضرت کا تو بڑا مرتبہ ہے حال امت مرحومہ کا حضرت کے بیان کیا
جاتا ہے عقد الثمین نے فضایل ملد الامین مین لکہا ہے قال المرجانی
سمعت والدی رحمۃ اللہ علیہ یقول سمعت اباعبد اللہ
الدلاصی یقول سمعت الشیخ عبد اللہ الدسبی یقول کشف
لی عن اہل المعلی فقلت لہم اتجدون نفعا مما یہدی الیکم
من قراۃ ونحوہا قالوا لیس نحن محتاجین الی ذالک
فقلت لہم ما منکم احد واقف الحال قالوا ما نقف حال احد
فی ہذا المکان ترجمہ کہا مرجانی نے کہ مین نے اپنے والد سے سنا کہ وہ
کہتے تہے کہ مین نے ابو عبد اللہ دلاصی سے سنا ہون وہ کہتے ہین کہ مجہے اہل
معلی کا حال کشف ہوا ایس مین نے اہل معلی سے کہا کہ جو تمہارے پاس ہدیہ از قسم
قراۃ قران وغیرہ بہیجے جاتا ہے کچہہ اس سے تمکو نفع حاصل ہوتا ہے انہون
نے کہے کہ ہم اسکے کچہہ محتاج نہین ہین پہر مین اونسے کہا کہ کوی تم مین ایسا بہی ہے
کہ جسکا ایک حال ہے اور اوسکو ترقی نہین اونہون نے کہا کہ اس مقام
مین کوی ایسا نہین کہ واقف الحال ہو یعنے اوسکو ترقی نہو جبکہ امت
مرحومہ مین جو اولیاء اللہ ہین اونکو صدقہ اور ایصال ثواب سے
کچہہ پروا نہین حضرت تو سید الامت بلکہ سید الانبیاء ہین حضرت کو کیا
حاجت ہے بلکہ حضرت ہر وقت رحمت الہی مین مستغرق ہین اور
رحمت الہی حضرت کو کافی و وافی ہے پس امت مرحومہ کو چاہیے کہ
خواہ حضرت پر درود عرض کرین خواہ ایصال ثواب از قسم نیاز
وغیرہ کرین بکمال آداب و خشوع او خضوع سے کرین اور یہہ تصور
اور یقین کرین کہ اگر درود یا ایصال ثواب ہمارا حضرتکی جناب مین

مقبول ہووے اور حضرتکی خوشنودی اور رضامندی ہمارے حال پر سرفراز
ہووے باعث سعادت اور فلاح ونجاح دارین ہمارا ہے سعدی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شمار ازو کہ بہ خدمت گذاشتہ است ؎ اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ
خوشنودی حضرتکی کچہہ منحصر ایصال ثواب پر ہی نہین بلکہ حضرتکی اولاد امجاد کے
ساتھہ رہ ورسم رکہنا یہہ بہی بڑا خوشنودی حضرتکا باعث ہے اسواسطے کہ
خود حق تعالی فرماتا ہے قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربی اب خیال کیا جاوے کہ اگر محض ہدایا حضرت کو گذراننا بس
اور کافی ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نوبت حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو کیون تخصیص کرتے اور معروضہ دوسرے ازواج
مطہرات کا درباب عدم تخصیص ہدایا نوبت صدیقہ مین کیون نہ مقبول
ہوتا اور خلفا راشدین اہل بیت اور ازواج مطہرات کے واسطے بلکہ
واسطے انصار اور مہاجرین کے جو جان نثار حضرت کے تہے قدر بیش قرار
وجہہ کفاف کیون متقرر کرتے بلکہ خدمت گذاری اہل بیت اور ازواج مطہرات
اور مہاجرین وانصار کے واسطے خوشنودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تہی چنانچہ ارشاد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہے
من اصل قرابتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احب
الی من اصل قرابتی اسیواسطے ارشاد نبوی ہوا کہ جو شخص
کہ بعد اذان کے دعاء اللہم رب ہذہ الدعوۃ الخ کہ اسمین واسطے
عطاء مقام محمود کے حضرت کے واسطے دعا ہے پڑہے اوسکے
واسطے میری شفاعت حلال ہے اور احادیث مین

وارد ہے کہ حضرت نے فرمائے کہ جو کوئی میری قبر شریف کی زیارت کرے اوسکے واسطے میری شفاعت واجب ہے پس یہہ امور محض واسطے استرضائے نبوی کے تربیت ہوے دیکھا جاوے کہ دنیا مین عادت سلاطین کی ہے کہ جب کوئی شخص سلطانکے حق مین دعا کرتا رہے اور اوسکو سلام کرنا عادت اپنی اختیار کرے اور نذر گذرانتا جاوے ہر چند کہ سلطان اوسکی دعا یا سلام یا نذر سے مستغنی اور بے پروا ہے مگر عادت سلاطین کی جاری ہے کہ بہ تفضلات شاہانہ سلطان اوسکی طرف نظر شفقت اور رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمائی ہین سہ دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ؛ سوم ہر آئینہ بروی کند بہ لطف نگاہ؛ اسی باعث سے درود و سلام عرض کرنا عین عبادت الہی نماز مین ہمیر حسکم ہوا تاکہ نماز ہماری کہ سراسر از نقصانات ہے حضرکی شفاعت اور سرفرازی سے مقبول جناب الہی ہووے اور زیارت کو حضرتکے حاضر ہونیکا بھی اسیواسطے ارشاد ہوا کہ سرفرازی اور عنایت حضرکی ہمپر سرفراز رہے اور کیون نہ ہم بندے حضرکی رضاجوی کرین اور طالب رضائے نبوی رہین کہ حق تعالی طالب رضای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین قول حضرتہ عایشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ثابت ہے ما اری ربک الا یسارع فی ہواک یعنے حضرتہ صدیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے کہ مین نہین دیکھتے ہون آپکے پروردگار کو مگر آپکی خواہش کیطرف جلدی کرتا ہے اور حدیث قدسی ہے کل شیئ یطلب رضائی وانا اطلب رضاک یا حبیبی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند کہ

موافق شروط علماء ظاہر کے اسناد اس حدیث کے نہین ہے مگر مضمون اس حدیث کا صحیح ہے اسواسطے کہ حدیث مشکوٰۃ انا حبیب اللّٰہ حضرت نے فرمائے ہین اور معنی حبیب اللّٰہ کی علماء نے یہی فرمائے ہین کہ حق تعالیٰ طالب رضا مے آنحضرت ہے اب حاصل رضا جوئی آنحضرت کی ہمپر کئی وجوہ سے ضرور ہوئی اول یہہ کہ ہم جیسے بندہ ہین وہ خود رضا جوے حضرت ھے دوم یہہ کہ ہمارے پروردگار نے خود رضا جوئی حضرت کی ہمکو تعلیم فرمایا جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا تیسرا یہہ کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ خدا ہمسے راضی رہے اور رضامندی خدا کی بے رضامندی آپکے ممکن نہین چنانچہ ارشاد الٰہی ہے قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ دیکھنا چاہئے ہر چند کوئی آدمی لا الٰہ الا اللّٰہ لاکہ بار کہے محمد الرسول اللّٰہ نکہے وہ کافر دوزخی ہے چوتھا امر یہہ ہے کہ ہر شخص اپنے منافع چاہتا ہے پس سعادت دارین اور منافع کونین آپکی عنایت اور شفاعت پر منوط اور منحصر ہین پس ان وجوہات سے ہمپر واجب ہے کہ ہم ہمیشہ رضا جوئی اور استرضاء مین حضرت کے ہمہ تن مصروف رہین اور اس محبوب الٰہی کی محبت مین اپنے جان و مال کو نثار کرین سنوط الرحمن مین تفسیر عزیزی متعلق سورہ الم نشرح سے نقل کرتے ہین محبوب ناز نینی ما جبینی بلکہ کعبہ مثالی کہ تجلی الٰہی بدن اوراستانہ خود ساختہ وطور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی دروجلوہ گرشدہ صید دلھا بہ جاذبہ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشق حسن ازلی دیوانہ وار ازبے توقع منفعت واستفادہ کمالی ازدو دور دست بجاذبہ کمنہ اودیدہ می آیند وبر آستانہ او سجدات می کنند وتمنای

لمعہ از جمال اوبندہ این مرتبہ ازان مراتب است کہ ہیچکس را از بشر دست نداده مگر
بطفیل این محبوب مقبول برخے از اولیاء امت را شمۂ ازان محبوبیت نصیب
شدہ و بوجود خلایق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان
المشایخ نظام الدین اولیاء قدس سرہما انتہا پانچوان وجہ یہ ہے کہ حضرتکی
شفقت اور رحمت اپنی سب امت پر کس طور سے مبذول ہے کہ ابتداء
تولد شریف سے وصال تک آپکو اپنی امت کی فکر رہی اور آپ اپنی
امت کے واسطے بہبودی اور شفاعت چاہتے رہے اور عالم برزخ
مین بھی جیسے آپ تشریف فرما ہین اپنی امت کے واسطے شفاعت فرماتے
ہین اور قیامت مین بھی اپنی امت کے واسطے شفاعت اپنی امتکی اختیار
فرما دینگے دیکھا چاہئے کہ دنیا مین حضرت نے واسطے ہدایت اور ایمان
اپنی امت مرحومہ کے کس کس طور سے سعی فرمائے ہین اور کس طورکی
فکر ہدایت اور رفاہیت امت آپکے قلب مبارک مین تھے یہانتک
کہ ارشاد الٰہی ہوا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَنْ لَا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ
یعنے حق تعالے حضرتکو فرماتا ہے کہ شاید اپنے تئین آپ ہلاک کرلوگے بسبب
اونکے ایمان نہ لانیکے اور حدیث مین وارد ہے لكن تصابون امثلی
یعنے میری امت کو اپنے انجام اور مآل کی فکر نہین جیسا کہ مجھے اونکے انجام
اور مآل کار کی فکر اور مصیبت ہے دیکھئے کسقدر شفقت اور مرحمت آپکی
امت مرحومہ پر ہے حضرت کا ارشاد مبارک تھا کہ جو کوئی مال چھوڑ کر
مرے وہ اوسکے وارثونکے واسطے ہے اور جو کوئی قرض اور وارثونکو بیکس
مفلس چھوڑے ادائی قرض اور پرورش اونکے میرے ذمہ ہے
پرورش امت کا حضرتکو کسقدر خیال تھا کہ اغنیا اور فقراء امت پر باجمعہم

عنایت آپکی شامل حال تھی اسواسطے آپنے حکم زکوٰۃ اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی اور ضیافت مسلمین اور اطعام طعام کا فرمائے تاکہ زکوٰۃ سے فقراء کو اور ضیافت سے اغنیا کو اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی سے سب فقراء اور اغنیا کو عموماً آرام اور راحت ہو اس باب میں جو احادیث وارد ہیں عرض کئے جاتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول اعبدوا الرحمٰن واطعموا الطعام وافشوا السلام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا بسلام ۵ وقال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ قلت یا رسول اللہ الحبۃ انی اذا رأیتک طابت نفسی فانبئنی عن کل شیٔ قال کل شیٔ خلق من الماء فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بشیٔ اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال اطعم الطعام وافش السلام وصل الارحام تدخل الجنۃ بسلام ۵ وکان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول خیارکم من اطعم الطعام وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام وصلوٰۃ باللیل والناس نیام ۵ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یباھی ملائکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ ۵ وکان علی رضی اللہ عنہ یقول لان اجمع نفرمن اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان اشتری رقبۃ واعتقہا ۵ وکان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یقول من اعطے نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطے ملحا فکانما تصدق بجمیع

ما طیبت نفسک الملح ومن سقی مسلما شربۃ من الماء حیث یوجد الماء
فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء
فکانما احیی نفسا کذا فی کشف الغمۃ لقطب الشعرانی رحمہ اللہ علیہ ترجمہ
حدیث اول کا عبادت کرو تم حق تعالی کی اور کہلاو تم کھانے کو اور شایع کرو تم
سلام کو اور نماز پڑہو رات کو درحالیکہ آدمی سوتے ہوویں ترجمہ حدیث ثانی کہے
ابوہریرہ نے عرض کیا مین یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جو وقت آپکو دیکھتا
ہون خوش ہوتا ہون پس مجھے خبر دیجئے ہر شئے سے حضرت نے فرمائے کہ ہر
شئے پیدا کی گئی ہے پانی سے پہر عرض کیا مین یارسول اللہ مجھے خبر دیجئے اوس
کام سے کہ جب مین وہ کام کرون جنت مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ کھانا
کہلا اور سلام شایع کر اور صلہ رحمی کر جنت مین سلامتی سے داخل ہوگے ترجمہ تیسری حدیث
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے کہ جو کہانا کہلاوے
ترجمہ چوتہی حدیث کا مٹانے والی گناہونکی کھلانا کہانیکا اور شایع کرنا سلام کا اور
نماز راتکے وقتین جو سب سوتے ہون ترجمہ پانچوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فرماتے تہے کہ حق تعالی اپنے فرشتونکے روبرو فخر کرتا ہے اون لوگون
سے جو اوسکے بندون کو کھانا کہلاتے ہین ترجمہ چھٹی حدیث کا اور تہے علی رضی اللہ تعالی
عنہ کہ فرماتے تہے کہ مین اپنے بہائیون کو ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کرون خوش
ہے میرے نزدیک اس بات سے کہ ایک غلام خرید کرون اور آزاد کرون ترجمہ ساتوین
حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے جو شخص کہ آگ کسیکو دیوے
پس جسقدر اوس آگ سے کھانا پکا ہے اوسکا ثواب اوس شخص کو
حاصل ہے اور جو شخص نمک دیا پس جسقدر نمک سے کہانا درست ہوا سب
کہانیکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہے اور جو شخص کسیکو پانی پلاوے اور جائے کہ پانی

میسر آتا ہے پس گویا کہ اوسنے غلام آزاد کیا اگر کوئی شخص پانی پلاوے اوس جاے کہ وہان پانی نہین ملتا ہے تو گویا کہ اوسنے ایک جان کو زندہ کیا مسلم مین روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحو یتحدثون تصدق اللیلۃ فی ید زانیۃ قال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحو یتحدثون تصدق علی غنی قال اللھم لک الحمد غنی لاتصدقن بصدقتہ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف بہا عن زناھا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بہا عن سرقتہ ترجمہ حدیث روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے کہا کہ مین آجکی رات خیرات کرونگا پس نکالا اوسنے اپنی خیراتکو اور رکھا اوسکو ایک زن فاحشہ کے ہات مین پس صبحکو لوگ بیان کئے کہ آج شبکو ایک زن فاحشہ پر خیرات رکھی گئی اوس شخص نے کہا کہ ای پروردگار تیرا حمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ پر ہوی پھر اوسنے ارادہ خیرات کا کیا اور خیرات کو غنی کے ہاتھ مین رکھا پس صبحکو لوگو مین ذکر ہوا کہ خیرات غنی کو گئی اوس شخص نے کہا کہ اے حق تعالے تیرا حمد ہے کہ خیرات میری غنی کو ہوی پھر اوسنے خیرات کا ارادہ کیا اور خیرات کو سارق کے ہاتھ

مین رکھا صبح لوگونین ذکر ہوا کہ خیرات سارق کو ہوی پھر اوس شخص
نے کہا کہ اے پروردگار تیرا احمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ اور
غنی اور سارق پر ہوی پھر اوس شخص کے خواب مین ایک مرد آیا
اور کہا کہ تیری خیرات قبول ہوی لیکن زن فاحشہ پس شاید اپنے فعل بد
سے باز رہے اور لیکن غنی پس شاید کہ وہ عبرت اختیار کرے اور وہ بھی
خیرات کرے اور لیکن سارق پس شاید کہ وہ سرقہ سے باز رہے
امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکھتے ہین فیہ ثبوت الثواب فی
الصدقۃ وان کان الاخذ فاسقا وغنیا ففی کل کبد حری
اجر ھذا فی الصدقۃ التطوع واما الزکوۃ فلا یجزی دفعھا
الی غنی ترجمہ اس حدیث مین ثبوت ثواب ہے خیرات کا اگرچہ لینے
والا فاسق یا غنی ہو پس ہر جگر تر یعنے جاندار مین ثواب ہے باب
ضیافت مشکوۃ المصابیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخیر اسرع الی
البیت الذی یوکل فیہ طعام من الشفرۃ الی سنام البعیر ترجمہ
یعنے نیکی پہنچنے والی ہی طرف اوس مکان کے جسمین کھانا کھایا جاتا ہے
چھری سے طرف کوہان شتر کے یعنے کوہان شتر نہایت نرم ہوتا ہے کہ اوسمین
چھری جلد کام کرتی ہے اوس سے بھی نیکی جلد پہنچتی ہے جس مکان مین کہ کھانا کھایا
جاتا ہے دوسری حدیث ابی سعد الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثل المومن ومثل
الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم یرجع الی اخیتہ
وان المومن یسھو ثم یرجع الا الایمان فاطعموا طعامکم

الا تقیا و اد لوا مع و فسلم المومنین ترجمہ حال مومن کا اور حال ایما
دار کا مانند حال گھوڑ ے کے ہے اپنے رسیون اور طویلہ مین کہ جولان کرتا ہے
پھر پلٹتا ہے اپنے طویلہ اور رسیون اور تحقیق کہ مومن سہو اور خطا کرتا ہے
پھر ایمان کے طرف پلٹتا ہے پس کھلاؤ تم اپنے کھانیکو متقیونکو اور دیو تم عطا
مومنین کو اس حدیث مین کھلانا متقیونکو اور عطا مومنین کو حکم سوا اور
مومنین یا متقین مین تخصیص فقرا نہین ہوی تیسری حدیث مشکاۃ مین
یہ ہے عن ابی شریح الکعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام
فما بعد ذالک فھو صدقۃ ترجمہ مروی ہے ابی شریح الکعبی
سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان
اللہ اور حشر کے ساتھ لاتا ہے پس وہ اپنے مہمانکی خاطر داری کرے
تحایف اور خوشش اخلاقی سے ایک رات اور ایک دن اور ضیافت تین
دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے دیکھا چاہیے کہ حضرت نے خاطر داری
اور ضیافت کیواسطے کسقدر تاکید بلیغ فرمائے اور فرق درمیان غنی اور
فقیر کے نہین فرمائے بلکہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مورد اس
حدیث کا اغنیا ہین اسواسطے کہ ضیافت واسطے اغنیاؤ کے ہوتی ہے
عقد ثمین مین کتاب روضۃ العلما اندولسی سے یہ حدیث نقل کرتے
ہین عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم من سقا مومنا شربۃ ماء فکانما احیی سبعین
مسبعین نبیا قیل کیف یا رسول اللہ قال وجدالک لا

مسبعون نبی من نبی اسرائیل فی المفازة و معهم قربتہ من ماء فنامو ا جمیعا فجاءت فارة و عرضت القربة فسال ماءها فاستفظوا فماتوا عطشا ترجمہ انس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مومن کو پانی پلا دے پس گویا کہ وہ شخص ستر نبی کو زندہ کیا کہا گیا کس طور سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم فرمایا حضرت نے اور پھر بات اسواسطے سے کہ ستر نبی بنی اسرائیل سے صحرا مین نکلے اور اونکے ساتھ ایک مشک پانیکی تھی پس وہ سبکے سب سو رہے پس ایک چوہا آیا او مشک کو کتر الیس پانی اوسکا بہگیا پھر وہ بیدار ہوے اور پیاسے انتقال کئے پس ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت اغنیا اور صدقات فقرا اور صلہ رحمی اور پلانا پانیکا اور مواسات مسلمین اور انفاق مال فی حب اللہ وحب رسولہ سب باعث خوشنودی خدا اور رسول ہے اور سب مین اجر ہے اس باعث سے مشایخ کرام رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کہ مجمع علوم ظاہر و باطن اور متادب بآداب رسول اکرم اور متخلق باخلاق حق ذو المنن ہین طریقہ عرس سید الانام اور اولیاء کرام جاری فرمائے کہ اسمین ہر قسم کے ثواب اور اجر کے امور ہوتے ہین اور اسمین ہر طور سے رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اولیاء اللہ کی ہوتی ہے چنانچہ ولی اللہ صاحب اپنے والد کا حال لکھتے ہین کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عرس ہر سال کیا کرتے تھے ایک سال بوقت عرس مبارک حضرت کے مجھے کچھ میسر نہ آیا سوائے نخود بریان کے کہ انہون نے بروز عرس تشریف حضرت کے

نحو دیر بیان کو تقسیم کئے پھر اوسی شبکو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوے اور وہی نحو دیر بیان حضرت کے
روبرو تھے اور اعراس مین پھر امر ثرا اور ربط قلبی کا ساتھ حضرت
ظاہر ہوتا ہے کہ بذل مال حضرت کی خوشنودیمین ہوتا ہے اور عزیز
کرنیوالے منشر بہ ایمان کامل اور مورد اس حدیث کے ہوتے ہین
لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من مالہ وولدہ والناس
اجمعین ترجمہ نہین مومن کامل ہوگا کوئی شخص تم مین یہانتک کہ
مین اوسکے نزدیک اوسکے مال اور فرزند اور تمام آدمیونسے دوست
زیادہ ہون اسواسطے کہ جب بذل مال حضرتکی محبت مین ہوا
پس متحقق ہوا کہ حضرتکی محبت اوس شخص کے دل مین مال سے
زاید ہے اور جسکہ حضرت کی محبت اوسکے دلمین قرار پکڑی انشاء
اللہ تعالی حضرت کی معیت اوس شخص کو نصیب ہے اگرچہ وہ اعمال
مین ناقص ہو اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص حضرت
کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت قیامت کب ہے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ تونے قیامت کے واسطے کیا اسباب مہیا کیا اوسنے
عرض کیا کہ حضرت میرے پاس کوئی ایسے اعمال صالحہ نہین ہین کہ مین
اونپر اعتماد اور بھروسا کرون سوائے اس امر کے کہ مین اللہ اور اوسکے
رسول سے محبت رکھتا ہون پس حضرت کا ارشاد ہوا کہ المرء مع من
احب یعنی ہر شخص اونکے ساتھ ہوگا جنکو وہ دوست رکھا پس وہ مرد
یہ حضرت کا ارشاد سنکر بہت خوش ہوے اور کہے کہ مین حضرت
صلعم کے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہونگا اگرچہ اونکے

اعمال کو نہین ہونچا جانا جائیے کہ محبت نبوی ربط قلبی آنحضرت کا نام ہے اور اتباع سنت منجملہ آثار اس ربط قلبی کے ہے اگر کسکو حضرت کے ساتھہ ربط قلبی حاصل ہو وہ شخص فایز المطلوب ہے ہرچند آثار اوسکے جو اتباع سنت اور اعمال صالحہ ہے ظاہر مین کم نمایان ہون دیکھا جاتا ہے کہ حضرت نے اون شخص سے اعمال صالحہ سکے سوال فرمائے تہے کہ کیا اعمال تیری پاس ہین انہون نے کوئی اعمال صالحہ اپنا سوا محبت نبوی کے نہین بتائے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حب نبوی ماورا اس اعمال صالحہ کے ہے کہ بدولت اوسکے بشارت معیت نبوی صلعم اونکو سرفراز ہے بخلاف فریق ضالہ وہابیہ کے کہ اونکو زبانی دعوی اتباع سنت ہے اور آثار حب نبوی کے اونسے کوی ظاہر نہین بلکہ خلاف اوسکا کہ تنقیص شان اور بے ادبی حضرتکے جناب مین کرتے ہین اور دعوت مین نیاز مبارک حضرتکے نہین جانتے اور حیلہ یہہ درپیش کرتے ہین کہ یہہ حق فقیر ونکا ہے ہم لوگ اغنیا ہین ہمکو کھانا نیاز شریف کا حرام ہے اور آپ ایک حبہ بھی حضرتکی محبت مین صرف نہین کرتے بہلا اغنیا نہین تو فقرا کو بھی طعام طعام حضرتکے نام مبارک سے نہین کرتے اور صورت حال اونکا متکلم باین کلام ہے کہ من نکردم شما حذر بکنید یعنے ہم بھی اس کام کو نہین کرتے اور تم بھی اس کام سے حذر کرو اور بار بار زبان سے منقولہ اونکا یہہ ہے کہ طعام نیاز کا کھانا کھانا غنی پر یا جو کہ کسب پر طاقت رکھے ناجایز اور حرام ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ فقرا کو بھی عموما طعام فاتحہ کھانا جایز نہین بلکہ وہ فقرا جو مریض ہون یا بسبب پیری کے

کسب پر طاقت نرکہین اونکو کھانا طعام نیاز کا جایز ہے اور دلیل اسپر
یہہ حدیث بیان کرتے ہین کہ سعد بن عبادہ حضرتکی خدمت مین عرض
کئے کہ میری ماں وفات پائی تس کونسا صدقہ افضل ہے حضرت
نے فرمایا کہ پانی کا صدقہ افضل ہے تس باولی کھودی گئی اور اشتہار
ہوا کہ یہہ سعد بن عبادہ کے ماںکے جانب سے ہے اس سے معلوم ہوا
کہ جو بات کہ انصال ثواب میت کے واسطے کیا جاوے وہ صدقہ
ہے اور صدقات کا کھانا غنی اور صاحب قوت کو جایز نہین اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے لا یحل الصدقۃ لغنی ولا لذی
مرۃ سوی یعنی صدقہ لینا غنی اور صاحب قوت او تندرست کو جایز
نہین ہے اس جلسے مین اونکی بڑی غلطی ہے اسواسطے کہ تتبع کتب
احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرتکے زمانیسے آجتک ظاہر الفاظ اس
حدیث پر عمل نہین ہوا دیکھا چاہئے کہ حضرت اموال زکوٰۃ مسلمین کو
محض فقرا پر تقسیم فرماتے تھے اور فقرا مین مریض اور بیطاقت کو
تخصیص نہین فرماتے ایسا ہی صحابہ اور تابعین سے آجتک اور نہ
کوئی علماء حنفیہ کتاب زکوٰۃ مین اسطور کی تخصیص کی بلکہ ایک
حدیث مین تو استثنا بعض اغنیا کا بھی وارد ہے جیساکہ کشف الغمہ
مین وارد ہے کان صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یعطی الغازی
وابن السبیل من الصدقۃ وان کانا غنیین ویقول
لا تحل الصدقۃ لغنی الا فی سبیل اللہ وابن السبیل
ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مجاہد اور مسافر کو زکوٰۃ
دیتے تھے اگرچہ وہ غنی ہون اور فرماتے کہ حلال نہین ہے زکوٰۃ

واسطے غنی کی مگر راہ خدا مین اور مسافر کو میزان شعرانی مین تحریر ہے
کہ من ذالک قول ابی حنیفہ و مالک شرح انہ یجوز دفع الزکواۃ
الی من یقدر علی الکسب لصحتہ و قوتہ ترجمہ یعنی اسی باب
سے ہے قول ابی حنیفہ اور مالک رح کا تحقیق کہ جایز ہے زکواۃ دینا
اوس شخص کو وہ کہ قادر ہے کسب پر بسبب قوت کے اور صحت کے
پس تعجب ہے قول بعضے علماء وقت سے ہے کہ بعضے فتوے پر دیکھا گیا
جمیع الصدقات من المفروضات والکفارات والتطوعات
لا یحل للاغنیاء وللقوی المکتسب والہدیۃ والہبۃ بخلافہ
کذا فی الطحاوی عند ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد
رحمہم اللہ ترجمہ جمیع صدقات فرض اور کفارات اور تطوعات
سے حلال نہین واسطے اغنیاء کے اور واسطے صاحب قوت کے
کسب والیکے اور ہدیہ اور ہبہ بخلاف اوسکے ہے ایسا ہی بیچ طحاوی
کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے اور تشریح
مقام یہ ہے کہ صدقات مفروضات اور تطوع کا اغنیا اور بنی
ہاشم پر حرام ہونا برایک قول امام اور صاحبین سے
البتہ صحیح ہے کہ بیچ طحاوی مین تحریر ہے ہر چند کہ قول امام اور
صاحبین اور عند امام اور صاحبین مین فرق ہے کہ طحاوی مین
لفظ عند نہین بلکہ لفظ قول ہے چنانچہ عبارت طحاوی کی تحریر کیجاتی
جاتی ہے وذالک امر اینا غیر نبی ہاشم من الاغنیاء والفقراء
فی الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم
علیہ اخذ صدقات مفروضہ حرم علیہ اخذ صدقتہ غیر مفروضہ

فلما حرم على بني هاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم عليهم
اخذ الصدقات غير المفروضات فهذا هو النظر في هذا
الباب وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله
پس دیکھا چاہئے کہ طحاوی میں صدقات تطوعات کا لینا اغنیاء
کو عند امام وصاحبین کہاں ہے بلکہ قول امام وصاحبین ہے خیر
یقضی ما مضے الخبر فیما وقع اب ہمکو بحث اور گفتگو اس بات مین ہے
کہ قوی اور مکتسب کو صدقات مفروضات اور تطوعات کا لینا
طحاوی من نظر نہین آیا بلکہ جو لوگ کہ فقیر مکتسب کو صدقات لینا جائز
کہتے مین اونکو امام طحاوی نے شد ومد رد کئے مین بلکہ اسکو غلط لکھے
ہین عبارت طحاوی کی نقل کئے جاتی ہے فذهب قوم الى
ان الصدقة لا تحل لذي مرة سوي وجعلوه فيها كالغني
واحتجوا بهذه الآثار وخالفهم في ذالك آخرون فقالوا
كل فقير من قوي وزمن فالصدقة فله حلال وذهبوا في
تاويل هذه الآثار المتقدمة الى ان قول النبي صلى الله
عليه وسلم لا تحل الصدقة لذي مرة سوي اي انها لا تحل
له كما تحل للفقير الزمن الذي لا يقدر على غيرها فياخذها
على الضرورة وعلى الحاجة من جميع الجهات اليها فليس
مثله ذو المرة السوي القادر على الاكتساب غيرها في حلها
له لان الزمن الفقير يحل له من قبل الزمانة ومن قبل عدم
قدرة على غيرها وذو المرة السوي انما تحل له من جهة الفقير
خاصة وان كان جميعا قد يحل لهما اخذها فان الافضل

لذی المرہ السوی نتر کھاوا لاکل من الاکتساب بعملہ اب دیکھا
جائے کہ اس عبارت سے صاف و صریح ظاہر ہے کہ جو لوگ صاحب
قوت کو صدقات لینا جایز کھتے ہین تو وہ لوگ حدیث لایحل الصدقہ
لذی مرہ سوی کی یہہ توجیہہ کرتے ہین کہ فقیر لنجہ کو بہمہ وجوہ یعنے
بوجہہ لنج ہونیکے او بوجہہ فقیر ہونیکے جایز ہے تو فقیر قوی کو بیک وجہہ یعنے
بوجہہ فقیری کے جایز ہے ہرچند کہ مطلق جواز مین فقیر لونجہ اور فقیر قوی شریک
ہین مگر فقیر لونجہ کو بطریق اولویت اور افضلیت کے جایز ہے اور فقیر
قوی کو بطریق غیر اولویت کے جایز ہے پھر دیکھیے امام طحاوی من بعد
کیا فرماتے ہین و قد یغلط من ھذا انتقال لا یحل او لا یکون
کذا علی انہ غیر متناول الاسباب التی بہا یحل ذالک
المعنی و ان کان ذالک المعنی قد یحل بما دون تناول
تلک الاسباب من ذالک ما روی عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و الہ وسلم انہ قال لیس المسکین الذی
بالطواف ولا بالذی ترد ہ التمرۃ و التمرتان و اللقمۃ
و اللقمتان و لاکن المسکین الذی لا یسئال ولا یفطن
بہ فیتصدق علیہ فلم یکن المسکین الذی یسئال خارجا
من اسباب المسکنۃ و احکامہا حتی لا یحل لہ اخذ
الصدقۃ و حتی لا یجزی من اعطاہ منہا شیئا مما اعطا
من ذالک و لکن ذالک علی انہ لیس بمسکین متکامل
اسباب المسکنۃ فکذالک قولہ لا تحل الصدقۃ لذی
مرۃ سوی انہا لا تحل لہ من جمیع الاسباب التی بہا

تحل الصدقۃ ان کان قد تحل لہ بعض تلک الاسباب

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ بعضی لوگ اس مقام مین غلطی کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ صاحب قوت فقیر کو صدقہ لینا جایز نہین ہے اور ایسا نہین ہے بلکہ معنی یہہ ہین کہ فقیر قوی مین اسباب کاملہ صدقہ لینے کے جمع نہین ہین ہرچند کہ صدقہ لینا بغیر کامل ہونے اسباب حلت صدقہ کے بھی جایز ہے مثال اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسکین وہ شخص نہین ہے جو گہومتا پھرے اور نہ اوسکو ایک یا دو کہجور یالقمین گردش دلاوین بلکہ مسکین وہ ہے کہ سوال پھرے اور اوسکے حال کو بھی لوگ نہ جانین پس جو مسکین کہ در بدر گھومے اور سوال کرے وہ اسباب اور احکام مسکنت سے خارج ہے تاکہ اونکو صدقہ لینا جایز نہو یا اونکو جو صدقہ دیوین سو صدقہ دینے والونکو صدقہ دینا کافی نہو بلکہ ارشاد حضرت کا یہہ ہے کہ جو مسکین کہ گہومتا پھرے وہ مسکین کامل اسباب مسکنت نہین پس ایسا ہی ہے ارشاد حضرت کا جو لاتحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ہے یعنی صدقہ لینا قوی تندرست کو جمیع اسباب مسکنت کے ساتھہ نہین ہے اگرچہ صدقہ بعضے اسباب مسکنت یعنی محض فقر کیے ساتھہ بھی جایز ہے مین بعد جو احادیث کہ استدلال وہ لوگونکے ہے جو کہتے ہین فقیر قوی کو صدقہ لینا جایز نہین بیان کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ امام طحاوی اپنے اسانید متعددہ سے عدی بن الخیار سے روایت کرتے ہین عدی ابن الخیار کہتے ہین حدثنی

رجلان من قومی انهما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو
یقسم الصدقة فسالاہ منہا فرفع البصر وخفضہ فراھما جلدین
قویین فقال ان شئتما فعلت ولاحق فیہا لغنی ولا لقوی
مکتسب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص
حاضر ہوئی اوس حالت مین کہ حضرت تقسیم صدقہ فرماتے
تھے پس وہ دو شخص اوس صدقہ سے سوال کئے پس حضرت
نے اونکو زیر و بالا ملاحظہ فرمائے کہ وہ دو شخص صاحب طاقت
اور قوی ہین پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم چاہو تو مین کرتا ہون یعنے
صدقہ مین سے تمکو دیتا ہون اور حال یہہ ہے کہ صدقہ مین حق
غنی کا اور صاحب قوت کا جو کسب کرتا ہے نہین ہے پھر امام
طحاوی جواب اون لوگونکا جو فقیر قوی کو دینا جایز کہتے ہین ادا
کرتے ہین ای ان غنا کما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا
حق لکما فیہا وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغنا کما فمباح
لی اعطائکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما
تعلمان من حقیقة امور کما فی الغنی معنی حدیث کے
یہہ ہین کہ اگر تم غنی ہو تو تمہارا حق صدقات مین نہین ہے اگر تم
لینا چاہتے ہو تو مین تمکو دیتا ہون کہ اسواسطے مین تمہارے
غنی ہونیکو نہین جانتا ہون پس مجھے تمہارا دینا جایز ہے مگر تم
لوگون کو اپنا غنی ہونا معلوم ہے تو لینا جایز نہین پھر امام طحاوی
اپنے جانب سے فیصلہ فرماتے ہین وا اہل مذہب اولی کو جو
فقیر قوی کو دینا ناجایز کہتے ہین اوسکو رد کرتے ہین وھذا

اولی ما حملت علیہ ھذہ الاثار لانھا ان حملت علی ما حملھا علیہ اھل المقالۃ الاولی ضادت سواھما مما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ یہہ معنی حدیث کے جو ذکر ہوے اولیت رکھتے ہین کہ حمل کیا جاوین اون احادیث کے معانی مین اسواسطے کہ اگر اہل مذہب اول جو معنے حدیث کے حمل کئے یعنے حرام ہونا صدقہ کا فقیر قوی پر جو اور روائتین جو حضرت سے مروی ہین اونکے یہہ احادیث مخالف ہوجاوینگے پھر امام طحاوی نے کئین احادیث رد مین اہل مقالہ اولی کے جو فقیر قوی کو صدقہ لینا ناجایز کہتے ہین لائے اور خلاصہ سب جواب امام طحاوی کا یہہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فقرا اقویا کو اور صحیح البدن کو صدقہ دینے سے انکار نہین فرمائے اور فقرا اقویا کو بھی صدقہ دئیے اور جہان حضرت نے انکار فرماے ہین تو اصل غرض حضرت کی اور انکار حضرت کا باعث غنی ہونیکے تھا نہ باعث قوی اور صحیح ہونیکے پھر سہ بارہ امام طحاوی بطریق فیصلہ اور رد اہل مقالہ اولی جو قایل بعدم جواز اخذ صدقات بہ فقیر قوی ہین فرماتے ہین وکان اولی الاشیاء بنا فی الاثار التی روینا ھا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی الفصل الاول من قولہ لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی لئلا یخرج معناھا من الایۃ المحکمۃ ولا من الاحادیث الاخر التی روینا ویکون معنی ذلک کلہ معنے واحدا یصدق بعضہ بعضا

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ وہ جو ہمنے حدیث کے معنے بیان کیا یہی معنے کرنا اون احادیث کے جو فصل اول مین مذکور ہین قول سے حضرتکے جو لاتحل الصدقہ کے معنے ہے تاکہ نہ خارج ہوجاوین معنے حدیث کے آیت محکمہ قرآنی سے اور نہ دوسری احادیث سے جو ہمنے روایت کیا اور ہوجاوین معنے سبکے ایکہی معنے کہ ایک کو ایک تصدیق کرین یعنے جو آیت قرآنی ہے کہ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا حق تعالے نے صدقات فقراء اور مساکین وغیرہ کو دینے کا ارشاد فرمایا اور یہہ نہین فرمایا کہ للفقراء والمساکین المرضی یعنے جو فقیر اور مسکین بیمار ہین اونکو زکواۃ دی جاوے نہ قوی اور صحیح کو اور حضرت نے بہی صحیح اقویاء فقرا کو صدقات عنایت فرمایا اگر حدیث مذکورہ در فصل اول جو لاتحل الصدقہ لذی مرۃ سوی ہے اپنے ظاہر معنے پر رکھا جاوے اور اسکی تاویل حسب صدر نکیا جاوے یعنے حکم حرمت اخذ صدقات فقیر قوی صحیح پر کیا جاوے تو یہہ حکم مخالف آیت قرآنی کے اور اس احادیث کے ہونا لازم آتا ہے کہ جن احادیث مین یہہ وارد ہوا کہ حضرت نے فقیر صحیح قوی کو صدقات عنایت فرمایا ہے پہر امام طحاوی نے بہت احادیث اور آثار مسئلہ جواز اخذ صدقات فقیر قوی کی روایت کرکے اوس سے استنباط مسئلہ مذکورہ کئے اور جواب اون لوگونکا دئے جو فقیر قوی پر حرمت اخذ صدقات کے قائل ہین بالاخر یہہ لکھے ہین وھذا المعنی الذی حملنا علیہ وجوہ ھذہ الآثار وھو قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف و محمد رحمہم اللہ

یعنے یہہ تاویل احادیث درباب جواز اخذ صدقات فقیر قوی کے جو احادیث سے کہ ہمین آئے یہی قول امام اور صاحبین کا ہے ہے من بعد امام طحاوی نے جو سوالات اس مذہب اور اوسکے متعلقات پر ہونے تھے وہ سوالات کرکے اوسکے جوابات ادا کئے اور اوسپر ختم باب ذی المرۃ السوی الفقیر ان یحل لہ الصدقۃ کا فرمائے خیال کیا جاوے کہ مجیب فتوی نے جو فقیر قوی صحیح کا عدم جواز اخذ صدقات فتوے مین لکھکر داخلہ طحاوی کا دئے تو ہرچند کہ قول ایک قوم کا طحاوی مین مذکور ہے مگر یہہ مذہب نامرضی طحاوی ہے اور طحاوی نے اس مذہب کو رد کیا اور خلاف اوسکا یعنے جواز اخذ صدقات فقیر صحیح کو لکھا ہے پس ایسا داخلہ دینا مفید مدعا مجیب کو نہیں ہے جیسا کہ اکثر اقوال قرآن مین نقل ہین کہ قرآن اون اقوال کا رد کیا پس اگر ویسے اقوال کا جو کوئی شخص دعوی کرکے کذا فی القرآن کہے پس ویسا داخلہ قرآن کا کیا اوسکو مفید مدعا ہے اور دوسرا یہہ ہے کہ مجیب صاحب نے لکھے ہین کہ امام اور صاحبین کا یہہ مذہب ہے پس طحاویمین خلاف اوسکا ہے یعنے امام اور صاحبین کے نزدیک جواز اخذ صدقات فقیر قوی کو طحاوی نے ذکر کیا کتاب فتح المبین مین صحیح ترمذی سے منقول ہے واذا کان الرجل قویا محتاجا ولم یکن عندہ شئی فتصدق علیہ اجزی من المتصدق عند اھل العلم و وجہ ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم المسئلۃ ترجمہ اور جسوقت مرد قوی اور محتاج ہو اور اوسکے نزدیک کچھ چیز نہو اور اوسکے اوپر صدقہ کیا جاوے کفایت

کرتا ہے صدقہ دینے والیکو اہل علم کے نزدیک لمعات
مین شرح اس حدیث لایحل الصدقۃ لغنی الخ کی یہہ لکھتے ہین کہ اگر
حدیث کو بعضے علما منسوخ کہتے ہین یا مراد لایحل سے لاینبغی ہے
یعنے بتقدیر عدم فسخ لفظ لایحل جو اس حدیث مین وارد ہے اپنے
معنی حقیقی جو عدم حلت ہین مستعمل نہین بلکہ اس مقام پر معنے اوسکے
عدم اولویت کے ہین یعنے صدقہ لینا غنی کو اولی نہین اگر لیوے
تو جایز ہے حرام نہین محدثین کو اس حدیث مین ایسے توجیہات
کے اسواسطے احتیاج اور ضرورت پڑی کہ اس باب مین احادیث
مختلف وارد ہین مشکوٰۃ مین ترمذی اور نسای وغیرہ سے بروایت
عبد اللہ بن مسعود وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے نزدیک
پچاس درہم ہون اوسکو سوال کرنا حلال نہین اور دوسری
حدیث عطاء سے روایت ہے کہ جس شخص کے نزدیک چالیس
درہم ہون اوسکو سوال حلال نہین بنا بر حدیث اول کے جسکے نزدیک
پچاس درہم سے کم ہون اور بنا بر حدیث دوم کے جسکے نزدیک
کم چالیس درہم سے ہون اوسکو سوال جایز ہے پس صدقہ لینا
بے سوال بطریق اولے اور ایک مقام پر شیخ عبد الحق سے حاشیہ
مشکوٰۃ مین منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے اصحابکے پاس
یہہ حکم ہے کہ جس شخص کے نزدیک دوسو درہم ہون وہ سوال
نکرے اور ایک حدیث مرسل موافق مذہب امام کے نقل کئے
ہین کہ یہہ حدیث ناسخ اون تمام احادیث کی جو اس باب مین
وارد ہین پس موافق مذہب حنیفہ کے جسکے نزدیک دو سو درہم

سے کم ہون اوسکو صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا بھی جایز ہے صدقہ نفل بطریق
اولی فتاوی غرایب مین مرقوم ہے و روی ابو عصمۃ عن
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ یجوز دفع الزکواۃ الی الہاشمی
فی زماننا وانما کان لایجوز فی ذالک الوقت ویجوز
النفل بالاجماع وکذا یجوز النفل للغنی من لا یحل لہ
الصدقۃ یعنے روایت کیا ابو عصمہ ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ جایز ہے دینا زکواۃ کا ہاشمی کو ہمارے زمانہ مین کہ سواے
اوسکے نہین ہے کہ اوسوقت مین جایز نہین تھا اور ایسا ہی جایز ہے
صدقہ نفل اوس غنی کو کہ اوسکے واسطے صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا
حلال نہین اور فتاوے سراجیہ مین مرقوم ہے لو تصدق
علی غنیین جاز فی روایۃ عن ابیحنیفۃ رحمہ اللہ
وہو قولہما ترجمہ اگر صدقہ کرے دو غنی پر جایز ہے ایک روایت
مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور وہی ہے قول صاحبین کا یعنے
ہے دو شخصون پر بسبب مشاع ہونیکے جایز نہین بخلاف صدقہ نفل
کے کہ اگر دو غنی پر کرے جایز ہے صاحب مائہ مسائل بحر الرائق
سے نقل کرتے ہین وقید بالزکوۃ لان النفل یجوز للغنی کما
لہاشمی واما الصدقات المفروضۃ والواجبۃ والنذر
وصدقۃ الفطر لایجوز صرفہا للغنی لعموم قولہ علیہ السلام
لا یحل الصدقۃ لغنی ترجمہ پس اس روایات سے صاف صریح
ظاہر ہوا کہ مراد صدقہ سے کہ حدیث لا یحل الصدقۃ لغنی الخ
مین مذکور ہے صدقہ فرض یعنے زکواۃ ہے غنی کو لینا حلال نہین نہ

صدقہ نفل اور درمختار مین تحریر ہے ان طالب العلم یجوز لہ
اخذ الزکوٰۃ ولو غنیا اذا فرغ نفسہ لافادۃ العلم
واستفادتہ لعجزہ عن الکسب والحاجۃ داعیۃ الی مالا
لابد منہ یعنے طالب العلم کو زکواۃ لینا جایز ہے اگرچہ وہ غنی ہو جبوقت
کہ وہ اپنے تئین خالی کیا واسطے سکہانے علم کے اور سیکہنے اوسکے
واسطے عاجز ہونے اوسکے کسب سے اور حاجت چاہتے ہے ضروریات
کو پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ معلمین اور مدرسین اور
طالب علمونکو زکوات لینا باوجود غنی ہونیکے جایز ہے پس صدقات
نوافل اور طعام نیازات اونکو کیونکر نہ جایز ہوگا اور وجہہ اوسکی
یہہ ہے کہ معاش مدرسین کی جو ہوتی ہے یا تو سرکار سے مقرر ہوتی
ہے یا بطور چندہ کے مسلمان جمع کرکے دیتے ہین یا کوئی امیر اونکو
مشاہرہ دیتا ہے اگر سرکار سے اونکو مشاہرہ ملتا ہے وہ بیت
المال مصرف زکواۃ ہے اگر بطریق چندہ ہے یا کوئی امیر انکو مشاہرہ
دیتا ہے تو یہہ خیرات اور صدقات نوافل سے ہے پس مدرسین
اور معلمین کو صدقات باوجود غنی ہونیکے مفروضہ اور صدقات
نوافل سب کچہ جایز ہے اور اوسکو وہ لوگ بخوشی قبول فرماتے
ہین پھر طعام فاتحہ اونکو جایز کیون نہ ہوا مان مگر فاتحہ مین کھانا ہوتا
ہے نقدی نہین ہوتی شعر وللناس فیما یعشقون مذاھب
مظاہر حق مین شرح حدیث لاتحل الصدقۃ لغنی الح کی
لکھتے ہین کہ مراد صدقہ سے اس حدیث مین زکواۃ ہے اور غنی کے
تین قسم ہین ایک وہ غنی کہ زکوات اوسپر واجب ہو دوسرا وہ

کہ صدقہ فطر اور قربانی اوسیر آوے نہ زکوات سوم وہ کہ سوال
اوسپر حرام ہوئے نہ صدقہ جس شخص کے پاس قوت یکروزہ ہے
زکوات لینا عمل بظاہر اس حدیث کے ممنوع ہے اور نزدیک
حنفیہ کے عمل اون احادیث پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ کرام کو باآنکہ صاحب قوت اور کسب قادر تھے
مگر صاحب نصاب نہین تھے تا رحلت شریف زکواۃ عنایت فرماتے
رہے ہے پس حدیث لاتحل الصدقۃ ان احادیث سے منسوخ ہے
یا مأول اب حدیث سعد بن عبادہ کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ انہون نے
اپنے والدہ مرحومہ کے جانب سے براہ صدقہ باولی کہدا ہے کہ ایا وہ
باولی کا پانی خاص فقیرون کا ہی حق تھا یا اغنیاء بھی اوسمین
شامل تھے تخصیص فقرا کی حدیث سے مفہوم نہین اور ابتک ابھی
تک یہ عادت جاری ہے کہ جو کوئی للہ باولی کھدا تے ہین تخصیص
فقرا کی نہین کرتے بلکہ فقرا اور اغنیاء سب اوس سے مستفیض
ہوتے ہین علے الخصوص جو باولی یا حوض تحت مسجد ہوتے ہین
سب اسی قبیل کے صدقات ہین اور سبو چہ وغیرہ مین پانی
مسجد یا آبدار خانو مین رہتا ہے یہ سب از قبیل صدقات ہوتا ہے
پس اس قسم کے اغنیاء اغلبکہ ایسے پانی سے استعمال وضو وغیرہ
فرماتے ہون یہان کچھ اقوال علماء سلف درباب طعام نیازات
بیان کئے جاتے ہین سوط الرحمن علے قرن الشیطان مین
مرقوم ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب جواب فتوے مین لکھے ہین
اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود اغنیاء را خوردن دران جائز است

مولوی عبدالحکیم صاحب دہلوی کتاب جمال الملت والدین فی رد
وہابیین مین لکھتے ہین ہمارے وقت کے علماء بالاتفاق لکھتے
ہین کہ فاتحہ کے دو طریق ہین پہلا یہ کہ کہانے بیٹھنے سے فارغ
ہوکر آیات قرآنی پڑہین جناب باری مین التماس کرین کہ خدا اس کہانیکا
اجر فلانی میت کو پہونچا یہی عادت بزرگان حرمین شریفین مین ہے
زادہما اللہ شرفا وتعظیما دوسرے یہہ طریق ہے کہ آیات قرآنی
پڑہین اور التجا جناب کبریائی الہی مین کرین کہ الہی اس قرائت کا ثواب
اور اس کھانیکا اجر فلانی میت کو پہنچا ایسے فاتحہ کا کھانا غنی اور
فقیر سب کو جائز ہے اور اجر میت کو پہونچتا ہے انتہی مائتہ مسایل
مین تحریر ہے شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در جامع البرکات
مے نویسند طعامیکہ بہ نیت تصدق بہ فقرا از اموات بہ پزند جز
فقیر را روا نبود وچہ تصدق بر فقرا مے باشد وہبہ بر اغنیا را آنچہ
بہ نیت ضیافت مسلمین تیار کنند ہر کہ باشد غنی باشد خواہ فقیر چنانچہ
در اعراس مشایخ در دیار ما متعارفست عام باشد فقرا وہ اغنیاء
را لابد آنچہ فقرا ومحتاجان خورند مورث ثواب خواہد بود
وآنچہ غیر فقرا خورند نیز موجب عقاب نخواہد بود انتہی جاننا چاہیے
کہ کلام شیخ جو مورث عقاب نخواہد بود ہے مقابل اور رد مین
کلام اون لوگونکے ہے جو کہ طعام فاتحہ غنیا کو حرام اور ناروا
سمجھتے ہین نہ یہہ معنی ہین کہ غنیا کا کھانا بالکل ثواب نہو وے
جیسا ارشاد الہی ہوا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

صفا اور مروہ عبادت گاہون الٰہی سے ہے جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ
لاوے اوسپر گناہ نہین ہے کہ سعی صفا مروہ کرے پس اسکے یہہ
معنی نہین ہین کہ سعی صفا مروہ مین کچھ ثواب نہین ہے بلکہ یہہ ارکان
حج وعمرہ ہے بلکہ یہہ ارشاد اسواسطے ہوا کہ قبل اسلام صفا اور مروہ
پر بتونکی پرستش ہوتی تھی جبکہ اسلام آیا مسلمانون نے سعی صفا اور
مروہ بباعث عادت سابقہ کے مکروہ اور گناہ جانے اس باعث سے
حق تعالےٰ نے اوسکی نفی کیا اور فرمایا کہ سعی صفا اور مروہ عبادت
ہے اور گناہ نہین اور کتاب فتح الحق مین شرح برزخ سے
منقول ہے ویکرہ لاهل اتخاذ الطعام للاقرباء وللاغنیاء
الی ثلاثة ایام ویکرہ لهم اکله اما بعد ثلاثة ایام لا یکرہ
اتخاذ الطعام لمن مات لدمیت لاولنہ وجہ ولاعلی سبیل
الضیافة ولا یکرہ الاکل غیر الاغنی ولا للفقیر ملحی الیہ
اوبیر ملسل الیہ ترجمہ اور مکروہ ہے تیار کرنا کھانے کا واسطے
اقربا اور اغنیاء کے تین دن تک اور مکروہ ہے اونکو کھانا
اوسکا لیکن بعد تین دنکے مکروہ نہین تیار کرنا کھانے کا اوس شخص
کو کہ جسکا کوئی مرا ہے نہ واسطے میت کے اور نہ علی سبیل ضیافت
کے اور مکروہ نہین کھانا اوسکا نہ واسطے غنی کے نہ واسطے فقیر
کے کہ دعوت اوس کھانیکی کیا جاوے یا اونکو بھیجا جاوے شاہ
محی الدین دہلوی نے فصل الخطاب مین زاد الاخرة سے نقل
کئے ہین اہل مصیبت را اتخاذ طعام برائے فقرا تا سہ روز وخوردن
اغنیا ازان مکروہ نیست اما ترتیب طعام برائے اقربا و اغنیا و

خوردن ایشان آنرا تا سہ روز ایام مصیبت مکروہ است و بعد انقضاے سہ روز
عام ازین کہ براے ارواح موتی باشد یا بر سبیل ضیافت و ہمچنین در
خوردن آن غنی و فقیر برابر است کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان
فرستادہ شود مکروہ نبود چہ در تصدق با غنیا نیز ثواب است الا ما
کم از ثواب تصدق بہ فقرا کذا فی شرح ابن حجر والملا علی الفاخرۃ
زیرا کہ صدقہ موتی از قسم صدقات واجبہ نیست کہ محض حق فقرا و باشد
و سواے ایشان بدیگرے حلال نبود بل از تطوعات است کہ تصرف
آن بدیگران ہم جایز باشد اور دوسرے مقام پر باب طعام اعراس
میں لکھے ہیں طرفہ اینست کہ مفرطان باین خیال خام در اجابت
دعوت چنین طعام بر بحر العلوم و سند العلماء و سید واعظ و مولوی
صفوی و دیگر علماء المظنون الخیر طعنہ میزنند طعن برین علماء گذشتہ ناشی
از جہل مسایل دینی و مشعر در کمال شوخی و بے ادبیست تعزیرے
ادبی در مقدمہ شانزدہم حوالہ قلم گردیدہ است انتہی مراد صاحب
کتاب کی بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی صاحب اور سند العلماء
سے شاہ عبد العزیز صاحب اور سید واعظ سے مراد مولوی سید
محمد علی مصطفی آبادی اور مولوی صفوی سے مراد قاضی ارتضا علی
رحمہ اللہ علیہم ہیں پس اس تحریر سے صاف واضح ہوا کہ یہہ علمائے
عظام سب طعام اعراس کھاتے اور دعوت قبول فرماتے
باوجودیکہ یہہ سب متمول اور ذی مقدرت تھے کتاب غنیمۃ
المستملی شرح منیۃ المصلی سے صاحب فتح الحق نقل کرتے
ہیں رواہ الامام احمد بسند صحیح وابوداؤد عن عاصم بن کلیب

عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امرأۃ فجاء وجیء بالطعام فوضع القوم فاکلوا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال انی اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی البقیع اشتری شاۃ فلم اجد فارسلت بھا الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل الی بثمنھا فلم یجد فارسلت بھا الی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اطعمیہ الاساری فھذا ابدل علی اباحۃ صنع اھل المیت الطعام والدعوۃ الیہ کتاب فتح الحق مین تحریر ہے مولانا قاضی الملک بدر الدولہ رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فیض الکریم مین شافعیہ کے کتب معتبرہ سے مسائل بیان کرنیکے بعد فرماتے ہین اون مسائل کی نظیر بیان کرتے اور ہم لکھتے ہین کہ میت کے نام سے فاتحہ کرنا نہ قربات سے ہوگا کیا واسطے کہ قرآن شریف کے سورے پڑہکی اونکا ثواب میت کو بخشنا اور میت کے نام سے فاتحہ کرنیکو عرف مین فاتحہ کہتے ہین اور اسکے ساتھ کبھی شیرنی یا میوہ یا کھانا اپنے حسب حال تیار کر کے کھلاتے ہین اور بانٹتے ہین اور اموات کے لیئے دعا مانگنا

اور اونکے نام سے صدقہ دینا بالاتفاق اہل سنت وجماعت کے مذہب
مین قربات سے ہے جب دعا کرنا اور کھلانا قربات سے ہوا تو اوسکی نذر
بھی صحیح ہوئی اوسکو ادا کرنا بھی لازم ہوا فاتحہ کا کھانا جسکو کھلانیکی تقسیم
کرنیکی نیت کریگا تو اوسیکو کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ شخص غنی یا نا درکے
عیال مین ہوا اور فاتحہ کا کھانا فقرا اور مساکین کو ہے کھلاوے
تو اوسمین اجر ہے سو یہہ بات نہین بلکہ اغنیا کو بھی بطریق صدقہ یا ہدیہ کے
دینے مین اجر ہے اگرچہ فقرا اور مساکین کو کھلانے مین ثواب بڑکر ہے
انتہی کلام سے قاضی بدر الدولہ کے جو صلحاء وقت سے تھی نمونہ اونکی
صلاحیت کا اونکے خلف مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی مرافعہ صدر
سے ظاہر ہے کئی تصریحات ظاہر ہوے اول یہہ کہ طعام فاتحہ کا
کھانا اغنیاء کو اور فقراء کو جایز ہے دوم یہہ ہے کہ طعام فاتحہ کا کھلانا
جن لوگونکو نیت مین ہوا وہین کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ غنی اور عیال نا
کے ہون پس یہان قبل از تیاری طعام اسماء دعوتی اغنیا دیا فقراء
تجویز کئے جاتے ہین پس لازم ہوا کہ اونہین کو طعام فاتحہ کھلایا جاوے
کہ جنکے کھلانیکی نیت کئے گئی ہے تیسرا یہہ کہ غنی کو بھی کہلانے مین اجر ہے
جیسا کہ اور علماء نے بھی اوسکی تصریح کئے جیسا کہ اوپر گذری پس
ایصال ثواب میت کو غنی کے بھی کھلانے مین متحقق ہے چوتھا یہہ
ہے کہ طعام فاتحہ کی اگر نذر کرین اوسکا ایفا بھی ضرور ہے فللہ درہ
پس اس سے جواب اون اقوال کا ہوا کہ جو بعضے لوگ نذر اولیاء کو
حرام کہتے ہین اور بعضی اطلاق کفر بھی کرتے ہین اور دلیل اونکی یہہ
ہے کہ نذر خاص عبادت الہی ہے غیر کے واسطے حرام یا کفر ہے

یہہ قول اونکا بلا دقیق ہے اسواسطے کہ عوام الناس کے نزدیک نذر و
نیاز کے معنی ایک ہے یعنے عوام الناس نذر اور نیاز ہر دو بمعنے
ایصال ثواب استعمال کرتے ہین بلکہ لوگ لفظ نذر مین اداب خدمت
اولیاء اللہ سمجھتے ہین یعنے لفظ نذر عرفًا اوس چیز کو کہتے ہین کہ جو
بادشاہونکو گذرانے جاتی ہے اور بعضی اہل لغت بھی نذر کے یہہ معنی سوائے
معنی نذر شرعی کے لکھتے ہین پس اسوقت مین نذر اولیاء مین نہ حرمت ہے
اور نہ استعمال لفظ نذر اس جاسے موجب کفر ہے اور نذر شرعی وہ ہے
کہ عبادت حق تعالی مثل صدقہ اور صوم یا نماز جو واجب نہو اپنے پر واجب
کرے مگر کوی شخص اس قسم سے نیت نہین کرتا اور یہہ نہین کہتا کہ صدقہ
سے مراد ہماری عبادت اولیاء اللہ ہے بلکہ اس قسم کا گمان کرنا ہے
مسلمانکے حق مین سوء ظن ہے کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام
اہتمام پر لکھتے ہین کہ اعتقاد امور قلبیہ سے ہے اوسکا علم علم غیب پر موقوف
ہے اور ہم اوسکی تجسس کے شرعًا مامور نہین حدیث ہلا شققت قلبہ دسے
دلیل ہے پس عوام کے حق مین یہہ آپکا سوء ظن ہے بہرحال ہم کہتے
ہین معترض صاحب نے عوام کی نذر و نیاز جو فہم کیا کہ اعوام کا اعتقاد
بہ امید حل مشکلات اور غیر اللہ سو معترض صاحب کی خوش فہمی
منشی ہے انتہی صحیح بخاری مین حدیث وارد ہے کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انی لم اومران انقب عن
قلب الناس ولا اشق بطونہم یعنے مجھے حکم نہین ہے کہ مین
آدمیونکے قلب مین سوراخ کرون اور نہ یہہ کہ اونکے شکمونکو چیرون
شاہ محی الدین ویلوری فصل الخطاب مین لکھے ہین انچہ مولوی دہلوی در

باب دوم صراط مستقیم لقلم آورد کہ در خوبی نذر و نیاز تسلکے بیت و آنچہ پیش
بزرگان و امراء میکذرانند ہمہ بمعنی ہدیہ است نہ بمعنی عبادت و امام ربانی
در بعضے مکتوبات خود فرمودہ اند کہ نذر شما رسید درین امر مطاعن طرفین
بر بزرگان از جانبین منجر از دانی و مشعر از امر نفسانی است انتہی عین الحیات
مین تحریر ہے شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین و نذر را اولیا ء اللہ برای
قضاء حوایج معمول و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن سپے نہ بردہ اند
و آنرا بر نذر خدا قیاس کردہ حکم برآوردند کہ اگر نذر بالاستقلال برای
آن ولی است باطل و اگر برای خدا است و ذکر ولی برای مصرف
است صحیح است لیکن حقیقت نذر آنست کہ اہداء ثواب الطعام و انفاق
و بذل مال بروح میت کہ امر سیت مسنون و از روے احادیث ثابت
ما ورد فی الصحیحین حال ام سعد وغیرہا این نذر مستلزم مے شود
پس حاصل این نذر آنست ان شئت قلت مثلا اہلی ثواب
ہذہ القف رالی روح فلان و ذکر ولی برائے تعین عمل منذور
است نہ برائے مصرف و مصرف این نذر نزد ایشان از اقارب
و ہم طریقان و اتباع آن ولی ہمین مقصود نذر راست و حکمہ انہ صحیح
یجب الوفاء لانہ معتبرۃ فی الشرع آری اگر آن ولی را حلال مشکلات
بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کنند این عقیدہ منجر بشرک
و فساد مے گردد لیکن این عقیدہ چیزے دیگر است و نذر چیزے
دیگر انتہی اور فتح الحق مین تحریر ہے و مولوی رفیع الدین صاحب
علیہ الرحمہ در رسالہ نذر میے نگارند و لفظ نذر اینجا مستعمل مے شود
نہ بمعنی شرعی است چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگان مے برند

نذر و نیاز سے گویند انتہی علماء مکہ نے جو ابن عبد الوہاب نجدی کے لکھین
ہین بیان کیا جاتا ہے واما ما یقولون ہذا نذر النبی ہذا نذر الولی
فلیس بنذر شرعی و لا داخلا فی النہی و لیس فیہ
معنی النذر الشرعی ما یہدی الی الاکابر یقال لہ نذر
فہذا الجاہل لا یعرف معانی الالفاظ و لا یمیز بین المعانی
اللغویۃ و الشرعیۃ و یخوض فی الدین و یخترع انتہی کذا فی
سیف الجبار ترجمہ لیکن لوگ جو کہتے ہین کہ یہ نذر نبی اور نذر ولی کی ہے
یہ نذر شرعی نہین اور نہ داخل ہے منع مین اور نہ اسمین معنی نذر شرعی
کے ہین جو چیز کہ بزرگون کے پاس ہدیہ بھیجی جاتی ہے اوسکو نذر کہنا
ہے پس یہ جاہل معنی الفاظ کو نہین پہچانتا ہے اور تمیز درمیان معانی
لغویہ اور شرعیہ کے نہین کرتا اور دین مین جرأت کرتا ہے اور اختراع
کرتا ہے کتاب سیف الجبار مین تحریر ہے شاہ ولی اللہ نے انفاس
العارفین مین اپنے والد کے حال مین لکہا ہے حضرت ایشان نے فرمود
کہ فرہاد بیگ را مشکلے پیش آمد نذر کرد کہ یار خدایا اگر این مشکل برآید
اینقدر مبلغ بحضرت ایشان ہدیہ دہم آن مشکل مندفع شد و آن از خاطر
او رفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بر سبب این
امر مشرف شدم بدست یکے از خادمان گفتہ فرستادم کہ این بیماری
بسبب عدم وفاء نذر است اگر اسپ خود را میخواہے نذرے کہ در فلان
محل التزام نمودہ بفرستد سے نادم شد و آن نذر فرستاد ہمان ساعت
اسپ او شفا یافت اور بہی اوسی کتاب مین ہے این فقیر از یاران کہ
حاضر واقعہ بودند شنیدہ است کہ حضرت ایشان در قصبہ ڈاسنہ

بزیارت مخدوم اللہ دیہ رفتہ بودند و شب ہنگام بود و دران محل
فرمودند مخدوم ضیافت ما میکند و میگویند کہ چیزے خوردہ روید
توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد و ملال بر یاران غالب
آمد آنگاہ زنے بہ آمد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت کہ نذر کردہ
بودم کہ اگر زوج من بیاید ہمان ساعت این طعام پختہ بہ نشینندگان
درگاہ مخدوم اللہ دیہ رسانم درین وقت آمد ایفاء نذر کردم و
آرزو کردم کہ کسے آنجا باشد کہ تناول کند اور یہی اوسی کتاب
مین حضرت میر ابو العلے کے ذکر مین کہ اونکے پیر و نمین سے
تھے لکہا ہے کہ بمزار فایض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی
قدس سرہ متوجہ سے بودند و ازان جناب دلربا ئیہا یافتند
و فیضہا گرفتند اتفاق افتاد کہ خانگیان ایشان بسبب کسلے کہ عارض
میر نور العلے شدہ بود بان مزار یک روپیہ و یک چادر نیاز
فرستادہ بودند حضرت امیر را ازان اطلاع نبود روزے
بان مزار متوجہ بودند کہ از درون ندا آمد کہ اینقدر از خانہ شما نیاز
آمدہ است و برائے صحت فرزند شما و خواہش فرزند دیگر کردہ اند
و آن ملتمس مبذول است شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ
مین لکہا ہے یعنی امامت کہ در اولاد امیر علیہ السلام باقی ماندہ
و یکے مر دیگر را وصی آن میساخت ہمین قطبیت ارشاد و نسبت
فیض ولایت بود لہذا التزام این امر کافہ خلایق از ائمہ اطہار مرعی
نشدہ بلکہ یاران چیدہ و مصاحبان برگزیدہ خود را بان فیض خاص
مشرف میساختند و ہر یکے را بقدر استعداد او باین دولت

سے نواختند اور بعد تہوڑے سے کلام کے لکہا ہے و نیز از ین است کہ حضرت امیرؓ
و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان سے پرستند و امور
تکوینیہ را وابستہ باثیشان سے مانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر و نیاز
بنام ایشان رایج و معمول کردند چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است
اور دوسرے مقام پر سیف الجبار مین تحریر ہے مولوی رفیع الدین صاحب
نے اسرار المحبت مین لکہا ہے المحبۃ مع الاحیاء الحاضرین نافعۃ
عاجلا و آجلا و اما مع الاموات فنافعۃ فی الآجل بشرط الاہلیۃ
و الایمان و اما فی العاجل فیشترط دوام التوجہ و تخلیۃ القلب معہ
فی الخلوات و ملازمۃ ذکرہ و کثرۃ الذکر و الصحبۃ لہ و البر معہ
بارسال الثواب و الاحسان الی اہلہ فتلک تثمر اما بفتح باب
الاولیۃ و تعطی منفعۃ ترجمہ محبت زندون حاضرین کی ساتہ یعنے جو
اولیاء اللہ ہین نافع ہے آخرت اور دنیا مین لیکن محبت اون اولیاء اللہ
سے جو اس عالم سے پردہ فرمائے ہین پس نافع ہے آخرت مین بشرط
اہلیت اور ایمان کے لیکن نفع اونسے دنیا مین پس شرط کیا جاتا ہے دوام
توجہ اور خالی کرنا دل کے خلوتون مین اور ہمیشگی ذکر اونکی اور بہت پکارنا
اونکو اور صحبت روحی اونکی ساتہ رکہنا اور نیکی کرنا اونکے ساتہ پہونچانے
ثواب کے اور احسان کرنا اونکے اہل و عیال کے ساتہ پس یہہ کام بہت
فضیلت اور منفعت دیتے ہین عقد ثمین فی فضایل البلد الامین
مین جو شیخ احمد بن شیخ محمد الصرادی رحمۃ اللہ سے ہے بیان قبر سیدتنا
خدیجۃ الکبریٰ کے تحریر ہے قال المرجانی و قبرھا بمکۃ غیر معروف
الا ان بعض الصالحین راہ فی المنام او کشف لہ بالقرب

من الشعب عند قبر الفضيل بن عياض وقد وجدت عليها حجر
مكتوب سنة سبعمائة وتسعة وعشرين ونبيت عليه قبة كبيرة
وقابوت خشب وبعض الوزراء بعث بكسوة البرزخ
بالقصب قال القرشي رحمة الله عليه ولا كان ينبغي تعيين
قبرها على الامر المجهول قلت بل تعيينه فيه خير كثير احدهما انه
في كل شهر يعمل بها قراءات عظيمة وسرحتة لطيفة ويجتمع
اهل سنة هناك وتقرء الموالد النبوية وتفرح ارواح الجميع
وتشرق عليهم ببركتها الانوار الالهية وكل ذالك والناس
مجتمعون عند ضريحها المعطر مع مزيل الصدقات وفي
لطف الله سبحانه وتعالى عليهم اسرار عظيمة قال ولي
القطب شعراني سيدي عبد الوهاب رضي الله عنه
اخذ علينا العهود ان لا نتعرض ولا نشكوا بدا على ليالي الاولياء
وموالدهم الذي لهم كل شهر او كل سنة ولقد كنت اري
سيدي احمد بدوي رضي الله عنه ومعه جريدة خضراء
وهو يدعو الناس من ساير الاقطار الى حضور مولده
والناس خلفه ويمينه شماله وقال واخبرني شيخ الشيخ محمد
الشناوي رضي الله عنه ان شخصا انكر حضور مولده
فسلب الايمان فلم يكن فيه شعرة تحن الى دين الاسلام
فاستغاث بسيدي احمد البدوي رضي الله عنه فقال
بشرط ان لا تعود فقال نعم فرد عليه ثوب ايمانه ثم قال
وماذا تنكر علينا قال اختلاط الرجال والنساء فقال له سيدي

احمد ذالک واقع فی الطواف ولم ینکرہ احد ولم یمنع منہ ثم
قال وعزۃ ربی ما عصی احد فی مولدی الا و تاب و
حسنت توبتہ واللہ اکنت ادعو الوحوش والسمک فی البحار
من بعضہم افیتخر الی اللہ عزوجل عن حمایتہ من یحضر فی
مولدی فتنتہ حینئذ انتہی فایدہ جاننا چاہیے کہ اس دیار مین
جس تقریب اولیاء اللہ کو عرس کہتے ہین اوس تقریب کو عرب مین مو
لود کہتے ہین ترجمہ کہا مرجانی نے اور قبر سیدہ خدیجہ الکبری رضی اللہ
عنہا کی مکہ مین مشہور نہین ہے مگر بعضے صالحین نے قبر کو اونکے خواب مین
دیکہے یا اونکو کشف ہوا کہ قبر شریف سیدہ خدیجہ الکبرے رضی اللہ عنہا
کی نزدیک شعب کے قریب قبر فضیل بن عیاض کے ہے حجر مکتوب سنہ
ساتھ سو انیس برس بنایا گیا اور بنایا گیا اونکی قبر شریف پر قبہ کبیر
یعنے گنبد بلند اور صندوق چوبی اور بعضے وزرا نے لباس پر تکلف
صندوق قبر شریف کے واسطے بہیجے کہے قرشی رحمتہ اللہ تعالے نے اور
سزاوار نہین تہا تعین قبر خدیجہ الکبری امر مجہول پر مین کہتا ہون بلکہ تعین
کرنہین خیر کثیر ہے ایک یہہ ہے کہ ہر ماہ مین اونکے واسطے قرآت
عظیمہ کئے جاتے ہین اور چراغہاے لطیف لگائے جاتے ہین اور اہل
مکہ اوسجاے جمع ہوتے ہین اور قرآت مولد نبویہ اوس جاے کئے
جاتے ہین اور خوشبوی شایع ہوتی ہے اور ظاہر ہوتے ہین برکت
سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اہل مکہ پر انوار الہیہ اور مہر دایم
ہوتا ہے اسوقت ہین کہ لوگ نزدیک قبر شریف اونکے ساتھ خرچ
کرنے صدقات کے جمع ہوتے ہین اور اونپر اسرار عظیمہ ظاہر ہوتے

ہین کہے ولی نعمت ہمارے قطب شعرانی سیدی عبدالوہاب رضی اللہ
عنہ ہم سے عہد لیا گیا ہے اس امر کا کہ ہم انکار اور تعرض نہ کریں
اولیاء اللہ اور موالد یعنے اعراس جو اونکے ہر ماہ یا ہر سال ہوتے ہین
کبھی نکرین اور ہین سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا کہ
اونکے پاس ایک سبز شاخ تھی اور وہ تمام اقطار زمین سے اپنے مولود
یعنے عرس مین حاضر ہونے واسطے بلاتے تھے اور لوگ پیچھے اور
داہنے اور بائین طرف اونکے رہتے کہے اونہون نے کہ خبر دی مجھے
شیخ الشیخ محمد الشناوی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے سید احمد
بدوی کے عرس مین حاضر ہونیکو انکار کیا پس اوسکا ایمان سلب ہوا
پس ایک بال بھی اوس شخص کا باقی ایسا نہین رہا کہ وہ دین اسلام
کیطرف مائل ہووے پھر اوسنے سید احمد بدوی کے طرف فریاد
کیا اونہون نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ پھر ایسا کام نکرنا اوس شخص نے
کہا کہ ہان پھر نہین کرونگا پس اوس شخص پر لباس ایمان پھرا گیا
پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسواسطے ہم پر انکار
کرتے ہو اوس شخص نے کہا کہ اسواسطے کہ عرس مین عورتین اور مرد
ایک جا ہوتے ہین پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ امر یعنے ایکجا ہونا مردون اور عورتون کا طواف مین بھی ہوتا
ہے اور کوئی اوسکو برا نہین سمجھتا اور کوئی اوس سے منع نہین
کرتا پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے بزرگی
میری پروردگار کی کہ نہین گنہ کیا کوئی شخص میرے عرس مین مگر
وہ توبہ کیا اپنے گناہ سے اور توبہ اوسکی مقبول ہوئی اور جبکہ

مین جانوران وحشی اور ماہی دریای کو بلاتا ہون اور اونکو ایک سے
دوسرے کے نقصان سے نگاہ رکہتا ہون کیا مجھے حق تعالی عاجز کریگا
کہ جو شخص میرے عرس مین حاضر ہووے مین اوسکی نگہبانی کر دین
اس قسم کا حال سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسموع ہوا کہ ایام سکونت
مدینہ طیبہ کے جو وقت عرس مبارک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہونچا
ایک ساکنین سے مدینہ طیبہ کے یون فرماتے کہ آج وہ روز ہے کہ حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالم مدینہ کو ارشاد فرماتے مین لکھا کہ
وہ کیا ہے انہون نے کہا کہ ایک عالم ہین کہ اونکی عادت تھی کہ
بروز عرس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضرت کی زیارت
کو حاضر نہین ہوتے بلکہ بروز دوم حاضر ہوتے اور اونکے تلامیذ
اور اتباع بھی ایسا ہی کرتے ایک سال جب عرس حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کا پہونچا شب عرس شریف مین وہ عالم خواب مین حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوے اور حضرت نے اون عالم
سے پوچھے کہ تم کیون نہین ہمارے عرس مین حاضر ہوتے ہو انہون
نے کہا کہ حضرت بعضے لوگ اس موقع مین آتش بازی جلاتے ہین
حضرت نے اون عالم کو ارشاد فرمایا کہ ہمارا مرتبہ حق تعالی کے پاس
اتنا بھی نہین ہے کہ ہمارے زایرین کی حق تعالی کے پاس سفارش
کرین اور اونکے گناہین حق تعالی سے معاف کرائین ایسا ہی شہر
ربیع الاول مین تقریب مولود سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی مدینہ طیبہ مین بہت تکلف سے ہوتی ہے اور اسمین سب علماء
و صلحاء مدینہ طیبہ اور اہل خدمات مثل قاضی اور مفتی اور بادشاہ

وغیرہ اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت جمع رہتے ہین اوس مجلس مین
بیان میلاد مبارک اور حال رضاعت اور احوال معراج مبارک
ہوتا ہے پھر شیرنی یا حضر ما سب اہل مجلس مین تقسیم اور اہل مقدرت
اور غیر اہل مقدرت سب اوس شیرینی کو برکت جانکر لیتے ہین
کہ ہذا برکتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ھے اور اولیاء اللہ کا بھی عرس مدینہ منورہ مین اسی قسم سے
ہوتا ہے خصوصاً سلطان الاولیاء سید المحبوبین سیدنا غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس بہ تکلف تمام اور بکثرت ہوتا ہے
جانا چاہیے کہ جہان اعراس بزرگان دین کے ہوتے ہین کوئی ایسا
عرس نہین کہ سب فقراء محسین ردہو وین اور اغنیاء کے سوائے
ایک فقیر بھی نہ کھاوے اور نہ کسیکا ایسا دعوی صحیح ہے کہ ہم
کسی فقیر کو رد نہین کرتے بلکہ سب جاے انتہام رہتا ہے اور اپنے
اندازہ طعام کے موافق فقراء اور اغنیاء کو ہر کوئی کھلاتا ہے اور
یہہ امر کچھہ ناجایز نہین اور نہ ناخوشی ارواح بزرگونکا موجب ہے
اسواسطے کہ اگر اندازہ طعام کے موافق انتہام کیا جاوے تو
بہت سے دعوتی لوگ بہوکے وایس ہوجاوینگے اور کھانا بے
دعوتی لوگ کھالیوینگے پس نہ شرع یہہ کہتی ہے کہ کھانا اپنا سب
فقراء حاضرین کو کھلادو اگرچہ اہل دعوت کو کافی نہو اور نہ بزرگونکی
اوسمین رضامندی ہے کہ اہل دعوت بہوکے پلٹ جاوین اور فقراء
حاضرین سب کھالیوین قد تمت فصل الاول من مسیح
الاستقام فی فضایل عرس سید الانام واولیاء اللہ

الکرام صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واولیاء امتہ ماتکررت الدہور والایام من تصنیف انیف وتالیف لطیف عمدۃ العلماء محبوب نواز الدولہ بہادر یعنے حضرت مولانا مولوی مفتی مسیح الدین خان دام اقبالہ مفتی اول بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد صانہا اللہ عن الفساد ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۞ فصل دوم بیان مین اصلیت تعین روز وتاریخ فاتحہ وعرس سید الانبیاء اور اعراس اولیاء اللہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ سبحانہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی حق تعالی اس آیہ کریمہ مین حال معراج شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ حق تعالی کہ اپنے بندہ خاص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کرایا شب مین سیر حضرت کا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اس کریمہ سے ثابت ہے پھر مسجد اقصی سے مقام قاب قوسین تک احادیث صحیحہ سے ثابت ہے شب معراج مین حضرت کو جو مقام قاب قوسین اور قرب الہی کا عنایت ہوا اس مقام مین حضرت خاص ہین کہ ایسے مقام مین کسی نبی اولو العزم کو شرکت نہین اور اسی مقام سے دوسری آیت مین حق تعالی تصریح فرمایا ورفع بعضہم درجات یعنے حق تعالی بعضے نبی کے درجات کو بلند فرمایا اولیاء امت مرحومہ

بھی بہ تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی تتمہ اسی مقام سے
فیضیاب ہوتے ہین اور شب معراجکی برکات اور انوار اہل باطن
پر ظاہر اور منکشوف ہرسال مین ہوتے ہین اور عادت الہی جاری
ہے کہ جس روز کوئی امر عنایات اور تفضلات کا کوئی اپنے بندۂ
خاص پر کرے پھر آثار اوس امر تفضلات الٰہی کے اوس روز و
تاریخ مین ہرسال رہتے ہین اور وہ روز و تاریخ بباعث اوس تفضلات
خاص کے اور ایام پر فضیلت رکہتا ہے جیسا کہ روز جمعہ اور عاشورہ
کے فضیلت مین حدیث وارد ہے کہ اوسمین توبہ آدم علیہ السلام
کی مقبول ہوی ہے اور نجات کشتئ نوح ہوی اور نجات موسی
علیہ السلام کو فرعون سے حاصل ہوی پس ایسے امورات ایک
بار اوسدن مین حاصل ہونیکے باعث سے تاقیام قیامت اوسدنکے
انوار اور برکات باقی ہین اور رہینگے اور باعث ظہور انوار
اور برکات کے شب معراج مین مشایخین شب بیداری فرماتے
ہین ایسا ہی اولیاء اللہ یون تو بہ تبعیت آنحضرت کی ہر شان اور
ہر حال مین ترقیات مقامات حاصل ہوتے ہین جیسا کہ حدیث مین
وارد ہے الصلواۃ معراج المومنین یعنے صلوات معراج مومنین
ہے یعنے حالت نماز مین مومنین کاملین جو اولیاء اللہ ہین اونکو عروج
روحی مقام قربت الٰہی بہی ہوتا ہے ایسا ہی ہر عبادت فرایض اور
نوافل مین اونکو ترقیات مراتب حاصل ہوتے جاتے ہین جیسا کہ حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ ہمیشہ ہی کہ بندہ میرا قرب نوافل سے
یہانتک کہ مین اوسکی سماعت اور بصارت ہوجاتا ہون کہ وہ

میرے ہی ساتھ سنتا ہے اور میرے ہی ساتھ دیکھتا ہے بلکہ
اونکو ہر آن وہر زمان ترقی حاصل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ محو ذات
الٰہی مین رہتے ہین اور صلواۃ دایمی اولیاءاللہ کے نزدیک اسیکا
نام ہے اور ترقی تمام اور وصال ملک علام بوجہ اکمل اسوقت مین
اونکو حاصل ہے جبکہ اونکی روح پاک اس قالب عنصری سے
بجانب عرش معلا عروج فرماتی ہے اور یہی معراج کامل ولیاء
اللہ کا ہے جیسا کہ حدیث شریف ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت
کئے ہین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ
الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی حمیدۃ وابشری
بروح وریحان ورب غیر غضبان ولاتزال یقال لہا
ذالک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال
من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت
فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان
ورب غیر غضبان فلاتزال یقال لہا ذالک حتی ینتہی الی السماء
التی فیہا اللہ ترجمہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ میت کے نزدیک ملایکہ قابض ارواح حاضر ہوتے ہین پس
اگر مرد صالح ہو پس وہ فرشتے کہتے ہین کہ نکل تو اے نفس پاک
کہ تھی تو جسد پاک مین نکل تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت
کے اور رزق اور پروردگار کے کہ جو تجھپر غضب نہین کیا ہے پس
ہمیشہ اسکو یہ بات کہے جائیگی یہان تک کہ وہ نکلے گی پھر اوسکا عروج
آسمان تک ہوتا ہے پس آسمان کا دروازہ کشادہ اوسکے واسطے

ہوگا پس پھر کہا جاویگا کہ یہ کون ہے پس فرشتے اوسکو کہینگے
کہ فلان شخص ہے پس کہا جاویگا مرحبا ہو نفس پاک کو کہ وہ جسد
پاک مین تھا داخل ہو تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت اور رزق
اور پروردگار کے کہ تجہہ غصہ نہین کیا پس ہمیشہ اوسکو ایسا کہا جاویگا
یہانتک کہ پہونچتی ہے روح اوس اسمان پر کہ تجلی خاص حق
تعالی کی ہے ایضاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے
فرمایا اذا خرجت روح المومن تلقاھا ملکان یصعدانھا
قال حماد فذکر من طیب ریحھا وذکر المسک قال ویقول
اھل السماء روح طیبۃ جائت من قبل الارض صلی اللہ
علیک وعلی جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم
یقول انطلقو بہ الی آخر الاجل ترجمہ جسوقت نکلتی ہے روح
مومن کی ملاقات کرتے ہین اوس روحکو دو فرشتے کہ اوسکو
عروج کرتے ہین کہے حماد راوی حدیث نے کہ ذکر فرمائے
حضرت نے خوشبوئی سے اوسکی اور ذکر فرمائے مشک کو
کہے راوی اور کہتے ہین آسمان والے کہ روح پاک آئی ہے
جانب سے زمین کے رحمت کاملہ نازل کرے اے روح
تجہپر اور تیرے جسد پر کہ تو اوسکو آباد کرتی ہے پھر اوسکو
پروردگار کے طرف لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماویگا کہ اوس
روح کو لیجاؤ مقام قبر اور برزخ مین آخر مدت حشر تک ایضاً
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد اور نسائی روایت کئے ہین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا حضر المومن
اتت ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ
مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان
فتخرج کاطیب ریح المسک حتا انہ لینا ولہ بعضہم بعضا حتی
یاتوبہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ہذہ الریح التی جاء
من الارض ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جسوقت کہ وقت موت مومن کا پہونچتا ہے فرشتے رحمت کے اوسکے
نزدیک اطلس سفید لاتے ہین پھر کہتے ہین کہ نکل تو اے روح کہ
توبھی خوش ہے اور پروردگار بھی تجھسے خوش ہے طرف رحمت
اور رزق کے اور طرف پروردگار کے جو تجھپر غصہ نہین کیا ہے
نکلتی ہے روح مانند نہایت خوشبوئی مشک کے یہان تک کہ
فرشتے ایک کے بعد ایک اوس روحکو دست بدست لیتے ہین حتے
کہ اوس روحکو آسمانکے دروازونکے پاس لاتے ہین پھر فرشتے
کہتے ہین کہ کیا خوشبوئی ہے کہ تمھارے پاس زمین سے آتی
ہے ایضًا براء ابن عازب سے امام احمد روایت کرتے
ہین ان العبد المومن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال
من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان
وجوہہم الشمس معہم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من
حنوط الجنۃ حتی یجلسونہ مد البصر ثم یجیئ ملک الموت
علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الطیبۃ
اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج کما تسیل

القطرة من السقاء فياخذها فاذا اخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى ياخذوها فيجعلوها في ذالك الكفن وفي ذالك الحنوط وتخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض قال فيصعدون بها فلا يمرون يعني بها على ملاء من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن اسماء التي كانو يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التي تليها حتى تنتهى به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبو كتاب عبدى في عليين واعيدوه الى الارض فاني فيها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى

ترجمہ فرماے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم تحقیق کہ بندہ مومن جسوقت کہ دنیا سے علحدگی مین ہوتا ہے اور متوجہ آخرت ہوتا ہے اوسکے طرف آسمان سے فرشتے روشن صورتونکے نازل ہوتے ہین کہ چہرہ اونکے مثل آفتاب ہوتے ہین اونکے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبوئی ہوتی ہے یہان تک کہ وہ فرشتے تادرازی نظر بیٹھتی ہین پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اوسکے سر کے نزدیک بیٹھتے ہین اور ملک الموت کہتے ہین کہ اے نفس پاک نکل تو طرف بخشائش اور رضامندی اللہ کے حضرت فرماتے ہین کہ نکلتی ہے روح اوس بندۂ مومن کی اور بہتی ہے جیسا کہ قطرہ مشک سے بہ آسانی اور سہولت نکلتا ہے پھر اوس روحکو ملک الموت لے لیتے ہین پھر جبکہ ملک الموت اوس روحکو لے لیتے ہین وہ فرشتگان نورانی صورت ملک الموتکے

ہاتھ مین ایک لحظہ بھی نہین چھوڑتے ہین کہ ملک الموت کے ہاتھ سے اوس روحکو لیکر کفن جنت اور حنوط جنت مین رکھہ دیتے ہین پھر اوس روحسے نہایت عمدہ خوشبوئی مشک کی نکلتی ہے پھر حضرت فرماتے ہین کہ وہ فرشتے اوسکو لیکر آسمانون پر چڑہتے ہین پس کوئی جماعت فرشتون سے اوس روحکو گذر نہین کرتے مگر وہ جماعت فرشتونکی کہتی ہے کہ کون یہہ خوشبو روح ہے پھر فرشتگان ہمراہی کہتے ہین کہ فلان ابن فلان جو اوسکا بہتر نام دنیا مین تھا یہان تک کہ کہ اسمان اول پر اوس روحکو لیجاتے ہین پس کہتا ہے دروازہ آسمان اول کا اوس روحکے واسطے فرشتے چاہتے ہین پھر دروازہ اسمان کا اوس روحکیواسطے کہولا جاتا ہے پھر جب اسمان اول پر جاکر دوسرے آسمان پر جانا چاہتے ہین آسمان اول والے فرشتے اسمان دوم تک اوس روحکو پہونچانے کو ہمراہ آتے ہین ایسا ہی ایک آسمانسے دوسری اسمان تک فرشتے پہونچانیکو آتے ہین یہان تک کہ وہ فرشتے ساتوین آسمان پر اوس روح کو لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندہ کی کتاب علیین مین لکھو کذا فی مشکواۃ المصابیح بشری الکئب بمقا الحبیب مین مذکور ہے عن ابن حبان بن الاسود قال الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ترجمہ مروی ہے ابن حبان بن الاسود سے انہون نے کہا کہ موت پل ہے کہ وہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے واخرج البیہقی عن مجاہد فی قولہ ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان

لاتخافوا ولاتحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون قال ذالک
عند الموت ترجمہ روایت کیا بیہقی نے مجاہد نے نے تفسیر مین قول حق تعالے
کی تحقیق کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر استقامت اوس
پر کرتے ہین نازل ہوتے ہین اونپر فرشتے یہہ کہ کچھ خوف اور غم
مت کرو اور خوش ہو تم ساتھہ اوس جنت کے کہ تم وعدہ کئے ہو
مجاہد نے کہے کہ یہہ قول حق تعالی اونکو بوقت موت کے کہا جاویگا
اخرج ابن ابی حاتم عن مجاہد عن الآیۃ قال ان لاتخافوا مما
تقدمون علیہ عن امر الموت وامر الاخرۃ ولاتحزنوا علی
ما خلفتم من الدنیا من ولد او اہل او دین فانستخلفکم
فی ذالک کلہ ترجمہ روایت کیا ابن حاتم مجاہد سے اس آیت
کی تفسیر سے کہے مجاہد نے ارشاد الہی اون لوگونکو ہوتا ہے کہ مت
خوف کرو تم اوس چیز سے جو تمکو پیش آنے والی ہے موت اور امر
آخرت سے اور مت غمگین ہو اوس چیز پر جو کچھ چھوڑا ہے امر دنیا
سے اولاد اور اہل سے یا قرض سے کہ مین تمہاری حفاظت
اون تمام امورات مین کرونگا انتہا پس جو ان احادیث سے
اعزاز اور اکرام ملایکہ کا اور تعریف اور توصیف ملایکہ کی اور بشا
رتین انواع واقسام سے حاصل ہونا اور قرب الہی کا بمرتبہ کمال
مومنین جو بعد رحلت کے ثابت ہے وہ مومنین کاملین اولیاء
اللہ ہین اونکے طفیل مین عجب نہین ہے کہ ہم گنہگاران امت
بھی اس فضل عمیم مین شامل ہوون سے شنیدم کہ در روز
امید وبیم ٭ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ٭ خصوصًا قول ابن جبان

کا موت پل ہے کہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے بلکہ دوست
ایسا تصور مثال مین کیا جاوے کہ دنیا مین ایسا کوئی دوست نہوا ور اسکے
وصال مین کسطور لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے مثل دولہ اور
دولہن کے موت مین اولیاء اللہ کو وصال حق حاصل ہوتا ہے
اور موافق اس مضمون کے حدیث بھی وارد ہے ترمذی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین احوال سوال منکر و نکیر کا
جو میت سے ہوتا ھے مذکور ہو کر بعد اوسکے یہہ ہے
ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ فیقول لہ ارجع الی اھلی فاخبرھم
فیقولان نم کنومة العروس الذی لا یوقظہ الا احب
اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذالک کذا فی المشکوٰۃ
ترجمہ پھر روشنی کیا جاتی ہے میت کیواسطے اوسکی قبر مین پھر کہا جاتا
ہے اوس میت کو کہ سو جا پس کہتا ہے وہ میت کہ مین اپنے اہل
وعیال مین پلٹ کے جاتا ہون تاکہ اونکو اپنے حال سے خبر دون پھر
کہتے ہین وہ دو فرشتگان منکر و نکیر کو کہ سو جا تو مانند سونے دولہن
کے جو نہین بیدار کرتا ہے اوسکو مگر وہ کہ سب اہل سے وہ اوسکے
طرف دوست ہے یعنے دولہ ہے دولہن کو بیدار کرتا ہے کہ وہ
سب اہل واقربا سے دولہن کیطرف دوست زیادہ ہوتا ھے
پس وصال مجازی جو فیما بین دولہ د ولہن سے ہے نمونہ وصال حقیقی
ہے جو فیما بین مومنین واصلین اور حق تعالیٰ کے ہے اسی باعث
سے جو تقریبات اولیاء کے جو سال مین بایام اونکے رحلت کے
ہوتے ہین اونکو عرس کہتے ہین کہ معنے عرس کے شادی ہین

اور اس ایام مین خصوصیت برکات اور انوار کے معتقدین اور مریدین پر مشاہدہ ہوتے ہین اسی سبب سے اولیاء اللہ اپنے مرشدین کے اعراس مین اہتمام تمام فرماتے رہے کتاب گنج احمدی جو حضرت شاہ عالم گجراتی قدس سرہ کے احوال مین ہے اوسمین تحریر ہے کہ حضرت شاہ عالم قدس سرہ احوال مین اپنے جد امجد حضرت مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری قدس سرہ کے کچھ کرامات بیان فرماکر ارشاد فرمائے امشب شب عرس ایشانست ما را باید کہ ایستادہ خدمت بکنیم پھر مولف کتاب گنج احمدی کہتے ہین این خانہ زاد گوید عرس در لغت عروسی کردن است و نیز عرس فرود آمدن کاروان است در شب و صوفیان کہ روز وفات مشایخ را عرس نامند بنا بر این است کہ در حدیث آمدہ است کہ فرشتگان چون در قبر سے آیند و از صاحب قبر سوال ہائے مقرری میکنند بکرم اللہ تعالیٰ او جواب بصواب میدہد او را میگویند نم کنومۃ العروس پس مریدان را حسن ظن بلکہ صدق اعتقاد بہ نسبت مشایخ است بخطاب نم کنومۃ العروس مخاطب شدہ اند و عروس گویا مہمانی این شادیست مریدان صادق چون مہمانی با خلاص میکنند ارواح مقدسہ مشایخ در منازل ایشان فرود آید پس از نزول را بمشابہت فرود آمدن کاروان در شب عروس نامند کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام لکھتے ہین کہ شیخ احمد بن محمد الفاروقی نے توضیح الہدی باعمال النقی مین لکھا ہے و مرقداً فی بعض الکتب انہ لما توفی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اطعم عنه کل یوم واحدۃ من امہات المومنین واخرھن عائشہ
رضی اللہ عنہا ثم اطعم ابوبکر الصدیق اکثر اھل المدینۃ و
کان ذالک فی ثانی العشرین شہر ربیع الاول ولعل ھذا
ھو الاصل فی اتخاذ اکثر الناس ھذا الیوم یوم المولود انتہی
ترجمہ اور دیکھا مین نے بعض کتابون مین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
وفات پائے حضرت کے جانب سے ایک ایک امہات المومنین
سے ایک ایک روز کھانا کھلائے کہ سب سے آخر حضرتہ عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا تھے پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
اکثر اہل مدینہ کو کھلائے اور وہ روز بارہوین ربیع الاول تھا
اور شاید یہہ وہی اصل ہے کہ اسدن لوگ یوم المولود یعنے عرس
شریف حضرت کا ٹھراتے ہین ایضاً کتاب مذکور مین منقول ہے
علامہ شیخ ابن حجر مکی نے شرح مین اربعین امام نووی کے
کہا قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف رحمہما اللہ تعالی
ومن احسن ما ابتداع فی زماننا ما یفعل فی
کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم من الصدقات واصطناع المعروف واظہار
الزینۃ والسرور انتہی ترجمہ کہا ابوشامہ شیخ مصنف
رحمہما اللہ نے اور بہترین اون چیزون کا جو ایجاد کیا گیا وہ
چیز ہے جو کیا جاتا ہے ہر سال مین اوس روز مین جو موافق
ہے روز پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
صدقات و امور خیر سے اور ظاہر کرنا زینت اور خوشی کا

اور ایضاً اوس کتاب مین مسطور ہے اور بھی ابن حجر مکی نے نعمتہ الکبری علی العالم مین حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہے ینبغی ان یتحری الیوم بعینہ فان کان ولادلیلا فینقع الشکر بما بناسب اللیل کالاطعام والقیام وان کان ولدنہارا فبما یناسبہ کالصیام والاولی ان یکون ذالک الیوم من عدد ایام الشہر بعینہ حتی یطابق قصۃ موسیٰ علیہ السلام فی یوم عاشورا ترجمہ چاہیئے کہ حضرت کا شکر ولادت شریف بھی دن ولادت شریف کا بعینہ تلاش کیا جاوے پس اگر حضرت شب کو تولد پائے ہین پس چاہیئے کہ وہ عبادت شکریہ ادا کیا جاوین جو مناسب شب کے ہووین جیسا کھانا کھلانا اور نماز ادا کرنا اور حضرت دنکو تولد ہوے ہین تو عبادات شکریہ وہ ادا کئے جاوین جو مناسب دن کے ہووے مثل روزہ کے اور ضرور ہے کہ وہ روز مہینے کی تاریخ بھی وہی اختیار کیا جاوے کہ جس تاریخ مین حضرت تولد پاے ہین تاکہ مطابق ہووے قصہ موسیٰ علیہ السلام کو یوم عاشورا مین یعنے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کو نجات فرعون سے یوم عاشورا ہوی تو موسیٰ علیہ السلام اوسکی خوشی اور شکریہ مین ہر سال یوم عاشورا روزہ رکھتے انتہی ایضاً اوسی کتاب مین تحریر ہے اور شیخ ابن الرضاع نے تذکرۃ المحبین مین لکہا ہے من اداب المحب لہذا النبی الکریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان یکون معظما لعلتہ میلادہ وللیوم الذی اظہر فیہ فینبغی

لکل شایق ومحب ان یظہر السرور والبشارۃ فی البلد و
صبیتہا وبتمتع اہلہ والاولاد ہما امکن لہ بحصول مرکنتہا
ومد خل السرور علیہم وبعلیہم انہ انما جعل ذالک محبتہ
لتلک البلد وسرورا بہا واعتناء بفضلہا وبیینا نہا
الشرف البالی عند اللہ انتہی ترجمہ ادب سے محب
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ ہے کہ وہ تعظیم کرے شب
میلاد کو حضرت کے اور اوس روز کو جسمین حق تعالیٰ نے حضرت
کو ظاہر کیا پس چاہیے کہ ہر شایق اور محب کو کہ خوشی اور
بشارت ظاہر کرے اوس شب مین اور صبح کو اوس کے
اور نفع پہنچاوے اپنے اہل وعیال کو واسطے حصول برکت
اوس شب کے اور معلوم کراوے اونکو کہ اوسنے یہہ کام
واسطے محبت اور خوشی اوس شب کے اختیار کیا اور واسطے
تعظیم اور تکریم اوس شب کے اون امور کے جانب متوجہ ہو
اور بیان کرے کہ وہ شب سب شبون مین افضل ہے حق تعالیٰ
کے نزدیک انتہی ایضاً اوسی کتاب مین ہے اور حافظ جلال
الدین سیوطی نے وظایف الیوم واللیلہ مین فرمایا وعمل
المولد کل سنۃ فی ربیع الاول استبشارا وسرورا
بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن محمود انتہی
ترجمہ اور عمل مولود کا ہر سال ربیع الاول مین واسطے خوشی
اور بشارت تولد شریف حضرت کے بہتر اور پسندیدہ ہے انتہی
اوسی کتاب مین ہے اور شیخ الامام برہان الدین البقاعی نے

موعد الکرام مین لکھا ہے حق علی کل انسان من امتہ و الداخل فی ملتہ التنویر لھذا المولد السعید فی کل عام جدید و اولی ما کان ھذا التنویر فی ھذا الشھر الطاھر فیہ انتہی ترجمہ حق ہے اوپر ہر انسان کے امت سے آپکے اور وہ جو آپکی امت مین داخل ہین مشہور کرنا اوس روز تولد مبارک کو ہر سال مین اور بہتر ہے شہرت مولود شریف کی اوس ماہ مین کہ جسمین آپ تولد پاے ہین انتہی ایضاً اوسی کتاب مین ہے اور علامہ قسطلانی نے شرح مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیاداً لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض داعی داءٍ ترجمہ پس رحم کرے حق تعالی اوس شخص پر جسنے آپکی شب مولود کو عید ٹھرایا تاکہ ہووے جسکے دل مین مرض صعب اور بیماری سخت ہے سخت ناگوار انتہی ایضاً اور فتاوی طنیداری مین مذکور ہے لا باس بالجمعیۃ التی فی کل سنۃ للشیخ الجلیل الکبیر احمد بن علوان نفع اللہ بہ فان المقصود بہ زیارۃ والقرأت لہ ترجمہ نہین خوف ساتھ اوس اجتماع کے جو کیا جاتا ہے ہر سال مین واسطے شیخ بزرگ احمد بن علوان کے حق تعالی اونکی ذات سے نفع دیوے اسواسطے کہ مقصود اوس سے اونکی زیارت اور اونکے واسطے قرأت قرآن ہے انتہی ایضاً فیہ اور اوسی فتاوی مین مسطور ہے لا باس بزیارت الاو

لیاء فی یوم معروف کذیارت الشیخ الجلیل الکبیر عیسی
ابن ابنا ال الھتار فی کل سبت من رجب الفرد و
کذا زیارت الشیخ الجلیل الکبیر ابی الغیث بن جمیل
فی آخر سبت منہ و کذالا باس بزیارت الشیخین
الجلیلین العظیمین المشہورین محمد ابن ابی بکر الحکمی و
محمد بن حسین البجلی و من معھما من الاولیاء فی اول
خمسین منہ و لا انکار بل نستحب الزیارت ہولاء الا
ولیاء ترجمہ نہین خوف ہے ساتھ زیارت اولیاء کے روز
معین مین مانند زیارت شیخ جلیل کبیر عیسی ابن ہنار کے ہر ہفتہ
فردمین رجب کے ایسا ہی زیارت شیخ جلیل کبیر ابی الغیث بن
جمیل کی آخر ہفتہ رجب مین اور ایسا ہی نہین خوف ہے ساتھ
زیارۃ دو شیخ جلیلین اور قطبین کے جو مشہور ہین ساتھ محمد بن
ابی بکر الحکمی کے اور محمد بن حسین البجلی کے اور جو اونکے
ساتھ ہین اولیاء سے اول پنجشنبہ مین رجب کے اور نہ انکار
ہے بلکہ اون اولیاء اللہ کی زیارت مستحب ہے ایضا فیہ اور
مجموع الروایات مین مذکور ہے ان اراد ان یتخذ
الولیمۃ فلیتخذ یا درک یوم موتہ و یحتاط فی الساعۃ
التی نقل فیھا و حد لان ارواح الموتی یاتون فی ایام
الاعراس فی کل عام فی ذالک الموضع فی تلک الساعۃ
ینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلک الساعۃ
بان ارواحھم یفرحون بذالک و یدعون لھم

او علیہم انتہی ترجمہ اگر کوئی ارادہ ضیافت کا کرے پس ٹھہراوے
اسکو ساتھ یا ئی روز وفات میت کے اور احتیاط کرے بیچ اوس
ساعت کے کہ جسمین روح اوسکی پرواز کی ہے اسواسطے کہ
ارواح اموات کے اوس ساعت مین آتے ہین پس چاہئے کہ کھانا
اور پینا اوس ساعت مین کھلاوے اور پلاوے اسواسطے کہ اونکے
ارواح اوس سے خوش ہوتے ہین اور اونکو دعا دیتے ہین
ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین ایضا فیہ اور شیخ احمد بن محمد الفاروقی
نے توضیح الہدی باعمال التقی مین مسطور کیا وفی بعض
الکتب اذا اراد ان یتخذ الوضیمۃ ینبغی ان یجتہد بادراک
یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ التی انتقل بہ وجہ فان
ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذالک
الموضع تلک الساعۃ وینبغی ان یطعم الطعام والشراب
فی تلک الساعۃ فان ذالک یفرح ارواحہم وان فیہ
تاثیرا بلیغا فاذا ارادشیئا من الماکولات والمشروبات
ییسرون ویدعون لہم والا تحزنوا علی ذالک
ودعوا علیہم ترجمہ اور بعضے کتب مین ہے جسوقت کہ ارادہ
کرے کہ تیاری طعام کرے چاہئے کہ کوشش کرے پانیمین
روز وفات میت کے اور احتیاط کرے اوس ساعت مین کہ
جسمین روح میت کی بدن سے نقل کی اسواسطے کہ ارواح میت
آتے ہین ایام عرس مین ہر سال اوس موضع مین اوسوقت اور چاہیے
کہ کھلاوے اور پلاوے اوس ساعت مین اسواسطے کہ یہہ

بات اونکی ارواحکو خوش کرتی ہے اور تحقیق کہ اوسمین تاثیر بلیغ ہے پس جو وقت کہ ارادہ کونی کھلانے کا اور پلانے کا وقت رحلت مین اونکے کرے پس وہ اموات اوسنے خوش ہوتے ہین اور اونکے واسطے دعا دیتے ہین ورنہ اونکو بددعا دیتے ہین اور غمگین ہوتے ہین انتہا فیہ اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ما ثبت بالسنہ فی الایام والسنہ مین لکھا ہے فان قلت هل لهذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ اعراس المشایخ فی ایام وفاتهم اصل فان یک عندک علم بذالک فاذکرہ قلت سألت عن ذالک شیخنا الامام عبدالوهاب المتقی المکی فقال ذالک من طرق المشایخ وعاداتهم ولهم فی ذالک نیات قلت کیف تعیین ذالک الیوم دون سایر الایام قال لہ نظایر کما فی بعض المشایخ بعد الصلواۃ والاکتحال یوم عاشوراء فانہ سنۃ علی الاطلاق قبل عتلہ من جهۃ الخصوصیۃ ثم قال وذکر بعض المتاخرین من مشایخ العرب ان الیوم الذی وصل الی جناب العزت وحظائر القدس یرجی من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ اکثر واوفر من سائر الایام ثم اطرق ملیا ثم رفع راسہ فقال لم یکن فی من السلف شیٔی من ذالک وانما هو من مستحسنات المتاخرین واللہ اعلم ترجمہ پس اگر کہے تو ایا اسواسطے اس عرف کے جو شایع ہمارے ملک مین

سے ہے محافظت اعراس مشایخین ہین اونکے ایام وفات ہین کچھہ اصل ہے پس
اگر تجھے کچھہ معلوم ہوا اس باب ہین تو بیان کر کہونگا ہین کہ ہین نے اس امر
ہین اپنے شیخ امام عبدالوہاب متقی مکی سے پوچھا انہون نے کہا کہ یہہ امر
مشایخین کے طریقون اور اونکے عادات سے ہے اور مشایخین کے واسطے
اسمین نیتین ہین کہا ہین نے کسطور سے معین کرنا اس روز کا سواے اور
ایام کے کہے انہون نے اورا وسکے واسطے بہت مثالین ہین جیسا کہ مصافحہ
بعضے مشایخین کا بعد نمازکے اور سرمہ لگانا روز عاشورا کا پس وہ
سنت ہین علی الاطلاق بدعت ہین باعتبار خصوصیت کے پھر کہے شیخ علی
متقی نے کہ ذکر کرے بعضے متاخرین عرب نے کہ جو روز کہ اولیاءاللہ
جناب عزت اور مقام قدس ہین داخل ہوے اوس روز ہین امید خیر
برکت اور نورانیت اور دنو نسے زایدہے پھر تہوڑی دیر تامل کر کے
سر کو اپنے بلند کر کے کہے کہ یہہ زمانہ سلف ہین نہین تھا بلکہ یہہ امور خیر
نکالے ہوے متاخرین کے ہین واللہ اعلم انتہی الیضا فیہ اور یہی توضیح
الھدی ہین مسطور ہے قال المشایخ والعلماء ینبغی للزایران یراعی
وقت وصاله خصوصا فی یوم العرس فان له تاثیرا بلیغا وانھم
قد وجد واقی الزیارة فی ھذ الوقت فوایک باطنیة وبرکات
وکرامات ظاھرة اکثر ما وجد وافی حال حیوٰتھم وبھذا قال
الشافعی رحمة اللہ علیه قبر موسی الکاظم التریاق المجرب وکان
الشیخ ابوعبداللہ النوری یقول اذا کانت الرحمة تنزل عند ذکر
ھم فما ظنک بمواطن اجتماعھم علی ابھم ویوم قدومھم علیه
بالخروج عن ھذه الدار الفانیة المملوة بالمحن والشدائد وھو

قربهم من ربهم فارغين عن العلائق البشرية والوساوس النفسانية والهوجس الشيطانية فزيارتهم في ذالك الوقت تهيئة لهم وتعرضهم لما يتجدد لهم من نزول الرحمة وحصول زيادة القرب عن ربهم فهي اذن مستحبة ان سلمت من محرم ومكروه ترجمہ کہے مشائخ اور علمانے چاہیے زیارت کرنیوالیکو کہ رعایت کرے وقت وصال کو ولی کے خصوصًا روز عرس مین پس تحقیق کہ اوس روزکو تاثیر بلیغ ہے اور تحقیق وہ لوگ پاتے ہین اوسوقت کی زیارت مین فوائد باطنیہ اور برکات اور کرامات ظاہرہ اکثر اوس سے جو حال حیات مین اونکے پاتے تھے اور اوسی سبب سے کہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی تریاک مجرب ہے اور شیخ ابو عبداللہ نوری کہتے ہین کہ جسوقت کہ رحمت الٰہی وقت ذکر اولیا اللہ کے نازل ہوتی ہے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ مقامات اجتماع اونکے اور حاضر ہونے اونکے پاس حق تعالی کے اور روز نکلنے اونکے اس دار فانیہ سے جو بھرا ہوا ہے محنتوں اور تکلیفوں سے وہ قرب اون لوگون کا پروردگار سے اپنے اوس حالت مین کہ وہ خالی ہین علائق بشریہ سے اور وساوس نفسانیہ سے اور علائق شیطانیہ سے پس زیارت اونکی اوسوقت مین مہیا ہونا ہے اونکی خدمت مین اور پیش آنا ہے اوس چیز کو جو اونکے واسطے ہر آن نئی نئی شان کے نزول رحمت اور حصول زیادت قرب الٰہی سرفراز رہتا ہے پس وہ زیارت اس وقت مین مستحب ہے جسوقت کہ سلامت رہے حرام اور مکروہ سے انتہی ایضًا فیہ وفی تفسیر الدر تحت قولہ تعالی سلام

علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ٭ اخرج ابن المنذر و ابن
مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کان یاتی احدا کل عام ویسلم علی قبور
الشھداء ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ٭
واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراھیم قال کان النبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یاتی راس کل حول ویقول
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابوبکر و عمر
و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کانو یفعلون کذالک و
روی ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا کانت تاتی قبر حمزۃ ابن
المطلب رضی اللہ عنہ فی کل عام فتزوم انتہی ترجمہ
اور تفسیر در منثور میں تحت قول حق تعالیٰ کے سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی الدار کے مرقوم ہے روایت کئے گئے ابن منذر نے اور
نے ابن مردویہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آتے تھے شہداء احد کو ہر سال اور سلام کرتے اوپر
قبور شہداء کے اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے سبب صبر کرنے
تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور روایت کئے ہیں ابن جریر نے
محمد ابن ابراہیم سے کہے انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کہ آتے ہر سال کے شروع میں قبور شہداء احد پر اور کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے الخ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم
بھی ایسا ہی کرتے اور روایت کیا گیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر
سال میں قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر آتے اور مرمت قبر کی کرتے ایضاً فیہ

اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ماثبت بالسنتہ مین تحریر فرماے
فلہ فی ھذہ الروایت یکون عرسہ تاسع ربیع الآخر وھذا
ھو الذی ادرکنا سیدی الشیخ العارف الشیخ عبدالو
ھاب القادری الحنفی المکی خانہ قدس سرہ کان یتحافظ
فی یوم عرسہ رضی اللہ عنہ ھذا التاریخ اما اعتمادا
علی ھذہ الروایۃ او علی ماراٸ من شیخہ الکبیر علی
المتقی او من غیرہ او من المشایخ رحمۃ اللہ علیھم انتھی
ترجمہ کہا مین پس ساتھ اس روایت کے ہوتا ہے عرس شریف جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نوین ربیع الثانی کو اور یہہ وہی ہے کہ
ہم نے شیخ عارف شیخ عبد الوہاب حنفی کو جسپر پاے ہین کہ وہ محافظت
عرس شریف حضرت کی اس تاریخ کو کیا کرتے یا اعتماد اوس روایت
پر یا اوسپر جو اُنہون نے اپنے شیخ کبیر علی متقی کو پایا اونکے سواے
اور مشایخین کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہم ایضًا فیہا در مخزن مین مسطور
ہے حضرت سید محمد بندہ نواز قدس سرہ بروح قطب عالم خواجہ نصیر
الدین قدس سرہ در شب ہزدہم رمضان المبارک بسیار تصدق
کردے واطعام فقرا و مساکین نمودے انتہی ایضًا فیہا در خزانہ
جلالیہ مین جو ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ ہے مذکور
ہے یکے از شرایط صدق ارادت اینست کہ بروح کسے کہ اطعام
کند باید کہ در وقت لطیف کہ آن بزرگوار رحلت کردہ بفقرا اطعام نماید
اور مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ انتباہ فی سلاسل او
لیا اللہ مین تحریر فرمایا اخبرنی سیدی الوالد قال

كنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فلم یفتح لی فی سنة من السنین شیٔ اصنع
بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس
فرایتہ صلی اللہ علیہ وسلم و بین یدیہ ھذا الحمص
ترجمہ خبر دئیے مجھے میرے والد نے اور کھے کہ مین ایام مین
تولد شریف حضرت کے تیاری کھانیکی کیا کرتا بطریق ہدیہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس ایک سال مجھے کچھہ میسر نہ آیا کہ مین کچھہ اوس سے
تیاری طعام کرون پس نہین پایا مین مگر نخود بریان پھر مین نے اوس
نخود بریان کو تقسیم لوگو نمین کیا پھر دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
روبرو حضرت کے وہ نخود بریان تھے انتہی اس سے یہہ معلوم ہوا کہ وہ نخود
بریان ھی حضرت کے جناب مین مقبول ہوے اور مقبولیت علامت
اور آثار خلوص عقیدت اور صفائی محبت ہے ایضًا فیہ اور مولانا موصوف
نے ہمعات مین تحریر کیا اینجاست حفظ اعراس مشایخ و مواظبت زیارت
قبر ایشان والتزام فاتحہ خواندن وصدقہ دادن براے ایشان واغتنا
تمام کردن بہ تعظیم آثار و اولاد منتسبان ایشان انتہی ایضًا فیہ مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب اپنے فتوے مین تحریر کیا در تمام سال دو مجلس در خانہ
فقیر منعقد میشود ذکر مجلس مولود شریف و ذکر شہادت حسنین رضی اللہ
عنہما اول کہ مردم روز عاشورا یا یکد و روز پیش ازین قریب چہار صد
یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس و زیادہ ازان فراہم مے آیند و درود
میخوانند بعد ازانکہ فقیر مے آید مے نشیند و ذکر فضائل حسنین کہ در حدیث
شریف وارد شدہ در میان مے آید و آنچہ اخبار شہادت این بزرگان

وتفصیل بعض حالات وبد مآل قاتل ایشان وارد شدہ نیز بیان کردہ میشود ودرین ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مردم یعنی جن وپری کہ حضرت ام سلمہ ودیگر صحابہ رضی اللہ عنہم شنیدہ اند نیز مذکور مے شود وخوابہائے متوحش کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ودیگر صحابہ دیدہ اند ودلالت بر فرط اندوہ بروح مبارک حضرت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے کنند مذکور میشود وبعد ازان ختم قرآن وپنج آیت بر ماحضر فاتحہ نمودہ مے آید اگر شخصی خوش الحان سلام مے خواند یا مرثیہ شروع کند اکثر حضار مجلس واین فقیر را ہم رقت وبکا لاحق میشود اینست قدریکہ بعمل می آید پس اگر این چیزہا نزد فقیر بہمین وضع کہ مذکور شد جایز نمے بود اقدام بران اصلا نمی کرد باقی مجلس مولود شریف پس حال این اینست کہ بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول ہمین کہ موافق معمول سابق فراہم شوند ودر خواندن درود مشغول گشتند وفقیر می آید اولا بعضی از احادیث فضایل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکور می شود وبعد ازان ذکر ولادت باسعادت وبندے از حال رضاعت وحلیہ شریف وبعضی از آثار کہ درین آوان بظہور آمدہ بمعرض بیان مے آید بعد ازان بر ماحضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آن بحاضرین مے شود انتہی اور یہی مولانائے موصوف نے تفسیر عزیزی میں تحت ولیال عشر کے لکھا وہ یہہ ہے اول محرم است کہ ایام کربت وغربت شہداء است وثواب بیحساب صبر ورنجے کہ در راہ خدا کشیدہ اند بہ ارواح مقدس آنہا دران دہ ایام نازل مے شود انتہی اور مولانا رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبد العزیز نے بھی جواز پر فتوی دیا ہے چنانچہ سوال وجواب یہہ ہے سوال بر سر قبر بزرگے در سال

جمع آمدن وآنرا روز وفات وعرس قرار دادن باوجودیکہ زمان امر سیال غیر قار است چہ حکم دارد **جواب** اگرچہ زمان غیر قار وسیال است اما آنچہ باو تقدیر کردہ میشود زمانہ از شب وروز وماہ وسال اینہارا شرعاً وعرفاً دورہ مقرر است چون دورہ تمام میشود باز از سر نو شروع میشود وبہمین حساب رمضان بشہر صوم وذیحجہ بشہر حج وہمچنین شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد با نظیر او دادہ میشود چنانچہ در حدیث وارد است کہ یہود عرض کردند درجناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حق تعالی نجات موسی علیہ السلام وغرق فرعون درین روز عاشورا کردہ است براے شکرانہ روزہ میکردیم جناب رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا وامر الناس بصیامہ ونیز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ را وصیت کردند بصوم یوم دوشنبہ وفرمودند فیہ ولدت وفیہ انزل علی وفیہ ھاجرت وفیہ اموت بنابرین یاد کردن آن تاریخ وان ماہ رسم افتادہ وچون مردمان ازین جہان بمحافظت این رسم گذشتہ اند ایشان را انتظار رسوی ولد یا کسے دیگر اقارب خود میباشد پس رفع انتظار ایشان فایدہ ایست معتد یہ وبعہ علامات ومکاشفہ دریافت شد کہ درچنین روز اجتماع ارواح ہود وستان درعالم برزخ ہم میشود پس امداد بدعا وختم وطعام بدعتی است مباح ووجہ قبیح ندارد انتہی پس جبکہ تعیین تاریخ کا جواز علماء دین کی تصریح سے مبین ہوچکا اب ہم لکھتے ہین کہ تعیین مذکور سنت سے مخالف نہین بلکہ موافق سنت ہے دیکھو نجات موسی

علیہ السلام اور غرق فرعون کے باعث عاشورا کی تعیین ہوئی اور اوس روز کا صوم اولا فرض ہوا بعد ازان صوم رمضان کی فرضیت سے اوسکی فرضیت منسوخ ہوئی اور استحباب اوسکا باقی رہا اور ولادت اور بعثت کے باعث سے دوشنبہ کی تعیین ہوئی اور اوسکا روزہ مسنون ہوا اور آدم علیہ السلام کی پیدائش اور وفات وغیرہ کے باعث سے جمعہ کی تعیین ہوئی چنانچہ یہہ سب امورات احادیث صحیحہ سے ثابت ہین پس اس سے ثابت ہوا کہ زمانہین معظم امور ہونیکے باعث وہ زمانہ اور اوسکے نظیر متشرف ہوتے ہین ملا علی قاری نے شرح مشکات مین تحت حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی واہ مسلم کے لکھا ہے فی الحدیث دلالت علی ان الزمان قد یتشرف بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی ترجمہ یہ حدیث کے دلالت ہے اس بات پر کہ زمانہ کبھی بزرگی پاتا ہے بسبب اوسکے جو چیز کہ اوسمین واقع ہوتے ہین اور ایسا ہی مکان بھی پس ربیع الاول وغیرہ کے تعیین کا جواز بھی اوسمین واقع ہوا اسو امور معظمہ کے باعث ثابت ہوتا ہے چنانچہ علماء اعلام جیسے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ المحدثین حافظ جلال الدین السیوطی وغیرہ نے جو رتبہ اجتہاد فی المذہب کا رکہتے تھے احادیث صحیحہ سے اوسکا استحباب استنباط کیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے حدیث عاشورا کو ذکر کرکے فرمایا فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذالک فی نظیر ذالک الیوم من کل سنۃ

وای نعمۃ اعظم من نعمۃ مرور هذا النبی نبی الرحمۃ فی ذالک
الیوم صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی اسکو ابن حجر مکی نے نعمۃ الکبری
علی العالم مین نقل کیا ہے ترجمہ پس فایدہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے
فضیلت شکر حق تعالی کی ساتھ انواع عبادات کے اوپر اوس چیز کے
جو احسان کیا اوسکے ساتھ حق تعالی نے روز معین مین احسان یا دفع بلا
سے اور اعادہ کیا جاتا ہے بیچ مثل اوس روز کے ہر سال سے
اور کونسی نعمت بزرگ تر ہے اوس نعمت سے کہ زیارت اس نبی
کی جو نبی الرحمۃ ہین کیا جاوے صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہی معہذا سال لاشہ
کی تعیین پر خود حدیث شریف صراحتہ وارد ہے سید السمہودی
نے وفاء الوفا مین تحریر کیا روی ابن شیبۃ عن عباد
بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان
یاتی قبور الشہداء باحد علی راس کل حول فیقول سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وقال وجاءہم ابوبکر ثم
عثمان رضی اللہ عنہم فلما قدم معاویۃ ابن ابی سفیان
رضی اللہ عنہما حاجا جاءہم قال وکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وجہ الشعب قال سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی العاملین انتہی ترجمہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عباد
بن ابی صالح سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر
سال مین قبور شہداء احد کے پاس آتے اور فرماتے سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور
کہے کہ آئے قبور شہداء احد کے پاس ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہم

پس جسوقت کہ معاویہ ابن ابی سفیان واسطے حج کی آئے قبور شہدا
احد کے نزدیک آئے اور کہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کہ فرماتے جسوقت کہ متوجہ ہوتے شعب احد کے جانب
سلام ہے اوپر تمھارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے ثواب
عمل کرنیوالونکا انتہی رد المحتار مین شرح لباب المناسک سے نقل
کیا ہے ویستحب ان یزور شہداء احد لما روی ابن ابی
شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاتی قبور
الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ترجمہ اور مستحب ہے زیارت شہداء احد
کے واسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تھے کہ آتے قبور شہدا اوپر ہر سال پھر کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت انتہی اور
ابن حجر مکی نے حسن التوسل مین شہداء احد کی زیارت کو جاوین
تو وہی دعا پڑھنا کرکے استدلال کیا ہے پس یہہ حدیث متعدد طرق سے
وارد ہونا اور حنفیہ اور شافعیہ اس سے استدلال کرنا اس حدیث
کی صحت پر دلیل قوی ہے اور اوسمین سالانہ پر تصریح ہے پھر جب
سالانہ کی تعیین صحیح حدیث سے ثابت ہوئی تو اوسکا انکار محض لغو
ہے فافہم ولا تکن من الممترین فتح الحق کے مضامین
یہان تمام ہوئے شاہ محی الدین ویلوری نے فصل الخطاب مین
لکھے ہین کہ یہہ حدیث یعنے یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول کتاب
ابن جبیر مین موجود ہے اور چونکہ کتاب ابن جبیر مین سب قسم کے

حدیثین موجود ہین اور کتاب مذکور صحاح ستہ سے بھی ہین اسواسطے
اس حدیث کو اکثر علما ضعیف کہتے ہین پھر بعد چند سطور کے شاہصاحب
موصوف لکھتے ہین کہ اکثر علما حدیث ابن جبیر را ضعیف گفتہ اند و
حدیث ضعیف در فضایل اعمال معتبر است کما فی شرح سفر السعادة
و در المختار بنا بران محبوب الٰہی شیخ نظام الدین بداونی و قدوة
الاولیا شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی و زبدۃ العرفا خواجہ بندہ نواز
سید محمد گیسو دراز و ولی کامل مکمل شیخ بہاو الدین ذکریا و دیگر اولیا
و علما این بلاد و اکثر دیار برائے اداے حقوق ابا و اجداد و شیخ
و اوستاد اہتمام بر فواتح و اعراس داشتہ اند قدس اسرارہم انتہی
سوط الرحمن علی قرن الشیطان ہین مسطور ہے مولوی رفیع
الدین نے رسالہ نذور قرات اولیا ہین لکھا ہے قسم دیگر آنکہ حاکم یا
زمیندار برائے صلہ و بر بارواح میت و بہ نیت خوشنودی در رضاہا
بہ یکے علی التعیین بدہد و یا بطریق ہدیہ سالانہ و فصلانہ بنام آن فقرا
سازد و این قسم نیز جایز است بنا بر عمل بر آنکہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم از طعام و لحم نزد صدایق حضرت خدیجۃ الکبرا رضی اللہ عنہا
مے فرستادند انتہی ایضا فیہ مولانا عبد اللہ گجراتی کہ از اعاظم علما
و صلحا و وقت خود و معاصر شیخ عبد الحق دہلوی اند در وصیت نامہ
خود نوشتہ تقیدات و تخصیصات در اوضاع و تراکیب ماکولات
و تعینات و مقررات تفاتحہ ہاے بزرگان از اتفاق و رسوم صالحہ
است چرا کہ معمول مشایخ کرام و اولیاء عظام است کسانیکہ کمال
ظاہری و باطنی ایشان متفق کافہ اسلام است مقیدبران بودہ

اند و حکم کرده اند بلکه بعضے از تراکیب کذائیه مشهوره که فاتحه دینا از
فلان بزرگ باین طور و براین چیز باید در رسایل وا وراد اکابر هم
بنظر آمده مثل ترکیب توشه اصحاب کهف وغیره که اصل لم معلوم نیست
فاماقول بر ان مناسب است که داخل تجربیات در رقی که این قسم تخصیصات
بطریق صحیحه مرویست و فرقے نیست میان آن و این در ظهور برکات و انار
درین تخصیصات از یقینیات است مثل تجربیات در تفسیر عزیزی در خواص
سوره بقره نوشته که از خواص مجربه این سوره است که در هنگام برآمدن
آبله ها ے اطفال که آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشته ناشکسته این سوره
را بتجوید و ترتیل بحضور طفلی که خوانده دم کند و طفل هم ناشتا ناشکسته باشد
بفضل الٰهی آن طفل را دران سال چیچک نه براید اگر براید سهل و آسان
گردد و آسیبے باو نه رسد لیکن شرط آنست که وقت شروع قرأت
آن دو نیم پاو برنج با شکر و جغرات بقدر حاجت مستحقے را در همان مجلس
بخورانند و بغیر زاید غذا ندهد آن مستحق بحضوری قاری و طفل ندبور بخورد

سیف الجبار مین قول عبد الوهاب نجدیکا اور جواب علماء مکه
جو اوسکے رد مین باب نیازات مین ہے تحریر کیا جاتا ہے قال النجدی

قال الله تعالیٰ وقالوا هٰذه انعام وحرث حجر لا یطعمها الا من نشاء
بزعمهم وانعام حرمت ظهورها وانعام لا یذکرون اسم الله
علیه افتراء علیه سیجزیهم بما کانوا یفترون هذا بیان ما
علیه الناس فی زماننا فانهم یخصصون الاٰکلین فی نذو
رهم وصدقاتهم ویحجرون بعضا کما لا یطعمون طعام الصد
قة للحسا دیغیرمن هو فی سلسلة ارادته ویخصصون نذر

يذبحه وما يجعلونه للعيد و من يخصصونه لاولاده ويجعلون
بعض الانعام لغير الله ويقولون هذا لمحمد وعلى وغيرهما
ولا يذكرون اسم الله عليها ويقولون هو لله ترجمہ کہا
نجدی نے کہا حق تعالیٰ اور کہتے وہ لوگ کہ یہہ چار پائے ہین اور زراعت
کہ ممنوع ہے اوسکا کہانا عام لوگونکو نہین کہلاوینگے اوسکو مگر اون
لوگون کو کہ چاہین اپنے زعم مین اور چار پائے ہین کہ حرام کئے گئے
پشتین اونکے اور چار پائے ہین کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
بہ باعث بناوٹ کے اللہ پر قریب ہے کہ جزا دیوینگے ہم اونکو بسبب بناوٹ
اونکے یہہ بیان ہے اوس حال کا جسپر لوگ ہین ہمارے زمانہ مین
پس وہ لوگ تخصیص کرتے ہین کہانے والونکی اپنے نذرونمین
روز صدقات مین اور منع کرتے ہین بعض کو جیسا کہ نہین کہلاتے
ہین طعام صدقہ حداد کا اور نہین دیتے ہین اونکو جو اونکے سلسلہ
ارادت مین شریک نہین اور تخصیص کرتے ہین اونکے مریدین کی
اور وہ صدقات جو کرتے ہین اوسکو واسطے عید وسکے تخصیص
کرتے ہین اونکی اولاد کو اور گردانتے ہین بعض چارپایون کو واسطے
غیر اللہ کے اور کہتے کہ یہہ واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علی
رضی اللہ عنہ اور غیر ہما کے ہے اور نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
اوسپر اور نہین کہتے ہین کہ یہہ واسطے اللہ کے ہے انتہی جواب
علماء مکہ قالوا ایہا الجاہل معنی الآیہ ان المشرکین قالوا لفقد
انشاۃ الی ما جعلوا لالہتہم انعام وحرث حجر ای حرام
لا تطعمہا الا من نشاء یعنی خدم الاوثان والرجال دون

النساء والنعام حرمت ظهورها یعنی البحایر وامثالها لایذکرون اسم الله علیها فی الذبح وانما یذکرون الهتهم افتراء علیہ بان الله امرهم بذلک سیجزیهم بما کانو یفترون فکیف یکون بیان الحال من لم یعتقد الانبیاء والاولیاء الها ولم یجعل الانعام اولهتهم ولم یقولون ان الله حرمها ویذکرون اسم الله علیها فی الذبح اما تخصیص الاکلین فی النذور وفی الصدقات فباختیار الناذر والمتصدق والصدقہ للمیت تبلغہ وتنفعہ ولیس بہ فاکل حبیبہ ومنتسبیہ یکون سببا لمزید سرورہ فالتخصیص لهذا السبب اولغیرہ من غیر ان یقال انہ حکم الله تعالی لا یدخل فی حکم الایۃ الم تسمع ما قالت عایشہ رضی الله عنها ما غرت علی احد من نساء النبی صلی الله علیہ وسلم ما غرت علی خدیجۃ وما رایتها قط ولکن کان یکثر ذکرها وربما یذبح شاۃ ثم یقطعها اعضاء ویبعثها فی صدایق خدیجۃ اخرجہ الشیخان ترجمہ لکھے علماء مکہ نے کہ اسے جاہل معنی آیتہ کی یہ ہے کہ مشرکین نے کھیے اور اشارہ کئے طرف چارپاے اور زراعت کے کہ یہہ حرام ہین کہ نہ کھاویگا اوسکو مگر ہم جسکو چاہین یعنی خادم بت اور مرد لوگ سواے عورتون کے اور چارپاے ہین کہ حرام ہے سواری اونکے یعنی سانڈسے اور شل اونکے کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا اوسپر وقت ذبح مین بلکہ یاد کرتے اپنے بتونکو بسبب بناوٹ کے اللہ پر کہ اللہ تعالی ایسا حکم کیا پس قریب ہے کہ حق تعالی اونکو

بناوٹ کی اونکو جزا دیویگا پس کیسی ہوگی یہ آیتہ بیان اوس شخص کے
حال کی جسنے انبیا اور اولیا کو معبود نہین اعتقاد کیا اور نہین گردانا چا
پایے اور زراعت کو اپنے معبودان اور بتونکے واسطے اور نہین کہے
کہ حق تعالی اونکو حرام کیا اور یاد کرتے ہین نام اللہ کا وقت ذبح مین اوسپر
لیکن خاص کرنا کھانے والونکا نذورمین اور صدقات مین پس بسبب احتیاج
کرنے نذر کرنے والے اور صدقہ دینے والے کے ہے اور صدقہ واسطے
میت کے پہونچتا ہے اور اوسکو نفع دیتا ہے اور میت اوس صدقہ دینے
سے خوش ہوتا ہے پس کھانا دوست اور منتسب میت کا باعث زیادتی
خوشی اوسکی ہوتا ہے پس خاص کرنا اس سببسے یا بغیر اس سبب کے سواے
اس امر کے جو کہا جاوے کہ یہ حکم اللہ کا ہے نہین داخل ہوتا ہے حکم
آیتہ مین ایا نہین سنا تو نے جو کہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین
غیرت کی مین نے بیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسقدر کہ خدیجتہ
الکبری رضی اللہ عنہا پر مین غیرت کی اور حال آنکہ مین نے اونکو کبھی
نہین دیکھی ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اونکا ذکر کیا کرتے اور
بسا اوقات بکری ذبح کرتے پھر اوسکے اعضا الگ کرکے دوستان
خدیجتہ الکبری رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجتے روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے انتہی اس دیار مین جو طریقہ فاتحہ بزرگان دین کا
یہ جاری ہے کہ کھانا سامنے رکھکر فاتحہ اور سورے اور درود
پڑہتے ہین اس بات مین فرزند قاضی الاسلام قاضی الملک نے کتاب
فتح الحق مین لکھا ہے کھانا سامنے رکھکر قران شریف کے سورے
وغیرہ پڑہنا جایز ہے اوسمین شرعا کچہہ قباحت نہین شیخ شہاب الدین

سہروردی قدس سرہ نے **عوارف المعارف** مین لکہا ہے
وکان بعض الفقراء عند الاکل یشرع فی تلاوۃ سورۃ من القرآن
یحضر بذالک الوقت حتی تتنور اجزاء الطعام بانوار الذکر انتہی
ترجمہ اور تہے بعضے فقراء کہ وقت کہانیکے کوئی سورہ قرآن کا شروع
کرتے حاضر کرتے اپنے وقت کو اس سے تاکہ اجزاء طعام انوار
ذکر سے منور ہووین اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے فتوی مین
تحریر کیا ہے دوم ہیئۃ اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند وختم کلام اللہ
مے کنند وفاتحہ بر شیرنی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند
این معمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم وخلفاء راشدین نبود
اگر کسے این طور کند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فایدہ
احیاء واموات را حاصل می شود اور شاہ صاحب دوسرے فتوے
مین لکہتے ہین کہ بعد ازان ختم قرآن وپنج آیۃ خواندہ بر ما حضر ما شیرنی
خواندہ تقسیم بحاضرین مجلس می شود انتہی ثانیا ہم نصوص شرعیہ
سے کہانا سامنے رکہکر قرآن شریف کے سورہ وغیرہ پڑہنے کا جواز
ثابت کرتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے **در التنظیم فی فضا
یل قرآن العظیم** مین تحریر فرمایا ہے سورۃ قریش عن
قراء علی طعام یخاف منہ امن وکفی وجمع الکلبین ترجمہ
سورہ قریش کو جسنے اوس کہانے پر پڑہا کہ اوس سے اوسکو
خوف ہے امن پاویگا اور کفایت کریگا در دگردہ کو امام نووی نے
اذکار مین تحریر فرمایا ہے روینا عن کتاب ابن السنی عن
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الطعام اذا قرب الیہ اللھم
بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار انتہی ترجمہ یعنے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وقت طعام کے جبکہ حضرت کے نزدیک
آتا اسے حق تعالی ہمارے واسطے برکت دے اور نگہ رکھ ہمکو
عذاب آتش سے اور شیخ شہاب الدین احمد الشرجی الحنفی نے کتاب
مائۃ الفواید مین تحریر کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قال عند اول الطعام اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا
عذاب النار لم یضرہ ذاک ولو کان فیہ انتہی ترجمہ یعنے فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے کہا نزدیک اول طعام کے اللھم بارک
لنا الخ تو نہین ضرر دیگا اور برکت دئیے جاویگی اوسکو اور شیخ شہاب
الدین سہروردی نے عوارف المعارف مین تحریر کیا ہے
ومما یذھب داء الطعام المغیر لمزاج القلب ان یدعو فی
اول الطعام ویسئل اللہ ان یجعلہ عونا علی الطاعۃ ترجمہ
اور منجملہ اوس سے جو لیجاتی ہے بیماریکو طعام کے یہ ہے کہ دعا کرے
اول طعام مین اور سوال کرے اللہ تعالی کے پاس کہ گردانے اوسکو
مددگار طاعت پر اور قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے
روی البخاری فی تاریخ عن عبد اللہ بن مسعود من
قال حین یوضع الطعام بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض
وفی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمۃ وشفاء لم
یضرہ ما کان انتہی ترجمہ روایت کیا امام بخاری نے اپنی تاریخ
مین عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جسنے کہے

جسوقت کہ رکھا جاوے طعام بسم اللہ خیر الاسماء الخ اوسکو وہ طعام ضرر
نہین دیگا غور کرو کہ طعام پر سورہ پڑہنا اور اوسکا ثواب ارواح کو پہنچنے
کے لئے دعا کرنا بھی جایز ہوا اوسکا انکار غیر مسموع ہے معہذا حدیث
شریف مین وارد ہوا کل امر ذی بال لم یبدء بالحمد للہ فھو اقطع
ترجمہ جو امر کہ شان دار ہو اور ابتدا اوسکی اللہ کے حمد سے نکیا جا
وے پس وہ مقطوع البرکت ہے امام نووی وغیرہ ائمہ نے اس
سے استدلال کر کے ہر امر مہم کی ابتدا مین حمد کرنا سنت ہونے پر
تصریح کئے ہین پس ہم کہتے ہین کہ کھانیکا ثواب ایصال ارواح کرنا بھی
اسمین داخل ہے اور اوسکی ابتدا مین حمد کرنا بھی مندوب ہے اور
سبب برکت کا ہے تو ابتدا سورہ فاتحہ سے کرنا جو وہ بھی حمد ہے
البتہ اولیٰ و اکمل ہے اور اوسمین جب فقدان شرط نہین تو کھانا سامنے
رکھنے مین بھی مجذور نہین پس امر مسنون کی عموم جو افراد کہ شامل تھے
ایک فرد خاص کو غیر جایز زعم کرنا باطل ہے فلا یعبأ بہ انتہی
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ اپنے فتوی مین تحریر
فرماتے ہین طعامیکہ بر ان نیاز حضرت امامین علیہ السلام می نمایند
و بران فاتحہ و درود خوانند متبرک است و خوردن بسیار خوب است
اور مولوی اسحاق دہلوی بھی اپنے فتوی مین لکھا ہے طعامیکہ بران
نیاز حضرت امامین علیہما السلام می نمایند و بران فاتحہ و قل و درود
میخوانند متبرک میشود و خوردن آن خوب است انتہی مضمون فتح الحق
سیف الجبار مین لکھا ہے اور بھی مولوی رفیع الدینصاحب
سے استفتا اس باب مین ہے سوال تخصیص ماکولات در فاتحہ

بزرگان مثل کھچڑا ور فاتحہ امام حسین رضی اللہ عنہ و توشہ در فاتحہ
شیخ عبدالحق و غیر ذالک چہ حکم دارد جواب فاتحہ و طعام کہ
بے شبہ از مستحسنات است و تخصیص کہ فعل مخصص است باختیار او وعدا
کہ باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف و عادت
است کہ بمصالحہ خاصہ و مناسبتے خفیہ ابتدا بظہور آمدہ رفتہ رفتہ
شیوع یافتہ در حق کھچڑہ صاحب در مختار و صاحب قنیہ و دیگر
فقہا تصریح نمودہ اند و تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذبح
جانور و تقسیم گوشت آن بصدایق خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کہ
بطریق صحیح ثابت است واللہ اعلم بالصواب انتہی کتاب
انوار الرحمٰن لتنویر الجنان مین تحریر ہے در کتاب اوجیندی
ملا علی قاری کہ محدث معتبر است مرویست قال کان یوم الثالث
عن وفات ابراھیم بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء ابو
ذر عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ تمر یابسۃ ولبن
الناقۃ وخبز الشعیر فوضعہا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقرء الفاتحہ مرۃ وسورۃ الاخلاص ثلاث مرۃ وقرء اللھم
صل علی محمد انت لہا اھل وھو لہا اھل فرفع یدیہ ومسح
وجہہ فامر ابا ذر ان یقسمہا وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ثواب ھذہ الاطعمۃ لابنی ابراھیم ترجمہ تیسرے
روز وفات ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین خرماے خشک اور شیر و نان جو حاضر کیے

اور اوسکو حضرت کے نزدیک رکھ دیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص پڑھکر یہہ صیغہ درود
کا پڑھے اللھم صل علی محمد انت لھا اھل الخ پھر حضرت نے دست
شریف اپنے بلند فرمائے اور اوسکو اپنے چہرہ شریف پر ملے اور
حکم فرمائے کہ جو کچھ اوسمین ہے اوسکو لوگونمین تقسیم کر دین اور فرمایا
یا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ثواب اس طعام کا واسطے
میرے فرزند ابراہیم کے ہے ایضاً انوار الرحمن مین تحریر ہے
اتیجہ می گوید کہ اموات لیاقت تملک ندارند تا چیزے نذور و صدقات
بگیرند این صفہا اینقدر تامل نمی کنند کہ حق تعالی محتاج نذور و زکوات
و صدقات است کہ برائے خود خمس و نذور و صدقات و کفارات
مقرر ساختہ مقصود ازان غربا پروری و فقیر نوازیست و ہمچنین انبیا
داولیا درا نظر بر نفع رسانی خلایق است نہ فایدہ ذاتی خود پس چونکہ
دران نفع فقراد و مساکین است و خدا و رسول خدا آن را جاری
کردہ باشند گمان شرک دران شومی نفس نافہمان است انتہی یہہ
کلام مولانا کا مشعر بہ سر دقیق و مشعر بہ ثمرہ لطیف ہے یعنے اولیاء اللہ
کو جیسا اور غنا مثل اپنے فریق نجدیہ و ہابیہ کے جانتے ہین اور یہہ نہین
سمجھتے کہ وہ لوگ ہین کہ ذاتاً اور صفاتاً فانی بذات حق و صفات حق ہین
اور متخلق باخلاق الٰہیہ ہو گئے ہین نہ حیات اون لوگونکی مثل حیات
ہمارے ہے نہ ممات اونکی مثل ممات ہمارے ہے حالت ممات
بھی وہ لوگ زندہ ہین بلکہ اونکو حالت حیوات سے بھی قدرت
عالم برزخ مین زاید حاصل ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب

حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں فاذا مات انقطعت العلاقات
ورجع الی مزاجہ فیلتحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہامہم
ویسعی فیما یسعون وربما اشتغل ہؤلاء باعلاء کلمۃ اللہ
ونصر حزب اللہ وربما کان لہم لمۃ خیر بابن آدم وربما
اشتہی بعضہم الصورۃ جسدیۃ اشتہاقا ناشیا من اصل
جبلۃ ففرغ ذالک بابا من المثال واختلفت بہ قوت مذ
بالنسمۃ الہوائیۃ وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق
بعضہم الی مطعوم فامد فیما اشتہی قضاء لشوقہا ترجمہ
پس جسوقت کہ آدمی مرتا ہے علاقات اوسکے منقطع ہوتے ہیں
اور رجوع اپنے مزاج اصلی کے جانب کرکے فرشتونکے ساتھ
ملجاتا ہے اور اونمین سے ہوجاتا ہے اور مثل فرشتونکے اوسکو الہام
ہوتا اور بھی مثل فرشتونکے سعی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہیں وہ
لوگ واسطے بلند کرنے کلمہ حق تعالی کے اور مدد کرتے گروہ خدا کے
اور کبھی اونکو قصد نیکی پہنچانیکا ہوتا ہے ابن آدم کو اور کبھی بعض اونمیں
سے شوق شکل جسدیہ کے جانب کرتا ہے کہ یہ شوق اوسکا اصل
طبیعت سے اوسکے پیدا ہے پس یہ شوق اونکا دروازہ عالم مثال کا
کھولتا ہے اور اوسکی قوت روح ہوائی کی ملکر مثل جسد نورانی کے
ہوتا ہے اور کبھی بعض اونمین سے شوق طعام کے جانب کرتے
ہین پس اونکو جس چیز کے جانب رغبت ہے امداد ہوتی ہے اگر
اوسی کتاب مین تحریر ہے واذا مات الانسان کان للنسمۃ نشاۃ
اخری فیغشی فیض الروح الالہی فیہا قوت فیما بقی من الحس

المشترک تکفی کفایتہ السمع والبصر والکلام بمدد من عالم المثال
ترجمہ اور جسوقت کہ انسان مرتا ہے اوسکی جانکے واسطے دوسری
پیدائش ہوتی ہے پس فیض روح الہی اوسمین قوت پیدا کرتی ہے جو
کہ حس مشترک کفایتہ سماعت اور بصارت اور کلام کو ساتھ مدد عالم مثال
کے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین لکھا ہے در روایت
آمدہ است کہ نبی را برا عمال امتیان خود مطلع می سازند کہ فلان امروز
چنین می کند و فلان چنان تا روز قیامت ادای شہادت تواند کرد حال
ارواح در عالم قبر مثل حال ملایکہ است کہ بتوسط شکل و بدنی کار میکنند
و مصدر افعال حیوانی و نفسانی میگردند بے آنکہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ
باشند کذا فی سیف الجبار بعضے کتب احوال اولیاء اللہ مین تحریر ہے کہ چار
اولیاء اللہ اپنے قبور مین مثل تصرف احیاء کرتے ہین اونمین سے ایک حضرت
محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت
معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز ہین اب وہ روایات ذکر کئے جاتے
ہین کہ لوگون نے صاحبین کو اپنے قبور مین بچشم خود زندہ دیکھے ہین کتاب
بشری الکئب بلقاء الحبیب مین تحریر ہے اخرج الترمذی وحسنہ
الحاکم والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال ضرب
بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباءہ علی قبر وہو
لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ الملک حتی ختمہا
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی المانعۃ ہی المنجیۃ تنجیہ من عذاب
القبر ترجمہ روایت کیا ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو حاکم نے

اور روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے انہون نے
کہ بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اپنا ایک قبر پر نصب کیا
اور انہون نے نہین جانا کہ وہ قبر ہے پس یکایک دیکھے انہون نے ایک
انسانکو کہ اوسمین سورہ ملک پڑہتا ہے یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پس حاضر
ہوے وہ صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دئیے
حضرت کو اس امر کی فرمائے حضرت نے کہ وہ سورہ منع کرنیوالا اور
نجات دینے والا ہے کہ نجات دیتا ہے اوسکو عذاب قبر سے واخرج
ابن منده عن طلحة عن عبد الله قال اردت مالي بالغابة فادركني
الليل فاتيت الى قبر عبد الله بن عمرو بن حرام فسمعت
قرائة من القران ما سمعت احسن منها فجئت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكرت ذالك له فقال ذالك عبد الله
الم تعلم ان الله قبض ارواحهم فجعلها في قناديل من زبرجد
وياقوت ثم علقها وسط الجنة فاذا كان الليل ردت
اليهم ارواحهم فلا يزال كذالك حتى اذا طلع الفجر ردت
ارواحهم الى مكانها التي كانت فيه ترجمہ روایت کیا ابن منده
نے طلحہ بن عبد اللہ سے کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا مین نے اپنے
مال کا جو مقام غابہ مین تھا پس پایا مجھے شب مین آیا مین نے طرف
قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے پس سنا مین نے قرائت قبر سے کہ
کبھی اوس سے بہتر قرأت نہین سنا تھا پس حاضر ہوا مین نزد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا مین حضرت سے اس کیفیت
کو فرمایے حضرت نے کہ یہ عبد اللہ ہے آیا نہین جانا تو نے کہ حق

تعالیٰ ارواح مومنین قبض کرکے اونکو قنادیل یاقوت اور زمرد مین رکھتا ہے پھر اوسکو درمیان جنت آویزان کرتا ہے پھر جسوقت کہ شب ہوتی ہے اونکی ارواح اونکے پاس پہیرے جاتی ہین پس سیطرح رہتے ہین پھر جبکہ فجر ہوتی ہے اونکے ارواح اوس جاے پر پہیرے جاتے ہین کہ جس جاے تھے واخرج ابونعیم فی الحلیہ عن ابراہیم بن الصمد المہدی قال حدثنی الذین کانوا یمرون بالحسیر بالاسمار قالوا اذا مررنا بحیال قبر ثابت البنانی سمعنا قراۃ القران ترجمہ روایت کیا ابونعیم نے حلیہ مین ابراہیم بن عبدالصمد المہدی سے کہا انہون نے کہ بیان کیا مجھے اون لوگون نے جو گذرتے تھے مقام حس مین قصہ کہتے ہوے کہ انہون نے کہا کہ جسوقت ہم مقابل ہین قبر ثابت بنانی کے گذرتے قرأت قران کو سنتے واخرج ابن مندہ عن سلمتہ بن شبیب قال سمعت ابا حامد الغفار وکان ثقۃ وریما قال دخلت یوم الجمعۃ المقبرۃ نصف النہار فما مررت القبرا الاسمعت منہ قراۃ القران ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے سلمہ ابن شبیب سے کہے اونہون نے کہ سنا مین نے ابوحامد قبر ساز سے اور تھا وہ شخص ثقہ اور بسا وقت کہا اوسنے کہ داخل ہوا مین نے روز جمعہ مقبرہ مین وقت نصف روز مین پس نہین گذرا مین اوپر کسی قبر کے مگر مین سنا اوس سے قرأت قران کو واخرج ابن مندہ عن عکرمتہ قال یعطی المومن المصحف یقرأ منہ ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عکرمہ سے کہا اونہون نے کہ دیا جاتا ہے مومن یعنے میت مومن مصحف کہ

پڑہتا ہے بیچ اوس کے واخرج ابن مندہ عن عاصم السقطی
قال حفرنا قبرا ببلخ فنفذ فی قبر فنظرت فاذا شیخ فی القبر متوجہ
الی القبلۃ وعلیہ ازار اخضر وحولہ فی حجرہ مصحفا یقراء فیہ
ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عاصم سقطی سے کہا انہون نے
کہ ہم ایک قبر کو کہودتے شہر بلخ مین پس سوراخ ہوا ایک پس دیکہا
مین نے پس یکایک ایک مرد ضعیف قبر مین متوجہ ہے جانب قبلہ کے
اور اوسکے جسم پر تہہ بند ہے اور اطراف مین اوسکے سبزی ہے
اور گودمین اوسکے قرآن ہے کہ پڑہتا ہے اوسمین واخرج
ابن مندہ عن ابی النصیری النیشاپوری الحفار وکان
صالحا ورعا قال حفرنا قبرا فانفتح فی القبر قبر آخر فنظرت فیہ
فاذا انا بشاب حسن الوجہ حسن الثیاب طیب الرائحۃ جالسا
متربعا وفی حجرہ کتاب مکتوب بخضرۃ احسن ما رأیت من الخطوط
فہو یقراء القرآن فنظر الشاب الی فقال اقامت القیمۃ قلت
لا فقال اعد المدرۃ الی موضعہا فاعدتہا الی موضعہا ترجمہ
ور روایت کیا ابن مندہ نے ابو نصیری نیشاپوری قبر ساز سے
اور تہا وہ شخص صالح صاحب ورع کہا اوسنے کہ کہودا مین نے
ایک قبر کو پس کشادہ ہوی اندر قبر کے قبر دوسری پس نظر کیا مین
نے اوسمین پس یکایک مین ملاقی ہوا ایک جوان خوبصورت
خوش لباس خوشبو سے بیٹہا ہوا چارزانو اور اوسکے گود مین
ایک کتاب لکہی ہوئی خط سبز سے کہ وہ بہترین خطوط کا تہا اور
وہ قران پڑہتا تہا پس نظر کیا جوان نے طرف میرے اور کہا

ابا قایم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین کہا اوسنے کہ اعادہ کر قبر کی
پوشش کو اپنے موضع پر و نقل السہیلی فی دلائل النبوت
عن بعض الصحابۃ انہ حفر فی مکان فانفتحت طاقۃ فاذا
شخص علی سریر و بین یدیہ مصحف یقرء فیہ وامامہ روضۃ
خضراء وذالک باحد وعلم انہ من الشہداء لانہ رای فی
صفحۃ جرحا اور ذکر ذالک ابن حبان فی تفسیرہ ترجمہ اور نقل
کیا سہیلی نے دلایل نبوت مین بعض صحابہ سے کہ انہون نے
ایک جا سے مین کہودا پس ایک طاق ظاہر ہوا پس یکایک ایک
شخص ایک تخت پر ہے اور روبرو اوسکے قران ہے کہ اوسمین
وہ پڑہتا ہے اور روبرو اوسکے باغ سبز ہے اور یہ ماجرا
مقام جبل احد مین ہوا اور معلوم ہوا کہ وہ مرد شہیدونسے ہین اسلیے
کہ اون صحابی نے اوسکے جسم پر زخم دیکہا اور لاے ہین
اس روایت کو ابن حبان نے اپنی تفسیر مین و حکی الیافعی فی
روضۃ الریاحین عن بعض الصالحین قال حفرت قبر الرجل
من العباد فبینما انا اسوی اللحد اذ سقطت لبنۃ من لحد قبر یلیہ
فنظرت فاذا شیخ جالس فی القبر علیہ ثیاب بیض وفی حجرہ مصحف
من ذہب مکتوب بالذہب وہو یقرء فیہ فرفع راسہ وقال اقامت القیامۃ
رحمک اللہ فقلت لا فقال رد اللبنۃ الی موضعہا عافاک اللہ
فرددتہا ترجمہ اور حکایت کیا امام یافعی نے روضۃ الریاحین
مین بعضے صالحین سے کہا انہون نے کہ کہودا مین قبر کو بعضے
عابدین کے پس درستگی مین لحد کو درست برابر کرتا تھا یکایک

ایک خشت اوسکے نزدیک کی قبر سے گری پس نظر کیا مین پس یکایک
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ وہ قبر مین بیٹھے ہین اور اونپر سفید لباس
ہے اور اونکے گود مین طلائی قرآن ہے اور خط بھی اوسکا طلائی
ہے اور وہ مرد ضعیف وسمین تلاوت کرتے ہین پس اونہون نے
اپنے سر کو میرے جانب بلند کیا اور کہا کہ آیا قیامت قایم ہوئی پس مینے
کہا کہ نہین پھر اونہون نے کہا کہ اینٹ کو اپنی جاے پر پھیر دے حق تعالی
تجھے عافیت دیوے پھر مین نے اوس خشت کو اپنی جاے پر پھیر دیا
وقال الیافعی ایضاً روینا عمن حفر القبور من الثقات انہ حفر فانشق
فیہ علی انسان علی سریر وبیدہ مصحف یقرء فیہ وتحتہ نہر
یجری فغشی علیہ واخرج من القبر ولم یدر ما اصابہ فلم
یفق الا فی الیوم الثالث ترجمہ اور کہا امام یافعی نے بھی روایت
کرتے ہم نے اوس سے جو وہ قبر کن ثقات سے ہے کہ اوسنے قبر
کہودا پس مطلع ہوا اوس قبر مین ایک انسان پر کہ وہ ایک تخت پر تھا
اور اوسکے ہاتھ مین کلام اللہ تھا اور نیچے ایک نہر جاری تھی پس اوسکو
غش اگیا اور اوسی غش کی حالت مین اوس شخص کو قبر سے باہر نکالا
پس افاقہ غش سے نہین پایا مگر روز سیوم واخرج ابو الحسین بن
الشہران فی فوائدہ بسندہ من طریق عطیۃ العوفی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قرء القرآن ثم مات قبل ان یستظہرہ اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ
ویلقی اللہ وقد استظہرہ ترجمہ روایت کیا ابو الحسین بن الشہران
نے اپنے فوائد مین ساتھ سند اپنے کے طریق سے عطیہ عوفی کے

وہ روایت کرتے ہین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہون نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نے کہ قرأت
قرآن شروع کیا پھر اوسکو موت آئی قبل اس امر کہ جو اوسکو یاد
کرے آتا ہے اوسکے نزدیک ایک فرشتہ کہ اوسکی قبر مین تعلیم
قرآن اوسکو کرتا ہے اور ملاقات کرتا ہے اللہ سے اوس حالت
مین کہ وہ قرآن کو یاد کیا ہوگا ۔ اخرج ابن ابی الدنیا وابن
مندۃ عن عطیۃ العوفی قال بلغنی ان العبد اذا لقی اللہ
ولم یتعلم کتاب علمہ اللہ تعالی فی قبرہ حتی یثیبہ اللہ علیہ
فی ھذا المعنی روایۃ عن ابن ابی الدنیا عن الحسن واخرج
عن یزید ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے
عطیۃ العوفی سے کہا انہون نے کہ پہنچی مجھی یہہ بات کہ تحقیق کہ بندہ
جسوقت کہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور سیکھا ہووے اوسکی کتاب
کو سیکھاویگا اوسکو حق تعالی اوسکی قبر مین یہان تک کہ حق تعالی
اوسکو اوسپر ثابت کریگا اسی معنی مین روایت ہے ابن ابی الدنیا
سے وہ روایت کرتے ہین حسن سے واخرج سعید بن منصور
عن علیۃ بنت حصبان بن ضیفی الغفار رضی اللہ عنہا صاحب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت اوصانی ابی ان اکفنہ فی
قمیص لہ فلما اصبحت من الغد من یوم دفناہ اذ نحن
بالقمیص الذی کفناہ علی المشجب یعنی کھونٹی فقال من عند اللہ
لباس حسن منہ ترجمہ روایت کیا سعید بن منصور نے
علیۃ دختر حصبان بن ضیفی الغفاری سے جو صحابی رسول اللہ صلعم

علیہ وآلہ وسلم سے کے ہین سکھے اونہون نے کہ میرے والد نے
وصیت کیا تھا کہ ایک قمیص مین سے مجھے کفن دیو کہا اونہون نے کہ
جب مین نے دوسری صبح کیا جو قمیص کہ اوسکو مینے اوسمین اونکو
کفن دیا تھا الگنی دیکھا یعنے اونکو حق تعالی کے نزدیک سے لباس
بہتر اوس سے عنایت ہوا الا ارواح علی اربعۃ اوجہ ارواح
الانبیاء تخرج من جسدھا وتصور مثل صورتھا مثل المشک
والکافور وتکون فی الجنۃ تاکل وتشرب وتنعم وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح الشھداء تخرج من
جسدھا وتکون فی اجواف طیر خضر فی الجنۃ وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقۃ تحت العرش وارواح عصاۃ المومنین
تکون بین السماء والارض فی الھوی وارواح المطیعین
بریاض الجنۃ لاتاکل ولا یتمتع ولکن ینظر فی الجنۃ واما ارواح
الکفار فھی فی سجین فی جوف طیر سود تحت الارض السابعۃ
وھی متعلقۃ باجسادھا فتعذب الارواح وتتالم الاجساد
منہ کالشمس فی السماء وحرھا فی الارض انتھی مضمون
کتاب بشری الکئیب بلقاء الحبیب ترجمہ ارواح چار وجہ پر
ہین ایک ارواح انبیاء علیہم السلام کے ہین کہ اپنے جسد سے
نکلتے ہین اور متصور ہوتے ہین مثل صورت اپنے مثل مشک اور
کافور کے اور رہتے جنت مین کھاتے ہین وپیتے ہین اور نعمت
جنت حاصل کرتے ہین اور جا رہتے ہین طرف قنادیل کے
زیر عرش اور دوسرے ارواح شہداء کے اپنے جسد سے

نکلتے ہین اور شکل مین پرندہاے سبز کے جنت مین رہتے ہین اور شب
کو طرف قنادیل کے زیر عرش معلق ہین قرار پکڑتے ہین اور ارواح
گنہگاران مومنین کے درمیان آسمان وزمین کے ہوا مین معلق رہتے
ہین اور تیسرے ارواح مومنین مطیعین کے جنت کے باغون مین رہتے
ہین مگر کھاتے نہین اور نہ نعمات جنت سے فایدہ حاصل کرتے ہین
لیکن جنت مین دیکھتے ہین اور لیکن ارواح کفار پس وہ مقام سجین دوزخ
مین شکم مین سیاہ پرندونکے رہتے ہین ساتوین زمین کے نیچے اور
وہ متعلق ہین اپنے جسدونسے پس عذاب پاتے ہین جسد اور درد
ناک ہوتے ہین جسد اوس سے مانند آفتاب کے جو وہ آسمان مین ہے
اور حرارت اوسکی زمین مین ہے یہان تک مضمون بشری الکئیب کا
تمام ہوا **فوایح المسکبہ فی تو المکیہ** مین تحریر ہے وقد ذکرہ علی
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ من اہل الحق ارباب الکشف
وشہود ثم انہ سبحانہ تعالی تجلی بنورہ الی ذالک الہباء و
یسمونہ اصحاب الافکار الہیولا الکل والعالم کل فیہ بالقوۃ والصلاحیۃ
فقبل منہ کل شئ فی ذالک الہباء علی حسب قوتہ واستعدادہ
فلم یکن اقرب الیہ قبولا فی ذالک الہباء الا حقیقۃ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فکان سید العالم باسرہ واول ظاہر
فی الوجود فکان وجودہ من ذالک النور الالہی ومن الہباء و
من حقیقتہ وعین العالم من تجلیہ واقرب الناس الیہ
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ واسرار الانبیاء والمرسلین
علیہم السلام ومن تابعہم من الاولیاء وعباد اللہ الصالحین

ترجمہ اور بہ تحقیق کہ ذکر فرمایا اوسکو علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے اور سوائے اونکے ارباب کشف اور شہود سے پہر تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی تجلی فرمایا ساتھ نور اپنے اس روشنی پر کہ نام اوس روشنی کا اصحاب افکار یعنے حکما دہیولا رکھے ہین کہ ہر شی اور عالم ہر مراد مین ساتھ استعداد اور صلاحیت کے ہین پس قبول کیا اوس عالم سے ہر شی نے بیچ اس روشنی کے موافق قوت اور استعداد اپنے پس نہین ہوا نزدیک تر قبول کرنیکا اس روشنی مین مگر حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہوئے حضرت سردار تمام عالم کے تمامہ اور پہلی ظاہر وجود مین پس ہوا وجود مبارک حضرت کا اس نور الہی سے اور اس روشنی سے پا گئی ذات اون عالم اور ذات حضرت کے اولاً اور ذات عالم کی ثانیاً تجلی سے حق تعالی کے ہے اور قریب تر لوگون کے طرف حضرت کے علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہین اور اسرار انبیا و اور مرسلین علیہم السلام اور جو لوگ کہ حضرت سے مناسبت رکہتے ہین صالحین سے اور اولیاء اللہ سے

پھر دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین ہے فظہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان لہ فی کل جزء من اجزاء الزمان حکم اجتمع فیہ نظہورہ فافہم ہذہ المعانی الغریبۃ والمعانی العجیبۃ انتہی ذکرنا ہا لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید ترجمہ پس ظاہر ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہے واسطے حضرت کے بیچ ہر جزو کے اجزا زمان سے حکم کہ جمع ہوئے حضرت اوسمین اپنے ظہور کے ساتھ پس سمجہ تو اس معانی غریبہ کو اور معانی عجیبہ کو کہ ذکر کئے ہم نے اوسکو اوس شخص کے لئے کہ اوسکے واسطے قلب سلیم

ہو یا ڈالا گیا سماعت کو کہ وہ حاضر تھا پھر ایک مقام پر اوسی کتاب مین
تحریر ہے اعلم ان اصل ارواحنا روح محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فھو اول الاباء روحًا و ادم اول الاباء جسدًا
ترجمہ جان تو یہ بات کہ تحقیق اصل ارواح کا ہمارے روح محمد ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس حضرت اول ہین سب باپ کے ازروی روح
کے اور آدم علیہ السلام اول ہین ازروی جسد کے روحی فداک
یا نبی اللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد روح ارواح والکائنات وسید المخلوقات
وعلی آلہ وصحبہ خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم لی حبیب
عربی مدنی قرشی کہ بود دردوغمش مایہ شادی وخوشی گرچہ صد مرحلہ
دروست زپیش نظرم وجہ فی نظری کل غدات وعشی قسم رازش
چہ کنم ادعربی من عجمی لاف مہرش چہ زنم او قرشی من جبشی بیصلحت
نیست مرا سیری ازان آب حیات صاعف اللہ بہ کل زمان عطشی
لذت بادہ وصلش زمن مست مپرس ذوق این می نہ چشی بہ خدا تا
نچشی جامی ارباب وفا خرہ عشقش نرود سر میادت گر ازین راہ
قدم بار کشی فصل سیوم بیان مین فوائد عرس سید الانام
و اولیاء اللہ الکرام کے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ و
اولیاء امتہ صلوٰۃ دائمۃ مکررت ما تکررت الدھور والا
یام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک وجاءک
فی ھذہ الحق وموعظۃ وذکری للمتقین ترجمہ

تفسیر آیت اور ہر ایک بیان کرتے ہین ہم آپکو اخبار سے رسولونکے
اوس چیز کو جو ثابت کرین ہم اوس سے قلب کو تمھارے اور آیا
تمھارے نزدیک اوسمین حق اور نصیحت واسطے متقیونکے پس مصداق
اس آیہ کریمہ کے جو روایات کہ فواید مولود اور عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور اعراس اولیا اللہ مین وارد ہین بیان کئے جاتے
ہین تاکہ اوس سے نفع عام ہووے اور ہر ایک شخص اس امر کثیر البرکت
کو بشوق دل اہتمام تمام رکھے تاکہ اوس سے منافع کونین اور سعادت
دارین حاصل کرین کتاب مطلع الانوار مین شیخ محمد ابن منیر سے لکھتے
ہین کہ کہے ابن جوزی نے کہ خواص قرأت مولود شریف سے یہ
ہے کہ وہ آمان ہے اوس سال مین اور خوشخبری جلا ہے اوسکے
واسطے حصول مقاصد اور مراد سے اور رجا ہے کہ اظہار تجمل اور زینت
ساتھ لباس فاخرہ کے کرے شب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین اسواسطے کہ یہ ذخیرہ ہے ہمارا آخرت مین اور کہے عبداللہ بن عیسی
انصاری نے کہ میرے ہمسایہ مین ایک عورت پارسا تھی اور اونکو
ایک فرزند صالح تھا مگر وہ عورت مفلس تھی کہ سوائے ایک دینار کے
اوسکے نزدیک کچھ نہ تھا اور وہ دینار دھاگہ کانت کر حاصل کی تھی
پس وہ عورت وفات پائی اور اوسکا فرزند کہتا تھا کہ یہ دینار میری
والدہ کی مزدوری سے پیدا کیا ہوا ہے قسم ہے خدا کی اوسکو
مین صرف نہین کرونگا مگر امور آخرت مین پس ایک روز اوسنے
کسی کام کو نکلا اور ایک قوم پر سے گذرا کہ وہ قرأت قرآن اور
قرأت مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ربیع الاول مین کرتے

تھے پس اونکے نزدیک وہ بیٹھا اور سماعت مولود کیا پھر سو رہا تو خواب
مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے اور ایک شخص نے پکارا فلان ابن فلان
ایک جماعت کا نام لیا اور اونکو جنت کیطرف لیگیا اور یہ جوان بھی اونکے
ہمراہ تھا پھر کہا منادی نے کہ حق تعالی نے تم مین سے ہر ایک شخص کے
واسطے جنت مین ایک ایک محل مقرر کیا پس یہ جوان بھی ایک محل مین
اونمین سے داخل ہوا کہ کبھی ایسا دیکھا نہ تہا اور حور عین اوسمین بہت
سے ہین اور اونکے دروازون پر خادمین ہین پھر اوسنے اور محلونکو
بھی دیکھا کہ وہ اس سے بھی بہتر ہین پس اوس جوان نے جب اون
محلونمین ارادہ داخل ہونیکا کیا تو اوس محل سے خدام نے کہا کہ محل
تیرے واسطے نہین ہے بلکہ یہ اوس شخص کے واسطے ہے
جو مولود شریف حضرت کا کیا ہے پھر اوس جوان نے صبح کیا اور صرف
کیا دس دینار کو مولود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین بسبب خوشی
اپنے خواب کے اور فقرا کو جمع کیا کہ وہ ذکر الہی اور قرات قرآن
اور قرائت مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے اور سب
جماعت پر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا پھر وہ لوگ بھی خوش ہوے
اور اوس جوان نے عہد کیا کہ اب سے مولود نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو کبھی ترک نکرونگا جب تک زندہ ہون پھر سو رہا پس دیکھا اپنی
والدہ کو کہ وہ نہایت باجمال ہے اور لباس جنت اوسکے جسم
مین ہے اور بوے خوش اوس سے آتی ہے پس اوس جوان
نے اوسکی دست بوسی کیا اور اوسکی والدہ نے اوسکے سر کو
بوسہ دیا اور کہا کہ اے میرے فرزند تجھے حق تعالی جزاے نیک عنایت

کرے تحقیق کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھے یہہ لباس دیا
اوس جوان نے کہا کہ یہہ بزرگی تجھے کہانسے آئی اوس عورت
نے کہا کہ اسواسطے کہ تونے مولود سید الاولین والآخرین کا کیا
اوس دینار سے کہ تجھی مجھسے میراث پہنچی تہی اور یہہ جزا ہے اوس
شخص کی جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم حضرت کی کیا
کذا فی ترغیب المشتاقین لبیان منظوقۃ السید البرز
نجی زین العابدین کہا مولانا ابو الخطاب نے اپنے رسالہ مین
جو مولود شریف کے باب مین ہے اور نام اوسکا تنویر رکہا ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنے
مکانمین حال ولادت شریف حضرت کا بیان کرتے تہے ایک قوم کے
روبرو پس وہ خوش ہوتے تہے اور حمد کرتے تہے پس یکایک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس شریف مین تشریف لائے
اور فرمایا کہ تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوی اور اوسی
کتاب مین ہے کہ روایت ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
اونہون نے کہا کہ مین نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے ہمراہ مکان ابی عامر انصاری مین آیا اور وہ حالات
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم کرتے تہے پہر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی نے
تمہارے واسطے اپنے دروازے رحمت کے کشادہ کیا
اور سب فرشتے تمہارے واسطے حق تعالی سے بخشایش چاہتے
ہین اور تمہارے یہہ کام سے تمکو نجات حاصل ہوی عبد الواحد

بن اسمعیل سے روایت ہے انہون نے کہا کہ شہر مصر مین ایک شخص
تہا کہ تقریب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا کرتا تہا اور اوسکے
ہمسایہ مین ایک یہودی تہا پس اپنی زوجہ سے کہا کہ کیا حال ہے ہمارے
ہمسایہ مسلم کا کہ وہ اس ماہ مین بہت سا مال خرچ کرتا ہے اوسکی زوجہ
نے کہی کہ اسواسطے یہہ مال خرچ کرتا ہے کہ اوسکا عقیدہ یہہ ہے
کہ نبی اوسکا اس ماہ مین تولد ہوے ہین پس ہمارا وہ ہمسایہ مسلم
واسطے خوشی اور بزرگی اپنے نبی کے یہہ مال خرچ کرتا ہے راو
کہتے ہین کہ یہہ بات سنکر وہ مرد یہودی چپ رہا پس دونون زن و
شوہر سورہے پس زوجہ یہودی نے دیکہا خواب مین کہ ایک مرد
جمیل صاحب مہابت اور عظمت مکانمین اوسکے ہمسایہ مسلم کے
تشریف فرما ہوے اور اطراف اونکے ایک جماعت اوسکے
اصحاب کی تہی کہ اونکی تعظیم اور تکریم کرتے تہے پس وہ یہودیہ
نے اونمین سے ایک صحابی سے پوچہی کہ یہہ مرد جمیل کون ہین
وہ کہے کہ یہہ اللہ کے رسول ہین کہ اس مکانمین اسواسطے تشریف
لانے ہین تا کہ صاحب مکان اور اونکے اہل سے ملاقات فرماوین
اسواسطے کہ وہ لوگ حضرتکے ولادت شریف کی خوشی کرتے ہین
پہر یہودیہ نے اون صحابی سے کہی آیا وہ کلام فرماوینگے جب
مین اونسے کچہہ کلام کرون صحابی کہے کہ ہان تو اگر کچہہ کلام آپ
سے کرے تو وہ بہی تجہسے بات کرینگے پہر یہودیہ حضرت کے
پاس حاضر ہوکر پکاری کہ یا محمد پس حضرت نے فرمایا جواب
مین اوسکے لبیک یہودیہ نے کہی کہ مجہسے شخص کا جواب آپ

لبیک فرماتے ہوا اور مین آپکے دین پر نہین ہون اور آپکے دشمنون مین
ہون پس فرمایا حضرت نے اوسکو اور قسم ہے اوس ذاتکی
کہ مجھے مبعوث بحق نبی کیا مین نے نہین جواب دیا تیرے پکارنیکا
مگر مین نے جان لیا کہ حق تعالی نے تجھے ہدایت اسلام کیا پس یہودیہ
نے کہی کہ آپ نبی کریم ہوا ور آپ خلق عظیم رکھتے ہو نقصان پایا
وہ شخص جسنے آپکی مخالفت امر کیا اور نامراد ہوا جسنے آپکا مرتبہ
نہین جانا دست شریف اپنا دراز کیجئے پس مین گواہی دیتی ہون
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور آپ اللہ کے رسول ہو پہر اللہ
سے عہد کی کہ جب مین صبح کرون جتنا میرا مال ہے سب اللہ کی
راہ مین خرچ کرونگی اور تقریب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کرونگی بسبب خوشی اسلام کے اور خوشی مین اوس
خوابکے جو اوسنے دیکہا جب وہ یہودیہ نے صبح کیا اپنے شوہر کو دیکہا
کہ وہ تیاری بڑی ضیافت کی کر رہا ہے اور وہ بڑے نیک کام
مین مصروف ہے پس وہ یہودیہ نے اس امر سے تعجب کیا اور کہی
کہ آج کیا حال ہے کہ مین تجھے بڑے اچھے کام مین دیکھ رہی ہون
پس اوسکے شوہر نے اوس سے کہا کہ یہ کام بسبب اوس مرد کے
کرتی ہون کہ جنکے ہاتھ پر مسلمان ہوی ہوی شب گذشتہ مین پس
وہ عورت نے اوس سے کہی کہ کون شخص نے تجھے یہ بہید ظاہر کیا اور
کون شخص نے تجھے یہہ امر اطلاع کیا پس اوسکے شوہر نے اوس سے
بیان کیا کہ مجھے اس امر مین اونہون نے مطلع فرمائے کہ جنکے
ہاتھ پر مین نے مسلمان ہوا تیرے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول

ہے بعض مشایخین کبار سے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین
دیکھا گیا کہ ایک شخص خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دسترخوان بچھا
ہے اور طرح طرح کے طعام لوگ وسپر لا کے رکہتے جاتے ہین اور
وقت رکہنے طعام کے ہر ہر شخص حضرت کی خدمت مین عرض کرتا ہے
کہ یہہ طعام فلان بن فلان آپکا امتی گذرانا ہے اور صحابہ کرام
اوسپر حاضر ہین اور حسب ارشاد حضرت کے یہہ شخص بہی اوس دسترخوان
پر حاضر ہے مگر حضرت ابہی تناول شروع نہین فرماے بلکہ منتظر ہین
ایک طعام حاضر ہونیکے تہوڑی دیر کے بعد دو روٹیان اور دال
ایک شخص نے حضرتکی خدمت شریف مین لاکر رکھا اور عرض کیا
کہ یہہ طعام فلان ابن فلان ساکن فلان شہر آپکے امتی نے گذرانا
ہے پس حضرت گویا اوسی طعام کے منتظر تہے وہ طعام آتے ہی
اوسی طعام سے شروع فرماے پس وہ مرد کہتے ہین کہ میرے
دلمین یہہ مقبولیت اوس طعام کی دیکھ کر نہایت تمنا ہوی کہ مین بہی
اوس طعام سے مشرف ہوتا اسواسطے کہ کیسے قسم قسم کے عمدہ عمدہ
طعام گذرانے گئے مگر حضرت اسقدر ملتفت نہین ہوے جسقدر مقبولیت
اوس دال روٹیکی ہوی پس حضرت نے میری یہہ تمنا دیکھ کر
اوسمین سے مجھے عنایت فرمائے پس اثر مقبول حضرت کا اوسمین
یہہ ظاہر ہوا کہ ایسا ذایقہ مین نے کسی اور طعام مین نہین پایا پس
اونہون نے جب صبح کیا اون مرد اور اونکے والد کا اور وطن
کا نام سنکر یاد رکہہ لئے تہے اونکی تلاش کے لئے اپنے وطن سے

سفر کئے یہان تک اونکے شہر مین جاکر اونکو تلاش کرکے اونسے ملاقات
کئے بعد گفتگوے بسیار کے اونسے استفسار حال کئے اور کہے کہ تم
جو طعام حضرت کی خدمین گذرانتے ہو وہ طعام سے مجہے بہی مشرف کرو
کہ مین اپنے وطن سے یہان تک محض اسیواسطے سفر کیا جب وہ مرد
نے اس بات کو سنے بہت روئے اور افسوس کئے کہ یہ بات
تمہین کیسی معلوم ہوی اور یہ سر مخفی تمپر کیسا افشا ہوا پہر کیفیت حال بیان
کئے کہ مین مزدوری بقدر کفاف ہر روز کی کیا کرتا ہون اور عادت
میری یہ ہے کہ جو کچہہ اپنی مزدوری سے پیدا کرتا ہون طعام طاہر
تیار کرکے اوسکے دو حصہ کرتا ہون ایک حصہ پر حضرت کی فاتحہ
گذرانکر فقیر کو دیتا ہون دوسرا حصہ مین کہاتا ہون خیر تمنے جب
وہ طعام چاہا ہے آج مین نے نیت صوم کرلیا اور اپنے حصہ سے
تمہاری ضیافت کرونگا پہر اونہون نے بوقت معمول بعادت معہود
طعام تیار کیا اور ایک حصہ پر اوسکے نیاز گذرانا اور مسکین کو دیا
اور دوسرا حصہ جو اپنے کہانیکا تہا اون صاحب کی ضیافت کیا پہر
وہ کہتے ہین کہ وہ طعام مین مین نے وہی لذت اور ذائقہ پایا جو
حضرت کے دسترخوان الوان نعمت پر مزہ تہا پہر اونہون نے فرمایا
کہ جو راز کہ فیما بین ہمارے اور حضرت کے تہا مکشوف ہوا اب ہماری
زندگی دنیا مین کام کی نہین تہوڑے عرصہ مین وہ رحلت فرماے
اور وہ صاحب نے اونکی نماز جنازہ اور کفن دفن کے بعد اپنے
وطن مین واپس ہوے در روایت عیسی بن عبد اللہ آمدہ درگفت
وقتی در مجلس حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ حاضر بودم او

را خبر کردند که از فلان قبر فریاد و ناله میت شنیده میشود و چند روز است که او را دفن کرده اند درباب الازخ شیخ فرمودند که او خرقه من پوشیده عرض کردند نمی دانیم گفت وقتی در مجلس ما آمده گفتند نمیدانیم گفت وقتی از طعام ما خورده گفتند نمیدانیم گفت وقتی پس ما نماز گذارده عرض کردند نمی دانیم فرمود مقصر او لی تر بزبان گاری و ساعتی سر در مراقبه کرده اثر هیبت و وقار در بشره مبارک ظاهر شد بعد ازان فرمود که ملایکه می گویند او وقتی روی مبارک تو دیده گمان نیک برد حق تعالی بسبب آن رحمت کرد و بعد ازان بر سر قبر او رسیدیم هیچ ناله و فریاد شنیده نشد صاحب مناقب گوید درویشی عارفی بطریق سیاحت سیر کنان بشهری رسید که نه آنجا حکومت حاکمی و فرمان سلطان بود بلکه تبلیغ رسالت نبوی مصطفوی صلی الله علیه وآله وسلم نرسیده بود و مردمان آنجا را رسم بود که در روز چارشنبه بر سر تالاب رفته غسل نموده در روز پنجشنبه در دیگی کلان که نزد آن تالاب نصب کرده بودند هر یکی بقدر میسر خود آرد گندم و شکر و روغن زرد دران دیگ جمع میـ نمودند بعد ازان دهن دیگ را بسته حلوا می پختند و همه مردمان آنجا گرد آمده قسمت میکردند چون آن درویش دران دیار این معامله معاینه کرد از یکی ازانها پرسید که پرستش بچه نوع است که شما میکنند او گفت پرستش نیست این روز کسی است که بعد از خدا از هیچ بزرگ نیست ما یان روز او را نگاه میداریم و بنام او حلوا میپزیم درویش گفت نام آن بزرگ چیست گفت نام او را یکی از کبار میداند و می خواهد گفت

درویش از و پرسید او گفت ما بغیر غسل نام آن بزرگ نمی گیریم چون
روز چهارشنبه غسل خواهیم نمود آنوقت اگر به پرسی خواهیم گفت که نام
او بسیار است چون روز چهارشنبه آمد آنها بر تالاب آمده غسل
کردند درویش از کبار آنها نام آن بزرگ استفسار نمود آنکس
کتاب خود را وا نموده خواند که وی بزرگ در بغداد شریف آسوده است
و مولدش گیلان است و لقب او محی الدین و نام او سید عبدالقادر
است و او را غوث الاعظم و قطب المدار و غوث الصمدانی و
محبوب سبحانی و غوث الثقلین نیز خطاب می کنند و گفت شخصی از منتسبان
آنجناب درین دیار وارد شده بود او فرموده اگر در روز پنجشنبه
این رسم نگهداری هرگز هیچ حاکمی و سلطان بر شما غالب نتواند آمد
و حکم رانی نتواند نمود از آنجهت تا این وقت پاس روز چارشنبه و
حفظ آداب آنحضرت از ما ترک نشده است و هم حکم هیچ حاکمی بر ما
نرسیده آن درویش متعجب گشته که بعثت پیغمبر صلی الله علیه و آله و
سلم درینجا نرسیده اما ولایت حضرت غوثیه محبوبیه درینجا محیط گشته
که یکی از همه معجزات نبوی است صلی الله علیه و آله و سلم آن راوی
گفته آن درویش با خود عهد نمود که تا من این همه مردم را مشرف
باسلام نسازم ازینجا نروم الغرض بان مردمان بگفت بعد از خدای
تعالی شخصی است که ازین هم بزرگ تر است بلکه این بزرگ را بزرگی
از وست گفتند آن کدام است درویش گفت خاتم الانبیاء و افضل
الرسل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم است که جد این
بزرگ و نبی آخر الزمان اوست بعد از آن آنگروه بحضرت سرور کائنات

خلاصه موجودات اشرف مخلوقات ایمان آوردند و از طریق محمدیه استفسار نمودند
پس کلمه توحید عرض نمودم و احکام اسلام بیان کردم همه کس به کلمهٔ
توحید تصدیق و اقرار کردند و بدین اسلام مشرف شدند روایت است
از دو شیخ یکے شیخ ابو عمر و عثمان صیرفنی دوم شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی که
گفتند وقتے ما پیش شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه بودیم در مدرسه
روز سه شنبه سوم از ماه صفر سنه خمس و خمسین و خمسمائه پس برخواست
شیخ رضی الله عنه و وضو کرد و دو رکعت نماز گذارد چون سلام نماز باز
داد یک نعره با هیبت بکند برآورد و قبقاب یعنی نعلین چوبین در هوا پرتاب
کرد چنانکه از نظر غائب شد باز نعره با هیبت زد و قبقاب دیگر را نیز در
هوا پرتاب کرد چنانکه انهم از نظر غائب شد بعد از ان شیخ به نشست و هیچکس را
مجال آن نشد که از شیخ به پرسد که این چه بود بعد از بست و سه روز قافله
از بلاد عجم بیامد و گفتند ما را نذرے از برای شیخ است شیخ فرمود که
بستانند از ایشان یکمن حریر تسلیم کردند و جامها از خز و مقدارے زر و
دو قبقاب شیخ گفت که این قبقاب بر شما از کجا است گفتند ما می رفتیم روز
سه شنبه سوم از ماه صفر ناگاه عرب بیرون آمدند با دو صد نفر ما را نهب
کردند و بعضے را بکشتند و تمام اموال را بغارت بردند و در یک وادی
فرود آمدند و اموال قسمت میکردند و ما گفتیم کاشکی شیخ عبد القادر رضی الله
عنه را درانوقت یاد میکردیم و در دل می آوردیم در حال برای شیخ
نذر کردیم همه درین بودیم که دو نعره عظیم شنیدیم که هیبت آن تمام وادی
را در گرفت دیدیم ایشان سخت مضطر گشته بر ما آمدند گان بردیم مگر
طائفه عرب بر ایشان تاخته است و گفتند بیائید و مال خود را بگیرید که ما را

چہ مصیبت رسید رفتیم دیدیم کہ ہردو مقدم ایشان مردہ افتادہ اند و آن ہردو فتقاب بآب تر نزدیک ایشان است پس ایشان مالہاے ما بما باز دادند و گفتند ان لھذا الامر شیئاً عظیماً کذا فی در الدارین بعضے مشائخین کبار سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین دیکھا گیا کہ ایک وقت ایک اہل باطن کا گذر کسی مقبرہ مین ہوا احال اہل قبور کا اونکو مکشوف ہوا کہ وہ سخت معذب ہین بعد چند ایام کے پہر اونکا اوس مقبرہ پر گذر ہوا اونکو معلوم ہوا کہ اون سبکے مغفرت ہوگئی اور سب اہل قبور براحت و آرام ہین پس وہ اہل باطن اہل قبور کی ارواحکے جانب متوجہ ہوکر وجہ مغفرت اونکی استفسار فرمایا معلوم ہوا کہ طعام نیاز شریف حضرت غوث پاک کا کسینے اپنی مکانمین ادا کیا تہا استخوان اوس طعام صحن مکانمین گرے ہوے تہے کوّے نے اوسمین سے ایک استخوان لیجاکر اوس مقبرہ مین ڈالا پس برکت سے اوس ریزہ طعام مبارک نیاز شریف کے حق تعالی سبکو مرحوم و مغفور کیا یہہ غلام حضرت کا ایک بار نیت کیا کہ ظروف مسی بخت کیواسطے وقف روضہ منورہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرون اور بغداد شریف مین بہیجون مگر از لوازمہ بشریت اوسمین سہو واقع ہوا پہر تہوڑے عرصہ کے بعد مرض سرطان کہ مرض مہلک ہے لاحق حال ہوا یہانتک کہ سب اطبا اوسکے علاج سے درماندہ ہوے اور مرض بڑہ گیا تہا ایک شب جناب محبوب سبحانی مشکل آسانی غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ امر بسبب فراموشی نیت تیرے لاحق ہوا چاہئی کہ اپنی نیت کو جلد ادا کر پس مجھے

اپنی نیت جو وقف ظروف بھی یاد آگئی پشیمان ہوا اور قصد مصمم اپنی ادائے
نیت کا کیا پس بمجرد اس امر کے صورت صحت ممود ار ہوی اور بفضل
خدا بعنایت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شفا کلی حاصل ہوی حضور
افضل الدولہ مغفرت مکان شاہ دکن کا ایک صاحبزادہ رحلت کیا
اوسی قریب مین ماہ ربیع الاول پہنچا خدمت نیازات کی جنکو تفویض تھی
اونہون سنے تامل کیا کہ اس حالت و رنج والم مین فرد نیازات کی واسطے
حصول اجازت اور دستخط کے کس طور پیش کیا جاوے جبکہ وقت
معہود سے کچھ تاخیر پیش کرنیمین فرد نیازات کے واقع ہوی بکمال
عتاب حضور نے فرمایا کہ فرد نیازات ربیع الاول اور ربیع الثانی
ابھی تک کیون نہین پیش ہوئی اہل خدمت نے عرض کیا کہ حضور کی
طبیعت پر ملال دیکھکر پیش کرنیمین فرد نیازات کے جرئت نہین ہوسکی
حضور نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اور میری ریاست اور میری اولاد
سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ پر سے فدا ہین اوسیوقت افراد نیازات طلب فرماکر مضاعف
عادت سے دستخط فرمائے پس ثمرہ اوسکا یہہ ظاہر ہوا کہ حضور کے
خلف الصدق نواب میر محبوب علیخان خلد اللہ ملکہ تھوڑے عرصہ کے
بعد ماہ ربیع الثانی مین تولد ہوے اور بعمر سہ سالگی بلا دخل غیر بجاے
اپنے والد کے تخت نشین ہوے ایک شخص اہل خدمات سے تھا یا اونکا
سرکار پر مبلغ کثیر باقی تھا مگر اوسکے ملنے کی کچھ شکل نہین تھی ہرچند اونہون نے
دست و پا زنی کیا مگر سرکار کی مرضی بالکل اوسکے دینے کی نہ تھی
پھر اونہون نے نذر کیا کہ اگر میرا مقصود حاصل ہوا اور وہ رقم تھا یا مجھی

ملے مین اوسمین سے ربع رقم کی نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی گذرانونگا پس بعد اوسکے ایسے اسباب ظاہر ہوے کہ شخص نے نصف رقم نقد دیئے اور نصف رقم آیندہ دینے کا وعدہ کئے پس چاہیئے تہا کہ جو کچھ رقم ملی تہی اوسمین سے ربع رقم کی نیاز شریف گذرانتے بلکہ انہون نے ایک نہایت قدرقلیل رقم نیاز شریف کے واسطے نکالے پہر چند روز بعد اوسکے اسباب بالعکس نمود ہوے یہانتک کہ اونکا گہر تباہ ہوا معاذ اللہ منہ بعضے محل حضور افضل الدولہ مغفرت مکان کے جو عمدہ صاحب خیرات کثیرہ تہے اور ایک بڑی رباط اونکی مکہ معظمہ مین ابہی تک باقی ہے ایک بار بعارضہ سخت علیل ہوے اور اطبا اونکے علاج سے عاجز ہوے یہانتک اونکا حال پہونچا کہ فقط ایک سانس اونمین باقی رہی اور حرکت اعضا کی ساقط ہوگئی تہی چونکہ حضور مغفرت مکان کی اون محل کے حال پر توجہ خاص تہی نہایت اس حالت سے متفکر اور مشوش ہوے اور جبکہ مایوس علاج سے ہوے طرف دعا کے حضور نے متوجہ ہوے اور بہت سے مشایخین کو واسطے دعا کے یاد فرمائے آخر الامر حضرت سید شاہ عبد القادر القادری قدس سرہ کے خدمت مین استمداد دعا کا فرمائے اور اونکو باصرار طلب فرمائے اور اسباب مین استمداد دعا کئے شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے حضور مغفرت مکان سے فرمائے کہ تمکو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے خلوص عقیدت ہے تم حضرت کے جانب متوجہ ہو اگر حضرت کی عنایت اسباب مین ہوجاوے تو حصول مقصود مین کچھ شک نہین

حضور نے فرمایا کہ مین حضرت کی جناب مین بدل وجان متوجہ ہون شاہصاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ عادت یہہ ہے اگر کوئی تمہارے پاس آتا ہے اپنی کسی حاجت کے واسطے تو اول حسب مقدور اپنی نذر گذرانتا ہے تمکو بھی چاہئے کہ اپنے حسب مقدور حضرتکی نیاز شریف گذرانو پس حضور نے حکم دیا کہ فی الفور شیرنی سوا سو روپیہ کی داخل کیا جاوے پس بمجرد حکم عالی تھوڑے ہی عرصہ مین وہ شیرینی داخل ہوئی حضور نے شاہصاحب علیہ الرحمہ کو فرمایا کہ بسم اللہ آپ فاتحہ حضرت کی اس شیرینی پر ادا فرمائے پس شاہصاحب علیہ الرحمہ نے فاتحہ کے طرف متوجہ ہوے اوسوقت بڑے بڑے اطبا نامور مریض کے پاس حاضر تھے نبض پر بار بار ہاتھ رکہتے تھے نبض ساقط تہی اور آثار ردیہ سب نمودار تھے جبکہ شاہصاحب موصوف واسطے فاتحہ اور دعا اور استمداد کے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ ہوے سب اطبا تعجباً متبسم ہوے یعنے یہہ کونسا وقت دعا اور استمداد اولیاء اللہ کا ہے کہ سب آثار ردیہ اسوقت موجود ہین پھر بعد انفراغ کے فاتحہ سے شاہصاحب نے ادہر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے اودہر مریض کو افاقہ غشی سے حاصل ہوا اور محل مین حضور پرنور کے شور اور غلغلہ تہنیت صحت کا برپا ہوا اور تھوڑے عرصہ مین افاقہ کامل حاصل ہوا یہہ تھوڑا سا مشتے نمونہ از خروارے فواید نیاز شریف کے بیان کئے گئے ورنہ کرامات محبوبیہ کا حد و احصار نہین اسواسطے لکھتے ہین کہ امامتہ بنعت حد التواتر اور بھی لکھتے ہین کہ امامتہ کقطر الامطار انا لنا اللہ من برکاتہ آمین خاتمہ بیا یمین اصل قوم وہابیہ نجدیہ کے قولہ تعالی الذین فرقوا دینہم

وکانوا شیعاً تفسیر آیت وہ لوگ کہ دین مین تفرقہ ڈالے اور گروہ گروہ ہوے کتاب **سیف الجبار** مین مولانا فضل رسول صاحب علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہین کہ قران اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ راہ حق اور صراط المستقیم راہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی سبب موافق جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہو وہ دوزخی ہے اب دریافت کرنا چاہیئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرن اول یعنے صحابہ کے وقت مین خلافت حقیقہ تک مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ اور اونکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین طریقہ پیغمبر پر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا وہ اختلاف رحمت تھا شقاق اور اختلاف ملت نہ تھا آخر خلافت حقیہ مین خارجیون نے جماعت اور سواد اعظم سے خروج کیا اور حضرت فاتحہ ولایت خاتم خلافت کو جو اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین کافر ٹھیرایا نعوذ باللہ منہ اسی طرح رافضی پیدا ہوے پھر معتزلی ظاہر ہوے غرض ہر وقت مین جماعت اور سواد اعظم سے بعضے بعضے گمراہ فرقے نکلتے گئے اور کسی کسی اطراف مین اظہار بد مذہبی کا منتشر ہوا مگر وہ جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اونکے اطباع کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جیسے ابتک اوسی صراط مستقیم پر ہین اور جماعت اور سواد اعظم امت وہی ہین اور ہر وقت مین اکثر اطراف مین اظہار حق اور مددگاری دین کی اونہین سے ہوتی رہی اور سب مذہبون کو تادیب اور تنبیہ لسانی اور سنانی رہی اور بموجب وعدہ الٰہی کے الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

غلبہ عام اوسی فرقہ کو رہا اور وہ سواد اعظم عقاید مین اشعری ماتریدی
اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو اونکے سوا ہین وہ جماعت سے
خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین مارق ہے اور سواد اعظم کے
مخالف جو فرقے اتبک ہوے اور اونکے رد و ابطال اور دفع و
زوال مین جو جو کہ پیش آیا اوسکا ذکر کرنا بسبب شہرت کے ضرور نہین
سردست جو فتنہ نجدیہ کا پہیل رہا ہے اوسکا بیان کرنا بہت مناسب
ہے کہ اکثر عوام اوسکی حقیقت سے ناواقف ہین اس سبب سے دہوکون
مین پڑے ہین سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین کہ سلطان عبد المجید خان سابق سلطان روم
کہ بڑا غازی اور دیندار اور عادل تہا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم
ثالث اوسکے بہتیجے نے اوسکی جاے پر جبرا تخت نشین ہوا اور
سلطان مرحوم کے فرزندونکو اور اکثر امراء سلطنت کو کہ اوسکے فرزندون
کے ہواخواہ تہے قتل کیا اور رعیت پر ظلم شروع کیا ان امور سے
سلطنت مین خلل واقع ہوا اور صوبجات سلطنت سے خود حاکم ہو گئے
حرمین شریفین سے جو ملک متعلق تہا اوسکی حکومت بہت مدت سے
مکہ معظمہ شریف سے متعلق تہی کہ وہ ایک سادات سے ہوتی اور
وہس ملک کا چندان حصول نہ تہا پر موسم حج مین سلطان روم
کے جانب سے یہان ایک امیر فوج مع نقد و جنس کہ حساب اوسکا
کرور ہا روپیونکو پہونچتا لاکر حرمین شریفین کے سادات اور وہا اہل خد
مت کو اور وہانکے ساکنین گرد و نواح عام کو علی حسب مراتب پہونچاتا تہا
اور یہ فوج سلطانی کو اگر شریف کسی سرکش گروہ کی تنبیہ کا حکم دیتا بجا
لاتے اس سبب سے وہانکے رہنے والے سب لوگ خوش و خرم

بہ آرام تمام ستھے جب سلطنت روم بگڑ گئی اون سب باتونمین خلل
پڑ ہگیا مفسدون سنے ہر طرف سے سر اوٹھایا عبد الوہاب نام ایک
رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تھا اور اباء اجداد اوسکے علم ظاہری
مین اور علم باطنی مین اوس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ
ستھے اور اوسکی خاندان کا اوس ملک مین بڑا اعتماد تھا عبد الوہاب
نے حال خرابی سلطنت کا دیکھکر بادشاہ بننے کا ارادہ کیا آخر
یہہ صلاح ٹھیری کہ دینداری کے حیلہ مین لوگون کو جمع کرکے حرمین
شریفین کو کہ وہ فوج سے خالی ہین اور مال اور خزانہ اوسمین بیشمار
ہے اپنے تصرف مین لیجئے جب یہہ ملک اپنے قبضہ مین آگیا
اور خزانہ بیشمار ہاتھ آگیا پھر آگے اور ملکون پر دخل ہونا آسان
ہے کیونکہ وہ سب آپس مین نفاق اور نزاع کے سبب سے
خراب حال ہین یہہ صلاح ٹھیرا کر عبد الوہاب مع اپنے عزیزون
قریبون کے وعظ کہنے اور مرید کرنے مین کہ طریقہ جدی اوسکا
تھا خوب مشغول ہوا اور خلائق کو اپنا معتقد کرنا شروع کیا اور خوب
مطیع کرکے جمعہ کے دن مجمع عام کیا اور مخبری آدمیونکو اطراف
و جوانب سے بلایا اور بطور وعظ کے کہا کہ شروع مین قریب سے
احکام دین اور ادائی جمعہ وغیرہ کے بادشاہ ہونا ضرور ہے
اور سلطان روم و شام صرف برائے نام ہے حقیقت مین
حکومت اوسکا ذرا بھی نافذ نہین اور اوسکو بادشاہ کہنا جو ہر جمعہ پڑھا جاتا ہے
خصوصًا خطبہ مین اوسکو بادشاہ کہنا جھوٹ کہنا عین عبادت
مین ہوتا ہے پھر اوسکا ... چاہیے کہ سب ملکر کسی شخص کو خدا ...

مقرر کرین مگر مجھے معاف کرین کہ دنیا کے طرف مجھے رغبت نہین پہلے
اون لوگون سنے جو ملے ہوسے تہے پہر سبھون سنے کہا کہ سیواے
آپکی ذات شریف کوئی اس کام سکے لایق نہین کہا کہ مجبور ہون جماعت
مسلمین کا خلاف کیونکر کرون مگر ایک شرط ہے کہ عقاید و اعمال مین
میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پہرو آخر سب سے بیعت
لیکر امیرالمومنین بنا اور نام اوسکا سلطانکی جاے خطبہ مین داخل ہوا قصبہ
درعیہ کو کہ وطن اوسکا تہا تخت گاہ قرار دیا اور اپنی اولاد و اقارب
کو شہرونکا حاکم قرار دیا اور عدل و انصاف اور دینداری اور تاکید
نماز روزہ کی خوب جاری کیا اور اجلاس امامت کے روز سے
ملک کا انتظام اپنے فرزند کو حوالہ کیا اور آپ ایک نئے مذہب
بنانیکے طرف مشغول ہوا کہ اہل سنت و جماعت وغیرہ مشہور مذہبون
سے جدا ہو کہ اوس مذہب کے روسے وہ کافر ٹہرین کچھ مسئلہ
متفرق خارجیون سے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاریہ وغیرہ کے مذہبون
سے لیکر کچھ اپنے دلسے جوڑ کر ایک رسالہ بنایا محمد نام اوسکے
چہوٹے بیٹے سنے اوسمین بڑہا کر کتاب التوحید نام رکہا اور پہر اوسکو
آپ اختصار کیا حاصل اوسکا یہہ کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصًا
رہنے والے حرمین شریفین سکے تا کہ اونکا لوٹنا اور قتل کرنا جایز
ٹہرے چند نسخے اوسکے حاکمونکے پاس بہیجے حاکمون سنے ظاہر
کیا محکومون سنے قبول کیا اور بہت خوش ہوسے کہ مکہ کی لوٹ
اور جہاد کا ثواب ہے آخر سعود نام ایک اجنث وزیر ابن سعود
عاقبت نا محمود سنے بنام نہاد زیارت کعبہ ۱۲۱۳ ہجری اور اخیر

سلطنت سلیم ثالث مین بڑی بہیڑ کے ساتھ اللہ تعالی کے گہر پر چڑہائی
کیا ساکنین حرمین اونکا پہلا حال عدالت اور دینداری کا سنکر اونکے
آنے سے بہت خوش اور مشتاق ملاقات ہوے مگر چند لوگ جو اونکے
واقف حال سے تھے اونہون نے مکہ مین اونکے حال کا تذکرہ کیا اور
لوگون نے اوسکا تذکرہ شریف مکہ تک پہنچایا اور کہا کہ فوج کو مصر اور
شام سے طلب کیجئے یا قبایل عرب کو جمع کر کے اوسکا بندوبست کیجے
کہ اونکا یہان آنا اچہا نہین شریف نے اوسی پہلے حال سے اونکا
دہوکا کہا کے کہا کہ معاذ اللہ خانۂ خدا کی زیارت کرنیوالون کو روکون
اور کنے والون پر غصہ ہوا کہ پہر کوئی ایسی مفسدانہ بات سنکے اس
عرصہ مین خبر آئی کہ سعود نامسعود انبوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے
پہر لوگون نے شریف سے کہا کہ آپکی غفلت سے ہتک حرم اور جانون
کا قتل اور مالونکی لوٹ ہو جاویگی شریف مکہ نے وہی جواب دیا کہ
مسلمان سنت پر چلتے اور تقویکا دعوی رکہتے ہین ایسا برا گناہ اونسے
کیونکر سرزد ہوگا یہان یہی قیل وقال تہے کہ وہ اشقیا مقام قرن المنازل
مین کہ میقات نجد سے ہے آپہونچے وہانسے مکہ کو چہوڑ کر طائف کو دوڑ
مارے اور بلا سبب طایف کو چار طرف سے گہیر لئے اور جو سامنے
آگیا کیا مرد اور کیا عورت کیا چہوٹا اور کیا بڑا سبکو شہید کئے اور مسجد
عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اور آثار متبرک سب زمین سے
برابر کر دئے اور تمام مال ومتاع پر تصرف کر کے گماشتے اپنے
چہوڑے اور خود متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے ایک منزل باقی رہی
تہی کہ کچہ بچے ہوے طایف کے بہاگ کے آکر شریف سے حال

طایف کا بیان سے گئے شریف کے پاس محض پانسو غلام تھے اور مدد بلانیکی
مہلت کہان اور کتاب التوحید بھی ایکدن پہلے مکہ مین آگئی تہی علماء مکہ نے
اوسدن حرم مین اجماع کیا اور کفر پر نجدیہ کے اور اونسے جہاد پر چار دن
مذہب کے علماء با اجماع ماثبت مہر فتوی دے اور بعد مغرب شریف کو دیا اور
کہا کہ سب مسلمان آپکی ساتھ لڑنیکو تیار ہین اور درستی سامان جنگ مین
مصروف ہین علی الصباح آپ سب جمعیت کے ساتھ حرم کی سرحد پر چلکر اونکو روکین
اور اونسے لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ کے دن ساتوین محرم سنہ ۱۲۲۱ ہجری
کو ہوا آٹھوین تاریخ صبح کو سب لوگ تیار منتظر شریف تھے مگر شریف برآمد
نہین ہوے اور اپنی غفلت پر شرمندہ ہوے اور فوج بہونچنے ڈری
مگر ابہی تک اس شبہہ مین تھے کہ شاید طایف والون نے پہلے قصد کیا
ہوا اور بہی یہہ گمان تھا کہ طایف مین جو ہوا سو ہوا آخر حرم مین شمشیر رانی نکرینگے
کہ وہ مسلمان لوگ ہین لوگون نے ہرچند ہرچند عرض کیا کہ یزید اور حجاج اور
قرامطہ کے وقت مین کیا کیا نہین ہوا حالانکہ وہ بہی کلمہ گو تھے اور حال نجدیہ
کا کتاب التوحید اور واقعہ طایف سے ظاہر ہوگیا اسپر بہی شریف باہر
نہین نکلے اس عرصہ مین غلام بہی اہل شہر سے متفق ہوے اور شریف
سے اذن چاہے شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا زایرین بیت اللہ
پہ ہرگز نہ دونگا اسی تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی امر قرار نہین پایا
کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ تروارین مارتے ہوے اور لوٹ کرتے
ہوے داخل حد حرم ہوے اوسوقت شریف کو اون خبیثونکی خباثت کا
یقین ہوا مگر سوا بہاگ چلنے کے کچہہ چارہ نہین دیکہا اپنے غلامونکو لیکر
جدہ کو چلے گئے اور وہان کے قلعہ مین پناہ لئے اور مکہ کے زن و مرد

سب اپنے مکانونکو چھوڑ کے کچھ پہاڑون پر چڑھ گئے کچھ مسجد الحرام مین اپنی
پناہ سمجھکر آبہرے نجدی بیدینون نے اوسکے بغیر کہ اونسے کوئی مقابلہ کرے
چارون طرف سے کمال سفاکی اور بیباکی کے ساتھ مسجد الحرام مین گھسے وہ
لوگ کہ کعبہ کے پردہ مین چھپے ہوے تھے اور قبہ زمزم اور حطیم اور
مقام ابراہیم مین دبے ہوے تھے اونکا بھی پاس نکیا انا للہ و
انا الیہ راجعون حجر اسود تک اونکے ظلم سے نہ بچا اوسمین بھی بہ
صدمات زد و ضرب کے شق آگیا تمام مال شریف اہل مکہ کا اور حرم کے
کارخانون اور نذورکا اپنے تصرف مین لے لیا اور کچھ بھی نچھوڑا جب حکم
دیا کہ اہل مکہ پہاڑونسے آنکر اپنے مکانونمین آباد ہووین مگر جنکے ہاتھ مین
ہتھیار ہووے وہ قتل کیا جاوے مگر مکہ کے شریفون کے قوم سے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت اور سیادت اونکی تمام
عالم مین معتبر اور مشہور ہے کسیکو امان نہین کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا
کیا بڑا جسکو کہان پاوو وہان قتل کرو پس اس حکم کے مشہور ہونیسے اہل
بیت نبوی مین جسکو جہان طاقت ہوی آوارہ ہوے اور جو اون اشقیا
کے ہاتھ پڑا شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گھرونمین آئے دیکھے کہ مکان
سامان اور اسباب سے خالی ہین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے تھوڑی سی
فوج لیکر متوجہ غارتگری مدینہ منورہ کے جانب ہوے جو قتل و غارتگری مکہ
معظمہ مین کئے تھے وہی معاملہ مدینہ منورہ مین کئے مسجد قبا جسکا ذکر و ثنا
قرآن شریف مین ہے اور مقابر متبرکہ اور آثار صحابہ اور اہلبیت سب
مسمار کر دئیے پھر روضۂ مقدس کے جانب متوجہ ہوے کہ تمام اونکا
صنم اکبر یعنی معاذ اللہ ثابت رکھے تھے اور ارادہ ہدم روضۂ منورہ

کاٹ کئے اور ایک جماعت نے روضۂ منورہ کے جانب اس نیت ناپاک سے گئے
اور روضۂ مقدس کے پاس پہنچے اور دروازہ کہولے فی الفور ایک
اژدہا کے فنکار کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہو گئے الحاصل وہان
ظلم وستم سے پیٹ بہر کے تمام اسباب وسامان نقد وجنس مکۂ معظمہ مین
لاکر اپنی جماعت مین شریک ہوئے پہر وہا نسے پاؤن پہیلائے حجاز
اور نجد اور بعضے عراق کے شہرون پر جو فوجسے خالی تہے قتل اور
لوٹ کیا کربلا سے معلا مین بہی وہی معاملہ کیا جو مدینۂ منورہ مین کیا تہا
مگر جدہ پر قصد نکیا کہ وہان قلعہ مستحکم اور توپین تہے مگر شریف کو بہی تاب
آنیکی قدرت نہ تہی اسی حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرحکا فتنہ تمام
ملک مین تہا اور سلطان سلیم ثالث کہ نہایت بدفکر اور بے عقل تہا بسبب
عدم شکوہ وشوکت سلطنت کے اس فتنہ کو رفع نکر سکا اور بہ باعث
شور وفساد سلطنت کے اسطرف متوجہ ہونیکی اوسکو فرصت بہی نہ تہی
اس عرصہ مین سلطان مصطفی خان رابع خلف سلطان عبد المجید خان مرحوم
نے سلطان سلیم ثالث کو مارا اور آپ تخت نشین ہوا کئی مہینے گذرے
تہے کہ مصطفی بیرقدار نے سلطان مصطفی خان کو قتل کیا۔ جب سلطان محمود
خان غازی خلف سلطان عبد المجید خان کہ مرد باخدا تہا بادشاہ ہوا
کسیقدر سلطنت کی پراگندگی کو حکمت عملی سے جمع کیا محمد علی بادشاہ
والی مصر کو حکم جہاد کا نجدیہ پر دیا محمد علی بادشاہ نے ابراہیم بادشاہ
کو ملک حجاز پر بہیجا اوسنے آنکر ایسا تدارک کیا کہ نام ونشان نجدیہ کا
باقی نرہا اور قتل عام کیا جتنا اسباب کہ مکہ مدینہ کربلا وغیرہ کا لوٹ
لیگئے تہے سب لاکر جہان تہان پہنچایا اور جس مالک نے اپنی چیز کی

شناخت کی اوسکے حوالہ کردیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو
تقسیم کیا اور مساجد متبرکہ اور آثار شریف جو نجدیہ نے منہدم کردیا تہا اب
نئے بنانیکا حکم دیا اوسی عرصہ مین ملک یمن کے گنوارون شیعہ زیدیہ مذہب
نے جو دین و آئین سے ناواقف محض تہے اور اپنے طریقہ سے بہی جاہل تہے
سواے راہ لوٹنے اور قتل کرنیکے کچہ نہین جانتے تہے اس مذہب کو اپنے
مذاق کے موافق پاکر بخوشی قبول کیا مسلمانون پر جہاد کیا مخا اور حدیدہ
کہ وہ دو شہر ملک یمن مین مابین دریا کے کنارہ پر واقع ہین لوٹ لیا
جب فوج ترک کی یہان بہی آئی کچہہ مارے گئے اور جنگلونمین بہاگ گئے
اس عرصہ مین سلطان محمود خان غازی جنت نصیب ہوے اور اونکے فرزند
سلطان عبدالمجید خان غازی تخت نشین سلطنت روم ہوے نظم و نسق
پادشاہانہ جاری کئے سب صوبجات اونکے مطیع فرمان ہوے محمد علی
پاشا سے ملک حجاز و یمن وغیرہ جو ضعف سلطنت کے باعث سے
حال مین اوسپر متصرف ہوگیا تہا نکال لئے بموجب اس حکم کے فوج محمد علی
پادشا کی روانہ مصر ہوی اور فوج سلطانی بنا و تنگ نہ آئی تہی کہ زیدیہ
مذہب سیدون ساکن نواح مخا و حدیدہ نے مذہب نجدیہ اختیار کیا او
اور مکانون کو فوج سے خالی دیکہ کے پہر تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان
مین ایک امیر ہوگیا عجب طرحکا ظلم برپا کیا مولف کتاب سیف الجبار مولانا
مولوی فضل رسول صاحب علیہ الرحمہ یہان لکہتے ہین کہ راقم نے سنہ ۱۲
ہجری مین اوسی حال پر چہوڑا پہر سنا کہ فوج ترک کے آنے سے اونکا بہی کام
تمام ہوا اسیطرح ملک مسقط کے گنوارون خارجیون نے اس مذہب کو
پسند کیا اور لوٹ مار شروع کیا چنانچہ بہت سے خارجیون اور سوداگرون

کے جہاز لوٹ لئے بادشاہ مسقط کہ سعید اوسکا نام تھا اونکا قتل عام کیا بالآخر
اون سبکا استیصال ہو گیا اب تمام ملک عرب حجاز و شام و یمن وغیرہ مین
اس مذہب کا نام و نشان باقی نہین سوا سے چند گنوار وحشی ایک چھوٹے
سے جنگل صحرا سے یمن کے کہ نام اوسکا قبیلہ عسیر ہے کہتے ہین کہ
کچھہ کچھہ باقی ہین العلم عند اللہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور تمام مسلمانون
کے شہرونمین جو روم و شام اور مصر و عراق وغیرہ کے ہین کوئی اس
مذہب کو ظاہر نہین کر سکتا یہہ حال ہے عرب کے بدینون کا اور ہندوستان
مین اس دینکے پہیلنے کا قصہ یہہ ہے کہ مولوی اسمعیل کے فکر مین خدشہ
اور طبیعت مین مذہب سے بتقلید کی رغبت پہلے سے تہی بزرگ اونکے
اس سبب سے اونسے ناراض تہے شاہ عبد العزیز صاحب نے آخر عمری مین
اپنا تمام مال مملوکہ منقولہ وغیر منقولہ وغیرہ منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تہی
حرم اور نواسون وغیرہ کو ہبہ کر کے قابض کر دیا مولوی اسمعیل کو کچھہ
نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگونمین نرہا کہلے بند ہو سے
تین چشمہ فساد کے دین مین اونکی ذات سے جاری ہوئے ایک فتنہ ظاہر
یہہ کہ قیاس اور تقلید کو حرام اور ائمہ مجتہدین اور فقہا و مقلدین کو فاسق
بلکہ کافر سمجھتے ہین یہہ تہوڑا شاہ جہان آباد مین اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ
پورب شہرونمین پہیلا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہ اور شافعی بہی صحیح نہین بول
سکتے مفے کو پہچہے اور شین کو سین کہتے ہین اماموں اور مقلدون کو برا
کہتے ہین اور اونکیطرف خطا اور گمراہی کرنیمین کچھہ تامل نہین کرتے اور مولوی
اسمعیل کے زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ اور فقہا کے
ساتھہ مشہور ہین دیکھو تنویر العینین مین لکھا ہے دلیت شعر سے کیف

یجوز التزام شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایا المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجہتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جایز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع کے اون روایتون کیطرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف دلالت کرتے ہین تقلید کئے گئے امام کے قول کی خلاف پر اگر اپنے امام کے قول کو نہ چہوڑ دے تو اوسمین میل شرک کا ہے پہلے اماموکی تقلید کی حقیقت سمجہ لینا چاہیئے وہ یہہ ہے کہ بعد گذر جانے زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کے راویونمین اختلاف وتعارض بکثرت واقع ہوا اور راویونمین اچہی برے ملگئے یہانتک کہ بد مذہب لوگ بہی جیسے رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوے اور راویونکے رد وقبول مین اختلاف ہوا ایک جسکو مانتا دوسرا نہین مانتا اور ایسے الفاظ حدیث کے معنون مین بہی اختلاف ہوا کوئی ایک حدیث کے کچہہ معنے کہتا ہے دوسرا وہی حدیث سے اور مراد ٹہراتا ہے اللہ تعالی نے خاص خاص بندونکو توفیق دے کہ اپنی ساری ہمت اور سعی اس کام پر مصروف کی کہ دریافت کرین کونسی روایت صحیح کونسی روایت غیر صحیح کونسی متقدم اور کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون غیر عدل کونسے معنے معتبر کونسے غیر معتبر سو اونہون نے اسطرحکی ہر ایک بات کو جیسا چاہیئے خوب تحقیق کر کے ایک امر منقح لکہدیا اور صورتین مسئلونکی پیش آئین کہ وہ بعینہ قرآن وحدیث مین اونکو قرآن وحدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اوسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو یہہ مرتبہ

حاصل نہ تہا اون لوگونکی پیروی کی اوسکا نام تقلید ہے اور یہہ بات کہ جب چاہا
جس کسیکی چاہئے پیروی کرلی کسی مسئلہ مین کسیکی اور کسی مسئلہ مین کسیکی
محض دین مین کہیل ہے ایک چیز کو کبہی حرام کہے کبہی حلال کبہی مکروہ
جانے کبہی مباح ایک صورت کے دو مقدمہ مین کبہی مدعی کو حق دلادے
کبہو مدعا علیہ کو ائمہ مجتہدین کے زمانہ مین اور قریب قریب مین اوسکے بہت
مجتہد تہے رفتہ رفتہ اونکے مذہبونکا نشان نرہا اونہین چار مذہبونکی تحریر اور
تقریر ضبط اصول و فروع نظم کلیات و جزئیات جیسا چاہئے ویسا دایر
و سایر ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون سے جسکی چاہی
تقلید اختیار کی شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر مین لکہتے ہین کہ چہہ فرقونکی اطاعت
خدا کے حکم سے فرض ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند
کہ حکم ایشان بطریق واجب حتم لازم الاتباع است بر عوام امت زیرا کہ
مہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشانرا میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان
کنتم لا تعلمون اب دیکہو مولوی اسمٰعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو
مشرک ٹہرایا کہ امامونکے وقت کے بعد سے اب تک اہل سنت چار فرقے
ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث کے کتابونمین کوئی حدیث
مخالف اپنے امام کے دیکہکر تقلید کو چہوڑ دینا جایز نہین ہے کیونکہ تحقیق
حدیث کی جیسے کہ امامونکو تہی حدیثکے کتابون جمعکرنیوالون کو تہے اون
کتابونکے دیکہنے والونکا کیا رتبہ ہے ہر ایک کام کیواسطے ہر ایک
شخص خاص ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کے تعارض کو دور کرنا
الفاظ سے مطلب نکالنا اور اسطرحکے باتین جو ضرور رہین اور اصول
کے کتابونمین بتفصیل مذکور ہین مجتہدونکا کام ہے اون چارون امامونکے

برابر اس کام مین اور کوئی مماثل نہین گویا اسبات پر اجماع امت اور اتفاق ہوگیا اور حضرات محدثین کا کام جھگڑنا حدیثون کا ہے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین لکھا ہے کہ اعمش علیہ الرحمۃ سے مسئلہ پوچھے گئے انہون نے ابوحنیفہ سے کہا کہ تم انمین کیا کہتے ہو ابوحنیفہ نے سبکے احکام بیان کئے اعمش نے کہا کہانسے کہتے ہو جواب دیا کہ تمنے فلانی حدیث فلانسے اور فلان فلانسے یون روایت کی ہے اور بہت سے حدیثین اسطرحسے بیان کئی اعمش نے کہا کہ بس مین نے سو دن مین حدیثین کہے سو تمنے ایک ساعت مین بیان کئے مین نہین جانتا تھا کہ تمکو یہہ حدیث معلوم ہوگی اے گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور علما ریعنے دوا فروش ہین اور اوسنے اسے شخص دونو طرفون کو لے لیا ہے اور اعمش حج کو چلے علی بن مسہر کو بہیجکر ابوحنیفہ سے مناسک حج کے لکھوا منگوایا اور اعمش سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا اونہون نے اشارہ کیا ابوحنیفہ کے حلقہ کیطرف اور کہا کہ اونکو لازم پکڑو کہ جب اونکو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اوسکو آپسمین پہیرتے رہتے ہین یہانتک کہ صواب کو پہنچتے ہین وکیع بن جرحلے آگئے کسی نے کہا کہ ابوحنیفہ نے خطا کی وکیع نے کہا کہ وہ کیون خطا کرینگے حالانکہ اونکے ساتھہ ابویوسف و زفر و محمد سے لوگ ہون اجتہاد و قیاس مین اور جیسے ابن ذکریا و حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث مین اور قاسم سے علوم عربیہ مین اور داؤد و فضل سے زہد و رع مین جسکے ایسے اصحاب اور جلسا ہون وہ خطا نکریگا اگر کریگا تو یہہ لوگ حق کے طرف پہیر دینگے وکیع نے کہا کہ جو لوگ اسطرحکی بات کہین وہ مثل انعام ہین بلکہ اونسے بہی گمراہ تر عبداللہ بن المبارک نے کہا کہ ابوحنیفہ کا قول ہمارے

نزدیک مثل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان ہم حدیث نہین پاتے
مسعر بن کدام نے کہا کہ ہمنے طلب کیا ابوحنیفہ کے ساتھ حدیث کو تو وہ
حدیث مین غالب آیا ہمپر ایسے ہی زہد مین اور فقہ مین تو دیکھتے ہو کیا حال
ہے حافظ عبد العزیز اور ابو محمد حارثی اور ابراہیم بن معویہ وغیرہ نے
نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونیکی محبت ابوحنیفہ کی اور علامت بدمذہبی
کی بغض ابوحنیفہ ہے ابوحنیفہ بڑے حافظ حدیث سے تہے ورنہ یہہ رتبہ
اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا اونہون نے چار ہزار شیخ ائمہ تابعین وغیرہ
سے حدیث لیا اور اونسے جتنے لوگون نے حدیث روایت کی ہے
شمار سے باہر ہین اور ائمہ اسلام سے اوتنے لوگون نے روایت
نہین کئے اور نہ اور وں کے اتنے اصحاب و تلامیذ ہین اور کسی شخص
سے علما کو ایسا انتفاع نہین ہوا جیسا کہ ابوحنیفہ اور اونکے اصحاب سے
احادیث مشتبہ کے تفسیر مین سفیان ثوری نے کہا کہ ابوحنیفہ کا علم بہت
بڑا تہا جو آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سے صحیح ہوتا اوسیکو
لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو خوب جانتے تہے اور ثقاۃ سے
حدیث طلب کیا کرتے تہے اور یہہ کہ آخر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
وصحبہ وسلم کا کیا ہے اور علما نے کیا کہا ہے امام شافعی اور سفیان
بن عیینہ اور عبد اللہ بن المبارک وغیرہ نے کہا کہ ابوحنیفہ سے بڑا کسیکو
کوئی فقیہ نہ دیکھا نہ سنا کہا یزید بن ہارون نے کہ احفظ اپنے زمانیکے
تہے حافظ مکی نے کہا اعلم زمانہ تہے ابی یحیٰ صمانی کہا کہ مین نے کسیکو ابوحنیفہ
سے بڑہکر نہ دیکھا ہر باب مین ابواب خیر سے جسکو ملا یا ابوحنیفہ کے ساتھ
ابوحنیفہ کو ہر باب مین افضل پایا یہہ تہوڑا کچہہ بطور نمونہ نقل کیا ہے اوس کتاب

جو تصنیف شافعی مذہب کی ہے معلوم ہووے کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تہا پہر
انتہی ملخصاً پہر صاحب سیف الجبار نے اون عبارات کو مولوی اسماعیل
صاحب کے نقل سکئے ہین جو مولوی صاحب نے مقلدین مذہب کے شان مین کہتے ہین
اور اوسکا جواب بہی صاحب کتاب دئیے ہین وہ بہت سے ہین مگر ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ مقلدین کو نصاری مین داخل کیا معاذ اللہ منہ من بعد صاحب
کتاب بیان مولوی اسماعیل صاحب شروع فرماتے وہ یہہ ہے جب شاہ عبد العزیز
صاحب اپنے تمام ملوکات اور رون کو ہبہ کیا مولوی اسماعیل صاحب گہبرائے
اور موی عبد الحی شاہ صاحب کے داماد کہ عدالت ضلع میرٹہ کے محررون
مین فرنگی کے نوکر تہے موقوف ہو کر دلی مین آئے دونون نے ملک سید احمد
نام ایک مرد جاہل شاہ عبد العزیز صاحب کے مرید کو پیر بنایا اور ساتھ لیکر
شہر و نمین پہیری شروع کی در بدر گہر بہ گہر قرآن و حدیث کے درس کو
وسیلہ ٹہرایا لوگونکے رجوعات کا نذر و نیاز و دعوت تر و خشک سے
فایدہ خوب اوٹہایا ہر قسم کے نذور کے قبول کر نمین کچھہ تامل نہ تہا یہانتک کہ
بنارس کا رزیڈنٹ اگلش برک نام کے مکا مین ایک زن فاحشہ تہی صاحب
مقدرت مرید ہوئی اور دس ہزار روپیہ نذر کی اوسکے مرید ہونی سے
رزیڈنٹ بہی بہت خاطر داری کی اسواسطے کہ سید صاحب نے اوسکو اپنی
خاص بیٹی فرمایا تہا صاحب کتاب سیف الجبار فرماتے ہین کہ راقم
بہی وہان موجود تہا مولوی عبد الحی سے لوگون نے پوچہا کہ یہہ روپیہ
فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کی عوض مین اوسنے حاصل کیا ہے درست ہوا
کچھہ جواب پریشان دئیے آخر کو حوالہ کیا استفسار پر سید صاحب سے
اون دونون صاحبون نے زبانی پر آنے پر کفایت نکی بلکہ ایک کتاب

صراط المستقیم سید صاحب کے حال مین لکہا خلاصہ اوسکا کتاب سیف الجبار مین
تحریر ہے غرض اوسمین مقام قرب اور کرامات مصنوعی سید صاحب کے
درج ہین اختصاراً ترک کیا گیا بالاخر یہہ مضمون سیف الجبار مین ہے کتاب التوحید
نجدیہ کی مراد آباد مین کہ وہان پہلے سے کسیقدر اس مذہب کی گفتگو تہی
ہاتہہ لگی اس مذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اوسی کتاب
کی شرح ہے اوسمین کی بڑی شہرت ہوی اور عوام الناس مین بہت اس
بلا مین پہنسے توہین اور تحقیر انبیا اور اولیا کی اور تکفیر تمام امت سلف خلف
کی خوب جاری ہوئی دیندار اہل علم جہان تہے اونکی فیض صحبت سے
جو بچا سو بچا ورنہ اول وہلہ مین اکثرون کو اسطرف میل آگیا بسبب شہرت
اونکے اور ناواقفی کے فن سیرت وحدیث سے جب نوبت دلی مین
پہنچی ہزارون ہزار آدمی کہ شاگرد اور مرید اور دیکہنے والے اور صحبت
یافتہ شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدینصاحب کے اور علم وفضل
مین اونسے زاید لوگ موجود تہے مولوی اسماعیل اور مولوی عبد الحی سے
دست وگریبان ہوے اور خواص نے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہہ نیا دین
کیا نکال لائے کہ اوسکے روسے تمہارے اوستادونسے لیکر صحابہ تک کوی
کفر وشرک سے نہین بچا اور قبل اس سفر کے تم بہی اوسی طریقہ پر تہے
اور ویسا ہی وعظ کہتے تہے اور فتوی لکہتے تہے جسکو اب شرک کہتے ہو
یہہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن وحدیث مین تحریف کرنا اور خلایق کو
گمراہ کرنا بہت برا ہے پر نصیحت کسے کچہہ سود مند نہ ہوی لاچار ہوکر
سب نے انکار وابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسی صاحب
رفیع الدینصاحب کے صاحبزادون نے فتوے اور رسالے اونکے رد مین لکہے

نوبت تکفیر تک پہنچا سے مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی سنے جزاہ اللہ خیرا
کہ علم و فضل مین مولوی اسماعیل وغیرہ کو اونسے کچھہ نسبت نہین علوم عقلیہ و نقلیہ
اپنے والد ماجد سے کہ وہ علوم مین یگانہ عصر تہے حاصل کئے ہر طرح مولوی
اسماعیل کے روبرو رد و ابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ شفاعت
مین مولوی اسماعیل نے حرکت مذبوحی کچھہ جواب مین کی آخر کو عاجز و ساکت ہوگئے
تحقیق الفتوی مین بکمال شرح و بسط سے مولوی فضل حق صاحب نے لکہا اور
اوسمین صورت مسئلہ اور استفتا اس امر کا قرار دیا کہ تقویۃ الایمان مین مولوی
اسماعیل نے فلان فلان کلام لکھے ہین ایا استخفاف اور بے ادبی پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شامل ہے یا نہین اور شرعًا اوسکے قائل کا کیا
حکم ہے سوال کو اختصارًا ترک کیا مگر جواب جو علما وقت بہ ثبت مہر و دستخط
ادا کئے ہین اوسکو نقل کیا جاتا ہے کلام او بلا تردد و اشتباہ بر استخفاف
منزلت و جاہ آن سرور و مقربان بارگاہ حضرت الہ و انتقاص شان سایر
انبیاء و ملایکہ و اصفیا و شیوخ و اولیا اشتمال و دلالت دارد قائل این کلام
لاطایل از روے شرع مبین بلا شبہ کافر بیدین است ہرگز مومن و مسلمان
نیست و حکم او شرعًا قتل و تکفیر است و ہرکہ در کفر او شک آرد یا تردد وارد
یا این استخفاف را سہل انگارد کافر و بیدین و نامسلمان و لعین است الا در
کفر و بیدینی کمترین است از کسیکہ این کلام ضلالت نظام را ثواب و مستحسن پندارد
و اعتقاد این کلام را از عقاید ضروریہ دین شمارد و انکس در کفر با قائل ہمسر
بلکہ در استخفاف از و بالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
و سائر انبیاء و ملائکہ و اولیا را مستحسن داشت و آنرا از ضروریات دین پنداشت
و ہمچنان کسیکہ ظاہرًا و باطنًا پاسداری این قائل درین مسائل و اذا رد و جو برے

حفظ حرمت او در اہل علم تاویلات دور از کار آرد چہ او نیز مرتکب استخفاف
شان حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شد کہ پاسداری بددینی را بر
احترام آن سید الانام علیہ التحیۃ والسلام رجحان داد بخوف ملامت بلکہ بمقتضائے
بدبختی و شامت درپی اثبات آنچہ بر استخفاف دلالت دارد افتاد اینہمہ کفر
زندقہ است والحاد اعاذنا اللہ من ذالک و از اثبات این مطالب در مقام انع
دست واد فقطع دابر الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الحال سواد
ظلمت و کفر شکست و بیاض نور ایمان باشراق پیوست فمن شاء فلیؤمن
ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الہدی مہرین اور دستخط
اکثر اعلام کے اس پر اور مجلس جامع مسجد کے یہہ تفصیل ہے کہ پہلے ایک
استفتاء مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی فضل حق
صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی قدسی صاحب و مولوی محمد شریف
صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و اخون شیر محمد صاحب کے صبح کے وقت منگل
کے روز انتیسوین [۲۹] ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ ہجری کو کہ مولوی عبد الحی صاحب جامع مسجد
مین وعظ کہہ رہے تھے مولوی رشید الدین صاحب اور مولوی مخصوص اللہ
صاحب اور مولوی قدسی صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے
اور مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ علماء و طلبہ خاص و عام حوض پر مجتمع ہوئے
جب مولوی عبد الحی صاحب وعظ کہہ چکے عبد اللہ طالب علم نے وہ استفتا
پیش کیا کہ اپنے مہر اوسپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا مین نہین مہر کرتا کہ
مین کچھ نہین جانتا اوسنے کہا یہی لکھہ دیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار
کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین خانصاحب نے کہا کہ اوسکا تصفیہ
ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مرزا غلام حیدر شاہزادہ نے طالب علم

کی تکرار سے رنجیدہ ہوئے اور مولوی عبدالحی وغیرہ کو مجمع علما میں واسطے مناظرہ
کے لائے مجمع بے شمار خاص و عام امیر و فقیر کا ہو گیا کوتوال بھی واسطے
بندوبست کے آپہونچا پھر مولوی عبدالحی نے فاضلوں سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو
کسینے کہا کہ آپکے بلانیکے موافق کہ ہر روز کہتے تھے کہ جسکو تاب مناظرہ ہو ہمارے
سامنے آوے یہ سنکر چپ ہو گئے مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا کہ ہم بموجب حکم خدا کے
آئے ہیں کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موسیٰ نے کہا کہ تم ہمارے اوستادونکو برا
کہتے ہو بولے کہ میں نہیں کہتا مولوی موسیٰ نے کہا یہ ایسے مسئلے نئے بتاتے ہیں کہ انکو
سے برائی اوستادونکی ثابت ہوتی ہے پوچھا وہ کیا ہے کہا کہ مثلاً قبر کے بوسہ
کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اوسکے مباشر تھے مولوی عبدالحی نے انکار
کیا کسینے کہا کہ لکھدو تا کہ تمہارے اوپر جھوٹ باندھنے والونکی تکذیب ہو مولوی
عبدالحی کانپتے ہوئے ہاتھ سے لکھدیا بوسہ دہندۂ قبر مشرک نیست مولوی رشید
الدین خانصاحب کے ہاتھ میں فتویٰ دیا گیا اور قریب مولوی عبدالحی کے آبیٹھے مولوی
عبدالحی نے گلہ شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب مجھے آپکی خدمت میں دوستی تھی
برملا مجھے ذلیل کیا ہو خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے
ہیں لوگوں نے مشہور کیا کہ تم مسئلے خلاف سلف کہتے ہو اس سبب سے تمسے خلق کو وحشت
ہے ایسے مجمع میں مفتریونکی تکذیب ہو جاویگی مولوی عبدالحی تنکوہی پریشان باتیں
کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز کی راہ اثر
جہنم ہے اوسیوقت گواہی سے یہ بات ثابت ہو گئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی
نے تبرا کیا آواز بلند مولوی رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز
کی محبت اور اعتقاد علم و بزرگی میں میں مثل تمہارے ہوں طحاوی اور کرخی کے برابر
جانتا ہوں پھر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ چندان مخالف جمہور نہ تہا مولوی

اسمعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ اوٹھہ جانیکا کیا مولوی رحمت اللہ صاحب
کہ ذری دیر تشریف رکھئے کہ جناب کی بہی دستخط اس تحریر پر ضرور ہے مولویصاحب
نے کہا کہ مین کسیکے باپکا نوکر نہین ہون میرے واسطے محتسب لا اسے مردود
میرے ساتھ سختی کرتا ہے اونہون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا
مین عرض کرتا ہون پہر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالہ کا جواب
لکھہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میرے بغل مین ہے اگر آپ
فرمائین اسی مجمع مین جواب کو عرض کرون غصہ کہا کر کچہہ نکہا پہر مولوی
اسماعیل نے کہا جواب عقلی لکہون یا نقلی کہا جیسا چاہیے پہر مولوی رحمت اللہ
نے کہا کہ رد جواب اوسکا لکہو گے کہا کہ مین کسیکا محکوم نہین ہون مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ نئے عقیدہ اپنے دلکے بنائے ہوے
کسی سے نفرمائیے اور نہین تو ابہی بحث کر لیجئے مولوی اسماعیل اوٹھہ
بہاگے اور چلتے ہوے مولوی رشید الدینخانصاحب مولوی عبدالحی سے
پوچہہ گئے وہ جواب دیتے تہے ایسے کہ قدما ریہی بہت خلاف نہ تہے تیئرویں
شوال مین کہ بدعت کے تہے مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک
بدعت حسنہ بہی ہے گو اصل ہر بدعت بد ہے مگر سبب نیکی کا اوسمین
ہو تو حسنہ ہو جاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدین خانصاحب نے کہا
کہ اصل ہر بدعت کی بد نہین بموجب من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر
من عمل علیھا ومن سن سنۃ سیئۃ الحدیث اور حدیث من احدث
فی ھذا ما لیس منہ اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ
کہ ان تینون حدیثون سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بہی ہوتا ہے اور بد بہی
اور خدا کی مرضی کے موافق بہی ہوتا ہے اور مخالف بہی گمراہی بہی ہوتا ہے

غیر گمراہی ہی ہوتا ہے اس سبب سے علما نے کہا ہے کہ بعض بدعت واجب
و مندوب و مباح بعضے حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے
کہا بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر نہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا
سیئہ ہے اونہون نے کہا اس تقدیر پر بدعت سیئہ و مباح مین کیا فرق ہے
مولوی عبد الحی ساکت ہو گئے کیسنے کہا کہ احکام خمسہ سے ایک حکم کم ہو گیا
پہر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو برا اسواسطے کہتا ہون کہ کل بدعۃ
ضلالۃ کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص نہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ
تحقیق مین کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات مین تخصیص مشہور ہے
مولوی محمد شریف نے پڑہا ما من عام الا وقد خص منہ البعض خانصاحب
نے کہا کہ تینون حدیثین مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتے ہین پس تخصیص ضرور
ہے مولوی عبد الحی نے کہا کہ اصل ہر بدعت مین قبح بعض علما کا مذہب
ہے خانصاحب نے کہا یہہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمہارے مذہب
سے نہایت دور ہے کہ اونکے مذہب مین جسکی اصل پائی جاوے
شرع مین وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل شرع مین نہ پائی
جاوے پہر مولوی عبد الحی نے غوطہ مین جا کر کہا کہ یہہ قول نووی کا
ہے فتح المبین مین لکہا ہے اوسیوقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی
کی پیش کی گئے عبارت اوس مقام کی باواز بلند مع ترجمہ پڑہے گئی
پہر مولوی عبد الحی نے اچہے سے قائل معقول ہوے پہر اذان بعد
دفن مین کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا ہون
کلام ہوا سوم کے فاتحہ مین بعد قیل و قال کے کہا کہ اگر کوئی اوس
دنمین ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب زاید نہین جانتا اور

برعایت مصلحت کرتا ہے تو منع نہین تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا پہر تو یہہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلے مین ادنی ادنی آدمی سے قائل ہونے لگے اور اطراف وجوانب
مین بہی یہہ تقریرین اور تحریرین جابجا پہیل پڑین سب پر ظاہر ہوگیا کہ مولوی اسمٰعیل
کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالح کے اور اپنے خاندان کے بہی مخالف ہے
اور سعی عبار کا وہی نسبت خاندانی تہی اور جب اوسکے بہی خلاف ٹہرے تو کچہ
اعتبار نرہا اور ساری قلعی کہل گئی اور ہر ایک جگہ جو اہل علم تہے متوجہ ہوے
اونکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکہنے پر ایسے سبہونے آگ اوسکے فتنہ کی
ٹہنڈی ہوگئی اور سنئے دین والے بہی زبان دبا کر بات کرنے لگے اور توجیہہ
بات بنانے مین اور تقیہ جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اوس طریقہ سے تائب
ہوے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروریکا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو
پیشہ واسطہ دنیا پیدا کرنیکا اوس طریق پر قایم رہے مگر نہایت ذلت وخواریکے
ساتہ اہل علم کے مجلسونمین تقیہ سے گذار کرتے مولوی اسمٰعیل وغیرہ ارکان
دین جدید نے بہی اس بحث کو کم کرکے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس
جملہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکہٹے ہوے اور سید احمد بہی جب انکو
توفیق ہوئی تقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتہ گئی افغانستان کو سید احمد کو
امیر المومنین بنایا اور قوم سکہ پر جہاد کا عزم کیا مگر اوسمین بہی وہی پیشین گوئیان
کہ فلانی تاریخ کو رنجیت سنگہ رئیس کفرہ قوم سکہ امیر المومنین کے ہاتہ سے مارا
جاویگا اور فلانی تاریخ فلان ملک فتح ہوگا اور نماز عید فلانے سال مین امیر المومنین
جامع مسجد مین لاہور کے پڑہینگا اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائیکے وقت
توپ بندوق سکہ کے بند ہوجاوینگے ملکہ بعضے افغان اوسی شرط پر داخل بیعت
ہوے تہے جب مقابلہ ہوا فقرا کفرہ سکہ کے سامنے سے جان بچا کر صاف

بہاگ گئے اور عار جہاد سے بہاگ جانے کے جو بڑا گناہ کبیرا ہے اختیار
کر گئے اور اہل پشاور کے مخالفون سے ملکر مسلمانونکا قتل بہت کیا جب
فوج سکھ متوجہ پشاور ہوی یہہ خبر سنتے ہی بہاگ کر راہ پنجار کی لئے پنجار
کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے
اور بیعت کی اطاعت و فرمان برداری جیسی چاہیے کر گئے اپنے تمام ملک
کا خراج بہی امیر المومنین کے سرکار مین داخل کرنا قبول کر گئے اور عامل حاکم اونکے
اپنے اپنے مکانون پر مقرر کیا کرا دیا تحصیل اور حکم اونکا جاری کرایا اور
مقدور والون نے جو پنجاری وہان تہے اپنے گہر کے مال سے عورتون نکے
زیور تک بہی دریغ نکیا یا نس حق ایماندار یکا جیسا چاہیے وہ بجا لاے
واقع مین افغانکی قوم دیندار ہین بڑے مضبوط ہین ونیکے نام پر اونکو جان و مال
ایسا عزیز ہے جیسا کہ اور ونکو جان رکہنا مولوی اسماعیل اتنے ہی حکومت
کا تحمل نہین کر سکے آپ باہر ہو گئے ظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام
جاری کر دئے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا
اور سکہ مہر یہہ ٹہرا اسمہ احمد اور جو وہ صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر
بنانیکی تمہید کر رکہی تہے اوسکا اظہار شروع ہوا فقہا اور فقہا پر لعن و طعن
و تشنیع کتب حنفیہ پر بر ملا کرنے لگے اور پٹہانونکے ناموس و مال و جان
سے تعرض شروع کیا ہر چند معزز آدمیون نے سمجہایا نہ مانا وہ بیچارے
تنگ آ گئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکھ پر جہاد کے واسطے اونکو رئیس
کیا یہہ لوگ جو کافر و فسے چاہئے تمارے او پر جاری کیا سکھ کے مقابلے
مین اوس نامردی سے بہاگے اور مسلمانونکی جان و مال و عزت پر
اسقدر دلیری کرتے ہین دین و ایمان کا بہی اونکے کچہہ پتا نہین ہے

دفع کیا جائے چنانچہ عالموں اور سرداروں کو بہیجا جو کہنا تہا کہا مگر مولوی اسماعیل نے ایک ذرا بہی نہ سنا آخر مسلمانوں نے جتنے آدمی ہمراہی مولوی اسماعیل کے جہاں جہاں متعین تہے اور علم و اجراء حکم دین جدید مین مشغول تہے ایکدفعہ سب کو مارڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ مین اسیحر رؤسیاہ کے واسطے کہتا تہا کہ حد اعتدال سے بڑہنا اور دین جدید کے احکام جاری کرنا اور لوگون کے مال و جان و ناموس سے تعرض کرنا مناسب نہین ہے اب کام ہاتہ سے نکل گیا کہ تمام ملک پہر گیا اوسکا تدارک نہین ہو سکتا مگر تمکو اس مہلکہ سے بچا کر باہر نکالے دیتا ہوں پہر جو کچہہ مقدر مین ہوگا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند آدمیونکو کہ ہمراہ تہے اوس ملک مین سرحد سے باہر نکال کر اپنے ملک کے رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پہر سید احمد وغیرہ بہاگے جاتے تہے کہ عین بہاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی کہ اون سبکو مار ڈالی کوئی کہتا ہے سکہ تہے کوئی کہتا ہے پٹہان تہے اونمین سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بہاگ کر آئے تہی سو ملک پنجاب ورے تہا اور وہ صدمہ کہ بالیقین مظلوم مسلمانونکے ہاتہ سے اوٹہایا انتہی مضمون سیف الجبار ملخصاً پہر بیان سے سیف الجبار مین سید احمد کی امت کے عقاید مختلفہ اور اونکے حق مین حدیثین جہوٹ بنانیکا ذکر ہے پہر مولوی اسحاق کے جانشین بمقام مولوی اسحاق اور ناویلات سے فریقین کو راضی رکہنے کا ذکر ہے جو کوئی چاہے کتاب سیف الجبار کو مطالعہ کرے اوس سے بخوبی واضح ہوگا پس فرقہ وہابیہ منسوب ہین ساتہہ عبدالوہاب نجدی کے فایدہ مرقومہ فوق کتاب سیف الجبار مین تحریر ہے حال خروج اتباع عبدالوہاب نجدی کا ملک

نجد مین اور اونکے ظلم اور تغلب کرنیکا حرمین شریفین پر مشرک ٹہرانیکا اہل
اسلام کو اور پہر اونکے ہلاک ہونیکا دست اہل اسلام سے بالاجمال کتاب
حاشیہ شامی مین اور بہ تفصیل کتب تواریخ حرمین شریفین اور مصر مین مذکور
ہے اور علاوہ اوسکے تواریخ ملک انگلستان مین بہی سب حال مفصلاً مسطور
ہے عبارت حاشیہ شامی مطبوعہ مصر کے تیسری جلد مین صفحہ ۳۰۹ پر باب البغاۃ
مین تحریر ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا
من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم
اعتقدوا انہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
فاستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علماءہم حتی کسر اللہ شوکتہم
وخرب بلادہم وظفر عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین
والف انتہی پہر اوسی نسخہ سیف الجبار پر تحریر ہے خلاصہ حال وہابیہ کا
کہ وہ عبد الوہاب ساکن نجد کے پیرو ہین یہہ ہے کہ سنہ ۱۲ مین برسبب بے انتظامی
سلطنت روم دیکھ کر خروج کیا اور اوس بنا پر سب مسلمانونکو مشرک ٹہرا
دیا اور ایک نیا عقیدہ بنایا کہ جو اوسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین
شریفین اور بعضے عراق کے شہرون پر مثل کربلا وغیرہ کے اونکا تسلط
رہا آخر مسلمانونکے لشکر نے اونپر فتح پائی اور استیصال کلی اوسکا سنہ ۱۲۳۳
ہجری مین ہوگیا اور اونکے عقیدہ کی کتاب جو ہندوستان مین آئی تہی
اوسکو مولوی اسماعیل نے اختیار کیا اور اوسکے مطابق کہ گویا اوسکا
ترجمہ اور شرح ہے اردو زبان مین تصنیف کیا اور تقویۃ الایمان اوسکا نام
رکہا کہ اوسکی رو سے اونکے اوستادونسے لیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک کوئی شرک سے نہین بچا علماء ہند اہل سنت نے

اونکے رو برو اور اونکے بعد تحریر اور تقریر سے خوب رد کیا اب بیان
سے تقلید مجتہدین کے باب مین جو علماء سلف سے وارد ہے تحریر کیا جا
تا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید مین لکہا ہے اعلم ان فی الاخذ
بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها مفسدة
كبيرة ونحن نبين ذالك بوجوه احدها الامة اجمعت على ان
يعتمدوا على السلف في معرفة الشريعة فالتابعون اعتمدوا في
ذالك على الصحابة وتبع التابعين اعتمدوا على التابعين
وهكذا في كل طبقة اعتمد العلماء على من قبلهم والعقل
يدل على حسن ذالك لان الشريعة لا يعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا يستقيم بان ياخذ كل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولا بد
في الاستنباط من ان يعرف مذاهب المتقدمين لئلا يخرج
من اقوالهم فيخرق الاجماع ويبني عليها ويستعين في ذالك
عن سبقه لان جميع الصناعات كالصرف والطب والشعر والحدادة
والنجارة والصياغة لم تتيسر لاحد الا بملازمة اهلها وغير ذالك
نادر بعيد لم يقع وان كان جائزا في العقل واذا تعين الاعتماد
على اقاويل السلف فلا بد من ان يكون اقوالهم التي يعتمد
عليها مروية بالاسناد الصحيح مدونة في كتب مشهورة
وان يكون مخدومة بان يبين الراجح من محتملاتها وتخصيص
عمومها في بعض المواضع وتقييد مطلقها بعض المواضع ويجمع
المختلف بهذه الصفة الا هذه المذاهب الاربعة كذا في
فتح المبين في مكائد غير المقلدين ترجمہ جان تو تحقیق کہ اختیار

کر نہین ان مذاہب اربعہ کے مصلحہ عظیمہ ہے اور ر وگردانہین اون مذاہب سے فساد کبیرہ ہے اور ہم بیان کرتے ہین اس امر کو کئی وجوہ سے ایک اونمین وہ ہے کہ امت نے اجماع کیا اسبات پر کہ اعتماد کرین وہ سلف پر معرفت شریعت مین پس تابعون اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر اور تبع تابعین نے اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر او تبع تابعین نے اعتماد کیا تابعین پر اسی طور پر ہر طبقہ مین اعتماد کیا علماٗ اون پر جو قبل ونکے ہین اور عقل اس امر کی خوبی پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ شریعت بغیر نقل اور استنباط کے معلوم نہین ہوتی اور استنباط مین ضرور ہے کہ مذاہب متقدمین پہچانے تاکہ متقدمین کے اقوال سے باہر نہ اوے پس خرق اجماع لازم آوے اور بنا امر اپنا اجماع پر کرے اور مدد چاہے اس امر مین اون لوگوں سے جو سابق گذرے ہین اسواسطے کہ تمام علوم مانند صرف اور طب اور شاعری اور آہن گری اور نجاری اور صناعی کسیکے واسطے آسان نہین ہوی مگر ساتھ مصاحبت اہل پیشہ کے اور سواے اوسکے نادر اور بعید ہے اگرچہ عقل کے نزدیک جائز ہے پھر جسوقت کہ متعین ہوا اعتماد اقوال سلف پر پس ضرور ہے کہ ہووے جن اقوال پر اعتماد کیا گیا روایت کئی ہووین اسناد صحیح سے یا مدون ہووین کتب مشہورہ مین اور ہووین وہ روایت خدمت کئے اس امر کہ بیان کرے اوسکو جو کہ احتمالات سے اوسکے راجح اور قوی ہووے اور بعضے مواضع مین مطلق کو مقید کرے اور مختلف کو جمع کرے اور اوسکے احکام کے علتونکو جمع کرے وگرنہ ہرچند اون روایات پر اعتماد صحیح نہوگا اور کوئی مذہب اس صفت کے ساتھ اس آخر زمانہ مین نہین مگر یہ چار ہو مذہب

تفسیر احمدی مین لکھا ہے قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما

للائمہ الاربعۃ وقال فی الاشباہ والنظایر تحت القاعدۃ الاولی ماخالف للائمۃ الاربعۃ فهو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرهم فقد صرح فی التحریران الاجماع فقد انعقد علی عدم العمل بمذهب مخالف للائمۃ الاربعہ کذا فی فتح المبین ترجمہ بہ تحقیق کہ اجماع واقع ہوا اسپر کہ اتباع محض ائمہ اربعہ کی جائز ہے اور اشباہ مین ہے تحت قاعدہ اولی کے کہا کہ جو مخالف چار اماموںکے ہو وہ مخالف اجماع ہے اگرچہ اوسمین اونکے غیر کا خلاف ہووے پس تحقیق کہ کتاب تحریر مین تصریح کیا ہے اسبات پر اجماع منعقد ہوا عدم عمل وس مذہب پر جو مخالف ان چار اماموںکے ہے قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین لکھا ہے فان اهل السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ والاربعۃ علی اربعۃ مذاهب ولم یبق مذهب فی فروع المسائل سوی هذہ المذاهب الاربعہ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول مخالف کلهم وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وقال اللہ تعالی ومن یتبع غیر السبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جهنم وساءت مصیرا فتح المبین ترجمہ پس تحقیق کہ اہل سنت متفرق ہوے بعد قرون ثلثہ اور اربعہ کے چار مذہبوں پر اور باقی نہین رہا فروع مسائل مین سوا یہہ چار مذہبونکے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب باطل ہونے پر اوس قول کے جو مخالف اون چار مذہبونکے ہوا اور تحقیق کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہین ہوتی ہے اور حق تعالی نے فرمایا کہ جو شخص غیر راہ مومنین کے اتباع کرے پہیر دینگے ہم اوس راہ جو اسنے پہیرا اور داخل کرینگے ہم

اوسکو دوزخمین اور بد ہے وہ دوزخ ہیر نیکی جا ہے ملا علی قاری لکھتے ہین
بل بجث حتما ان یعین مذهبا من هذه المذاهب اما مذهب
الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذهب مالک واما
مذهب ابی حنیفه وغیرهم ولیس له ان ینتقل من مذهب
الشافعی فی البعض ما یهواه ومن مذهب غیره فی الباقی مما یهوی ایضا
انما لو جوزنا ذالک لادی الی الخبط الخروج عن الضبط وحاصله
یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی اذ اقتضا تحریم
شئ ومذهب غیره اباحة ذالک الشئ بعینه او علی العکس
یهواه ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق
الحل والحرمة وذالک باطل بالاجماع لان حفظ الدین واجب
وذالک ما یحصل الا به فیکون واجبا لان مقدمة الواجب
واجب بالاجماع فثبت ان تقلید المذهب الواحد واجب
بالاجماع ترجمہ یعنے ایک مذہب کی تقلید کا اختیار کرنا واجب ہے
مذاہب اربعہ سے مثلاً تقلید شافعی کی جمیع مسایل مین وعلی ہذا القیاس
تقلید حنفی کی اور یہہ کسیکو جایز نہین کہ بعض مسایل مین شافعی کے تقلید
اپنی خواہش نفس کے موافق اختیار کرے اور بعض مسائل مین حنفی کے
تقلید اپنے مرضی کے موافق کرے اسواسطے کہ اگر یہہ امر جایز ہوتا تو تکلیف
شرعی اوٹھ جاتی مثلا مذہب شافعی مین ایک شئ حرام ہے اور وہی شئ
مذہب حنفی مین حلال ہے یا بالعکس اوسکے سو غیر مقید بمذہب کبھی اوسکو
حلال کہتے ہین اور کبھی حرام پس حلت وحرمت متحقق نہوئی اور یہہ بالاجماع
باطل اور مردود ہے اسواسطے کہ حفاظت اور نگرانی دین کی واجب ہے،

اور یہہ بات بغیر تعین مذہب واحد کے حاصل نہین ہوتی پس تعین مذہب
واحد کی واجب ہو گئی کہ مقدمہ واجب کا بہی واجب ہوتا ہے پس ثابت
ہوا کہ تقلید مذہب واحد کی واجب ہے اور یہی مدعا ہے اور فتوی
علماء مدینہ طیبہ کا جو متعلق کتاب فتح المبین سے ہے اوسمین یہہ تحریر ہے
وقد انعقد الاجماع خلف عن سلف علی وجوب تقلید واحد
منهم لان المجتهد مفقود بعد لمائۃ الرابعۃ کما فی اذکار النووی
حیث لم یوجد بعد هذا التاریخ من تیکمل فیہ شروط الاجتہاد
ترجمہ یہ تحقیق کہ اجماع منعقد ہوا خلفا عن سلف واجب ہونے پر تقلید ایک
کے اون ائمہ مجتہدین سے اسواسطے کہ مجتہد مفقود ہین بعد چارسو ہجری کے
جیسا کہ اذکار امام نووی مین لکہا ہے اسواسطے کہ نہین پایا گیا بعد اس
تاریخ کے وہ شخص کہ کامل طور سے پائے جاوین اوس شخص مین شرایط
اجتہاد کے مولوی احمد رضا خانصاحب تقریر و تقریظ متعلق کتاب
فتح المبین مین لکہا ہے کہ سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہ اجلہ
ائمہ محدثین اور شیوخ بخاری و مسلم ہین ارشاد فرماتے ہین الحدیث
مضلۃ الا للفقهاء یہہ حدیث گمراہ کردینے والی ہے مگر فقہا سے مجتہدین
کو سمجھ ہے کہ علماء مجتہدین اور ائمہ متقین حدیث کے مالہ و ما علیہ کو سمجھتے
ہین اور اسرار شریعت اور دقائق احکام الٰہی سے وہی لوگ کما حقہ
واقف ہین اونہین کو عمل بالحدیث سزاوار اور لائق ہے نہ مثل قوم ما بیہ
نجدیہ کے ایک دو کتاب مین حدیث کے سرسری طور پڑہتے ہین ہنوز
عبارت عربی پڑہنے کا اور سمجھنے کا تو شعور بخوبی پیدا نہین ہوا تحریر عربی
عبارت کی تو حوصلہ کہان تپا دعوی عمل بالحدیث کا کرنے لگجاتے ہین اور

فتوئن مین احادیث سے جواب دیتے ہین اور ذرا بھی خیال نہین کرتے
کہ یہ حدیث کس مقام اور محل پر وارد ہے اور اس حدیث مین کیا
نکات اور اسرار مندرج اور مندمج ہین پس اس روش سے اونکے یہی
قرآن اور حدیث نے اونکو گمراہ کیا اور وہ لوگ مورد آیہ یضل بہ کثیرا
کے ہوئے آج کل کے غیر مقلدین اور فرقہ وہابیہ کا تو کیا ذکر ہے جو استاد
اونکے ابن تیمیہ اور داود ظاہری اور عبدالوہاب نجدی ہین کہ یہ لوگ
اونکے تابع ہین اور رشمہ علم بھی اونکا یہ لوگونکو حاصل نہین دیکھو جب اونہون
نے ائمہ مجتہدین کی تقلید کو چھوڑ کر عمل بالحدیث اختیار کیا کس گمراہی مین
پر گئے اور عمل بالحدیث اونکا مضحکۃ الاطفال ہوگیا چنانچہ ابن تیمیہ نے
حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سے یہ مضمون نکالا
کہ زیارت نبوی کے واسطے سفر کرنا حرام ہے اور عبدالوہاب نجدی
نے دعوی عمل بالحدیث اور عمل بالقرآن کا کیا روضہ منورہ نبویہ کو صنم اکبر
کہا اور قتل بہت مسلمین خصوصاً قتل سادات اور اہل حرمین شریفین
کا مباح کیا اور داود ظاہری نے حدیث لا یبولن احدکم فی الماء
الراکد سے یہ مسائل استنباط کیا کہ اگر کوئی شخص ایک طرف مین پیشاب
کرکے کہڑے ہوی پانی مین ڈالے یا الگ جا کے پیشاب کرے مگر وہ پیشاب
بہکر پانی مین آجاوے یا اگر کوئی شخص پاخانہ پانی مین کر دے تو کچھ مضائقہ
نہین اوس پانی سے وضو جایز ہے اسواسطے کہ حدیث مین پیشاب
کرنا کھڑے ہوسے پانی مین منع ہے اور یہ سب صورتین جو ہو سکے
سوا ہین جایز ہین پس ایسا عمل بالحدیث مضحکہ اطفال و مصداق آیہ اللہ
یستہزئ بہم کا ہوا گر تو قرآن بہمین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی را

پھر اونکے تابعین عامل بالحدیث جو فخلف من بعدہم خلف پیدا ہوے بدعوی عمل بالحدیث طعام فاتحہ اور اعراس بزرگان دین کو حرام کہنے لگے جہان موقع پاسے اوس طعام کو مطلقا حرام کہے اور اوسکو مشابہت دئے اون جانور سے جو بتونکے نام سے مشرکین بت پرست ذبح کرتے ہین اور جہان موقع نہ پاسئے وہان در پردہ گفت وگو کئے کہ طعام فاتحہ بزرگان دین اغنیا پر حرام ہے اور بدعوی عمل بالحدیث فتوی مین بلاتحاشا احادیث ہانکنے لگے اور استدلال بالحدیث فرمانا شروع کئے کہ جسکا سرنہ پر جیساکہ اس شہر مین قبل ایک زمانہ کے ایک صاحب اوسی گروہ کے مسجد مین وعظ بیان فرما رہے ستے اثناء وعظ مین جو اونکو اپنے علم کا غلو اور جوش ہوا اور دعوی انا خیر کا اونکے دماغ مین سمایا ارشاد فرماسئے کہ مجھے اللہ تعالی ایسا علم وفضل عنایت فرمایا ہے کہ جس چیز کو چاہون حرام کردون اور جسکو چاہون حلال کردون ایک اہل مجلس نے اونکی خدمت مین عرض کئے کہ حضرت کا ارشاد بابرکات سچ ہے کہ حق تعالی نے آپکو اسیقدر مبلغ علم سرفراز کیا کہ آپ جسکو چاہین حلال کرین اور جس چیز کو چاہین حرام فرماوین مگر اہل مجلس آپکے علم وفضل سے جیسا چاہین واقف نہین مگر اسوقت مین کہ آپ آیہ حرمت علیکم امہاتکم کے پہلے ہاتے کو حلال فرماوینگے تو سب اہل مجلس محظوظ ہوونگے اور آپکے علم وفضل کا بخوبی اقرار واعتراف کرینگے پس واعظ صاحب کو جو بالحدیث دعوی ہمہ دانی اونکے سرمین سمایا تھا یکسر فرو ہوا بالاخر سوائے نگون ساری اور شرمندگی کے کچھ ثمرہ اونکو حاصل نہوا خیال کیا چاہئے کہ یہہ لوگ جو دعوی عمل بالحدیث کا کرتے ہین اور صحاح ستہ کا دم بہرتے

ہین سوا اُنکو علم حدیث کہان حاصل ہوا اصحاب صحاح نے سب ائمہ مجتہدین سے علم حدیث اخذ کئے اور ائمہ مجتہدین اصحاب صحاح ستہ کے اوستاد ہین خصوصًا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب صحاح مین سے کوئی ایسا نہین کہ بواسطہ یا بلا واسطہ شاگرد نہو وین چنانچہ فتح المبین مین لکہا ہے مرقات شرح مشکوۃ مین ہے قال ابن حجر وتلمذ لہ کبار من الائمۃ المجتہدین والعلماء الراسخین عبد اللہ بن المبارک واللیث ابن سعد والامام مالک بن انس انتہی ومنہم داؤد الطائی وابراہیم بن ادہم وفضیل بن عیاض وغیرہم من اکابر السادات الصوفیہ رضی اللہ عنہم اجمعین یعنے کہا ابن حجر نے کہ شاگرد ہوے امام ابوحنیفہ کے بڑے بڑے ائمہ مجتہدین اور علماء راسخین مثل عبد اللہ بن المبارک اور لیث بن سعد اور امام مالک انتہی اور اونہین سے داؤد طائی اور ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض وغیرہم اکابر صوفیہ سے انتہی ان تحریرات سے معلوم ہوا کہ امام مالک امام صاحب کے شاگرد ہین اور امام شافعی امام مالک اور امام محمد کے شاگرد ہین اور امام احمد امام شافعی کے شاگرد ہین اور امام احمد کے امام بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد شاگرد ہین اور امام بخاری کے امام ترمذی اور امام نسائی شاگرد ہین سو امام اعظم کے شاگرد و نکے ہین شاگرد بہی ارشد: بخاری شافعی مسلم نسائی ترمذی احمد: غرض کوئی محدث الا ماشاء اللہ ایسا نہین جسکو امام ابوحنیفہ سے بلا واسطہ یا بواسطہ تلمذ حاصل نہو اسطرح عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح کے واسطے سے بہی کہ یہہ دونو بہی امام

امام صاحب کے شاگرد ہین امام بخاری اور مسلم وغیرہما امام صاحب کے باواسطہ تلمیذ رشید ہین اسیطرح امام ابو یوسف کے امام احمد اور امام محمد اور یحیی بن معین وغیرہ شاگرد ہین انتہی عبارت فتح المبین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکھا ہے ومن ھذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ واستدل شیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتھم وکلام النووی الذی ذکرناہ شاہد لہ انتہی یعنے جسطرح ابو جعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین اسیطرح امام محمد بن اسماعیل بخاری بہی مقلدین شافعیہ مین شمار کئے گئے اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور اونہون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکہا ہے امام حمیدی سے اور حمیدی نے شافعی سے اور دلیل لاے ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ مین ساتھ مذکور ہونے اونکے طبقات شافعیہ مین اور کلام نووی کا جو ذکر کیا ہم نے اوسکو گواہی دے رہا ہے اثبات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی پس جب ایسی بڑی امام المحدثین نے بدون تقلید کے دین مین چارہ نہین دیکہا تا چار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب لامذہبونکو بہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار لعن اور

پیشگار کرین کذا فی فتح المبین شاہ ولی اللہ کتاب الانصاف مین لکہا ہے
اما ھذہ الطبقۃ الذین ھم اھل الحدیث والاصرفان الاکثر
منھم انما کدھم فی الروایات وجمعھم الطرق وطلب الغریب
والشاذ من الحدیث الذی اکثرہ موضوع او مقلوب ولا یرا
عون المتون ولا یفھمون المعانی ولا یستنبطون لسرھا ولا
یستخرجون رکازھا وفقھھا وربما عابوا الفقھاء وتناولوھم
بالطعن وادعوا علیھم مخالفۃ السنن ولا یعلموا انھم من
مبلغ ما اوتوہ من العلم قاصرون وبسوء القول فیھم آثمون
یعنے لیکن یہ طبقہ جو اہل حدیث کا ہے سو بیشک اکثر اونکے سعی
کرتے ہین روایات مین اور طرق حدیث کے جمع کرتے ہین اور طلب
کرتے ہین غریب اور شاذ کی اوس حدیث سے کہ جسکا اکثر موضوع یا
مقلوب ہے اور نہین رعایت کرتے وہ لوگ متن کی اور نہین سمجھتے معنون
کو اور نہین استنباط کرتے اونکے اسرار کا اور نہین نکالتے اونکے خزانہ
اور فقاہت اور اکثر اوقات فقہا پر عیب کرتے ہین اور طعن مارتے
ہین اور اونپر مخالفت حدیث کا دعوی کرتے ہین اور نہین جانتے یہ امر
کہ فقہا کو یہ مسئلہ کس مبلغ سے دیا گیا علم سے وہ لوگ قاصر ہین اور
فقہا کے حق مین برے الفاظ کہتے ہین گنہ گار ہوتے ہین انتہی کذا فی
فتح المبین اور علامہ ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان کے فصل ست
وشستم مین لکہے ہین من یطلب الحدیث ولا یتفقہ یکمن یجمع الادویہ
ولا یدری منافعھا حتی یجی طبیب کما ان المحدث لا یعرف
وجہ حدیثہ حتی یجی الفقیہ انتہی ترجمہ جو شخص کہ جو حدیث کو

طلب کرتا ہے اور فقاہت نہین رکھتا مانند اوس شخص کے ہے کہ جو قرابہ
جمع کرتا ہے اور اوسکے فوائد نہین جانتا یہانتک کہ طبیب آوے جبکہ
محدث وجہ حدیث کو نہین جانتا یہانتک کہ فقیہہ آوے کذا فی فتح المبین
یہ بات بہت راست اور درست ہے کہ معانی حدیث کے قول و فعل صحابہ
اور علماء راسخین ہی سے معلوم ہوتے ہین جیسا کہ فتح المبین مین مذکور ہے
امام زیلعی نے تبیین الحقایق مین لکھا ہے واذا اتفق الناس علی
ترک العمل بالحدیث المرفوع لا یجوز العمل بہ لانہ دلیل ضعفہ فہ
ظننک لفعل بعض الصحابہ ترجمہ اور جسوقت متفق ہووین لوگ اوپر
چھوڑنے عمل کے حدیث مرفوع پر نہین جایز ہے عمل اوس حدیث مرفوع
پر اسواسطے کہ دلیل ہے اوسکے ضعف کی پس کیا گمان ہے تیرا فعل
بعض صحابہ سے انتہی اور فتح المبین کے جواب سوال دوم مین تحریر ہے
طحاوی نے حاشیہ در مختار کے کتاب الذبایح مین فرمایا ہے وھذہ الطائفۃ
الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاھب الاربعۃ وھم الحنفیون
والمالکیون والشافعیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاہب
الاربعۃ فی ذالک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار یعنے
گروہ نجات پانیوالا جمع ہین آجکے روز چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور
شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس
زمانہ مین خارج ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے انتہی اب یہانسے جو استفتا
اون گروہ کے بارہ مین مرتب ہوا اور علماء نے بالاتفاق اوسکا جواب
دیا ہے اور کتاب فتح المبین مین تحریر ہے اختصاراً نقل کیا جاتا ہے
معلوم کیا چاہیے کہ استفتا تین سوالو نمین مرتب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم

دی سہو کاتب معلوم
ہوتا ہے ... لکھنا چاہیے
تھا نویسی کیا گیا منہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم سوال اول علماء اہل سنت وجماعت اس مسایل
مین کیا فرماتے ہین کہ یہہ گروہ وہابئین یعنے فرقہ غیر مقلدین داخل ہے
اہل سنت وجماعت مین یا خارج ہے اونسے مثل اور فرقون ضالہ کے سوال
دوم اور ہسم غیر مقلدین کو اونکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور او
رنیے مساجد مین باوجود خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہین
سوال سوم اور اونکے پیچھے نماز پڑہنا کیسا ہے بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر
الجزیل جواب سوال اول وہابیہ غیر مقلدین کہ قطع نظر عقاید کے جنکے علامات
ظاہری اس ملک مین ائمہ اربعہ مین سے کسیکی تقلید نکرنا اور فقہہ کو مخالف
حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکہنا اور اپنے تین
موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑنا اور انعقاد مجلس میلاد
خیر العباد اور فاتحہ خوانی وعرس اولیاء اللہ کو شرک وبدعت کہنا اور
بغیر کسی امام کی تقلید کے آمین نماز مین پکار کے کہنا اور وقت رکوع کے
اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور ناف سے اوپر بلکہ سینہ پر ہاتھ باندہنا
اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہنا اور جو ایسا نکرے اوسکو برا کہنا
مثل دیگر فرقون ضالہ رافضی وخارجی وغیرہما کے اہل سنت وجماعت
سے خارج ہین چنانچہ بموجب تحریر اونہین کے کتابونکے چند عقاید اور
مسائل تقیدنام وہندسہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کئے جاتے ہین تا پہر
کسی منکر کو اونکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہہ کی باقی نرہے
انتہی پہر صاحب کتاب فتح المبین نے تقیدنام کتب وہابیہ کے اور واقعہ
ہندسہ صفحہ اونکے اونتیس مسایل اعتقادیہ اور اٹہتر مسائل عملیہ اونکے
بہ نقل عبارت اونکے کتابونکے ثابت کیا اور اونکے رد اور جوابات

احادیث اور آیات قرآنی سے بخوبی کیا حق تعالیٰ جزاء خیر دیوے مگر چونکہ
یہہ مختصر اون سب مسائل کو مع اجوبہ اونکی نقل کرنیکی گنجایش نہین رکھتا
کہ اوسمین بسط کلام اور طوالت متصور ہے مگر چند مسائل اونمین سے
واسطے مذاق ناظرین کے اختصاراً بیان کئی جاتے ہین مالا یدرک
کلہ لا یترک کلہ مسائل اعتقادیہ مین سے اول یہہ خداے پاک کا جھوٹ
بولنا جایز ہے دوم انکار خاتم النبیین ہونا حضرت کا سوم انبیاء علیہم
السلام سے احکام دین ہہول چوک ہونا چہارم احادیث احاد سے
معجزات حضرتکے ثابت نہونا پنجم قیاس مجتہد کا شریعت مین قابل اعتبار
نہونا ششم چارون امامونکے اور چارون طریقونکے متبع یعنے حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ سب لوگ مشرک ہین
اور کافر ہفتم ارواح انبیاء کرام اور اولیاء عظام خلق پر کسطرحکا فیض
نہین مجرا اوراق عرض کرتا ہے اسی باعث سے جو اونکے دلونمین
ایسی خباثت متمکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام
کے اعراس کے حضوری سے محروم رہتے ہین اور دعوت اعراس
کو بلطائف الحیل رو کر دیتے ہین ہشتم اہل قبور سے استمداد کرنا خلاف
شرع بلکہ موجب کفر ہے نہم کسی نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا
ناجایز نہین ہے دہم تاثیر اور اعمال سلب امراض اور افادہ توبہ عاصی
وتصرف خیال وآگاہی نسبت اہل اللہ واطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقایع
آیندہ ودیگر تصرفات اولیاء اللہ وکشف ارواح وتعویزات وطریق دفع بلیات
وغیرہ من اعمال المشایخ الصوفیہ اور طریق پیری مریدی کا شرک ہے یازدہم
درود ومستغاث دلائل الخیرات دوازدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت

اور ضلالت کہتے ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت کہتے ہین سیز دہم الہام کو صرف خیال دل سمجھنا خواہ خدا کے طرف یا شیطان کے جانب سے اور الہام ہر ایک مکھی سے لیکر انسان تک اور کافر سے لیکر مسلمان تک ہوتا ہے اوسکو خاصہ اولیاء اللہ کا سمجھنا خطا ہے چہاردہم سب افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محمود اور شرعی نہ جاننا اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نکرنا پانزدہم اقتباس آیات قرآنی کو کفر اور ممنوع سمجھنا اور شیخ سعدی اور حضرت جامی اور حافظ ایسے بزرگوارون کو جوکہ اپنے کلام مین اقتباس آیات قرآنی کئے ہین اونکو کافر کہنا باقی مسائل علی ہذا القیاس اب عملیات اونکے بیان کئے جاتے ہین اول یہہ کہ اگرچہ قلیل پانی ہو اوسمین نجاست گرنے سے پانی نجس نہین ہوتا جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلثہ تغیر نہو دوم یہہ کہ پیشاب سب جانورون کا گو سور کا ہووے اور شراب اور خون اور منی یہہ سب پاک ہے سوم مرد پر خواہ وہ مولوی یا واعظ یا مفتی یا قاضی یا ہیجڑا چاندی کے بالیان کرے چھڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہے یعنے محض سونا مرد پر حرام ہے چہارم حرام سمجھنا زکواۃ کا بنی ہاشم اور اونکے غلامون پر اور آسودہ اور تندرست کھائو پر انتہی صاحب کتاب فتح المبین لکھتے ہین کہ اوسکا یہہ مطلب ہوا کہ مصرف زکوات کے واسطے بیماری لازم ہے اگر فقیر تندرست ہوگا تو اوسکو زکواۃ لینی حرام ہوگی حال یہہ کہ غلط محض ہے پنجم سوتیلی خالہ سے نکاح جائز ہونا ششم اکثر شب یا تہائی شب سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او صحابہ کرام اور اولیاء عظام مثل غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اونکے نزدیک

گناہ ہے معاذ اللہ باقی مسائل علی ہذا القیاس جواب سوال دوم ایسے غیر مقلدون سے جو عقاید و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو مساجد مین آنے دینا شرعاً ممنوع اور باعث خوف فتنہ دین ہے اس امر کو صاحب کتاب فتح المبین نے احادیث اور اقوال سلف سے ثابت کئے کہ یہان بخوف اطالت ذکر نہین ہوا جواب سوال سوم اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و مبطل صلوٰۃ کا مرتکب ہو اقتدا کرنا جایز ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ اونکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقاید مسطورہ بعض موجب کفر ہے اور بعض مفسد نماز ہین اور سوائے اوسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جایز نہین جیسا کہ فتاوی عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اما الاقتداء بالشافعی فلا باس بہ اذا لم یتعصب ای لم یبغض للحنفی یعنے شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب ہو یعنے حنفیون سے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو اون غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے بطریق اولا جائز نہوگی کہ یہہ تو حنفیون کے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑکر ایک بات اون لامذہبون کے حق مین محدث نامی علامہ شامی نے حاشیہ درالمختار مین لکھی ہے زمانہ مین وہابی نجد کے پیرو اور تابع مثل خارجیون کے ہین جنہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کر کے اونکے لشکر سے خروج کیا تھا پس جب لامذہب مثل خارجیون کے ٹہرے اور خارجی مثل باغیون کے ہوئے تو جو حکم باغیون کا ہے وہی حکم

لا نہ ہونکا شہیر اکما فی البدائع ولا یصلی علے بغات بل یکفنون ویدفنون
یعنے باغیونکے جنازہ کی نماز نہ پڑہی جاسے صرف اونکو کفن دیکے دفن
کرین و حکم خروج عند جمہور الفقہا و المحدثین حکم البغاۃ و ذہب
بعض المحدثین الی کفرہم یعنے حکم خارجیونکا نزدیک جمہور علماء
محدثین اور فقہا کے حکم باغیونکا ہے اور محدثین تو اونکے کفر کے قائل
ہوسے شامی صفحہ ۳۰۹ جلد ۳ مطبوعہ مصر انتہی عبارت فتح المبین مین اس
فتوسے پر ایک سو جو دا مہر ہے فہرست اجمالی اونکی تحریر کیئے جاتی ہے
مواہیر علماء حرمین شریفین مواہیر علماء فرنگی محل و لکہنؤ علماء کانپور

۱۶ اسم ۱۳۰ اسم ۱۵ اسم

علماء بریلی و بداؤن علماء دیوبند و سہارنپور و منگلور علماء لاہور و امرتسر

۱۹ اسم ۱۱۷ اسم ۱۶ اسم

علماء ہوگلی و کلکتہ علماء حیدرآباد و مدراس علماء مصطفےٰ آباد و رامپور

۱۹ اسم ۱۱۵ اسم ۱۳ اسم

علماء شہر اندور علماء مقام لودہیانہ و دیوبند علماء دہلی و کانپور اور

۶ اسم ۱۱ اسم ۴۹ اسم

ہر ہر شخص علماء مین سے بقدر اپنے وسعت علم و فضل کے بخوبی تصحیح
فتوی اور توصیف کتاب فرماکر اپنے مہرین یا دستخط ثبت کئے پس
اس فتوی پر حسب اجماع امت مواہیہ فتوی مثل نص قطعی کے شہیرا حق تعالےٰ
صاحب کتاب کو جزاء خیر دیوسے کہ اونکی سعی اور کوشش بلیغ سے
مسائل اجماعیہ امت محمدیہ سے سب مومنین امت محمدیہ مستفاد اور
فیضیاب ہوسے پس جو شخص خلاف مین ان مسائل اجماعیہ کے عمل کرے

وہ مخالف اجماع امت سے اور جو لوگ اپنے تئین عامل بالسنۃ و قرآن
قرار دیکر لوگونکو دہوکا دیتے ہین اونکی قلعی کہل گئی جاننا چاہیئے کہ عادت
اون لوگونکی یہہ ہے کہ اپنے عقاید فاسدہ کو کسی سے ایک موقت مین
ایکدم ظاہر نہین کرتے بلکہ رفتہ رفتہ ایک حسب موقع اوسکا اظہار کرتے
ہین اور اوسمین یہہ حکمت سمجھتے ہین کہ اگر ایکوقت مین ایکبار اپنے
عقاید فاسدہ سے اطلاع کرین تو لوگونکو وحشت اور تنفر حاصل ہو
جاویگی اسواسطے اگر کوئی اونکا ہم صحبت ہو تو اوسکو اول مثلاً ایک
عقیدہ اپنا سمجہاتے ہین جبکہ وہ عقیدہ اوسکے خوب ذہن نشین ہوا اور
اوسپر وہ استوار ہوا تو پہر دوسرا عقیدہ اپنا اوسکے ذہن مین جماتے
ہین علی ہذا القیاس پہر اگر ایک بہی عقیدہ ان عقاید مین سے اگر کسی
مین تو سمجہہ لینا چاہیئے کہ سب عقاید فاسدہ اوسمین موجود ہین ایک
مجموعہ فتاوی شاہ عبد العزیز صاحب اور احوال مولوی اسمعیل
اور مولوی عبد الحی کا مطالعہ مین آیا کہ اوسمین مناظرہ اور مباحثہ
جو مولوی اسمعیل اور مولوی عبد الحی اور مولوی رشید الدین خان
صاحب سے درپیش ہوا وہ بہی مندرج تہا اور صدر خاتمہ اس کتاب
مین اشارۃً اور اجمالاً جانشینی مولوی عبد الحی کی بجاے مولوی
اسمعیل کے تحریر کئے گئے تہے اب مولوی عبد الحی کے باب مین
جو فتوی علماء حرمین شریفین کا جو مجموعہ مذکورہ مین مندرج تہا مع عنوان
فتوی بعینہ تحریر کیا جاتا ہے فتوی ائمہ اربعہ از مفتیان مذاہب اربع کہ در مکہ
معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کہ در حق مولوی محمد عبد الحی کہ یکے از ہمراہیان
حضرت سید صاحب کہ کلمہ توہین نسبت مذاہب اربعہ گفتہ بود و بعد صدور

فتوی مفتیان ممدوح بر استفتا دراه قرار درپیش گرفت و جان بسلامت برد

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی حبیبه سید الانبیاء والمرسلین علی آله واصحابه اجمعین اما بعد فماذا یقولون ایها القضاة اولی الفتوی فی الشریعة الغراء الحنفیه والعلماء الراسخون فی الملت السمحیة المحمدیه علی صاحبها افضل الصلوٰة وازکی التحیه فی رجل مسلم ظاهر اید عی ان مقلد المذاهب الاربعة ایمانهم غیر صحیح وکلهم فی النار وان الحنفی والشافعی کلهم کفار وان الهدایه وشرح الوقایه بصدر الشریعة فیها ضلالته وبطلالته ینبغی ان یحرق فی النار وقد اثبت هذا الدعاوی قبل اربع سنه فی الملکة المعظمة فاخذ وحبس ثم استتیب فتاب وخلص ومن دابه ان یتوب لسانا لا قلبا کما یقول اذا خاف رجل علی نفسه وماله یجب ان یتوب عن مذهبه لسانا دون القلب کما فی حالت الاکراه وعلی قوله هذا ایضا شهود لکن ثبت لهم فی الحال ترکه المدعی بینوا حکمه توجروا وفقکم الله بما یحب ویرضی واثابکم بما عنده الحسنی الجواب سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا الظاهر ان القائل بان ایمان المقلد غیر صحیح وکلهم فی النار یصیر ضالا مضلا وساعیا فی الارض بالفساد وقد نقل الاجماع علی عدم الخروج عن المذاهب الاربع لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة کما فی اذکار النووی وقوله ان الحنفی والشافعی کلهم فی النار وکفار یدل علی انه خارج من جماعت اهل الاسلام وقد ورد فی

فی الحدیث الشریف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار و منقول فی حق الھدایہ ھی الھدایہ الی احکام الاسلام و فی شرح الوقایہ صدر اولی الاعلام فھذہ ھفوۃ تشیر بزندقہ نعوذ باللہ منھا وقد تقرر ان اہانت العلم والعلماء کفر ففی نظم الوھبانی و لکن من یستجب کفر کذالک لفظ الفقیہ تصغیر قال فی الحاوی القدوسی من استخف بالنبی او نبی من الانبیاء یکفر و کذا من استخف بالعلماء العالمین ائمہ الدین و شریعہ و روی ان من قال الفقیہ فقیہ علی وجہ التصغیر یکفر فی الواجب علی الامام ان یحبس ھذا لشخص الخارج عن الاسلام حبا مدیدا حتی یتوب او یموت وان رای مصلحتہ فی تعزیرہ اولا بان یشھر و یرکبہ علی الحمار و یدیرہ فی الاسواق و یضربہ ضربا وجیعا حتی یظھر صلاحیتہ والکلام فی ذالک مطول و فیما اوردنا کتبا کفایتہ والیہ الھادی کتبہ الفقیر الی اللہ عز شانہ اسیل ابوبکر داغستانی المفتی بالمدینۃ المنورہ جواب دوم از مفتی شافعیان اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین یجب علی ولاۃ الامر اعزاللہ بھم الدین قمع ھؤلاء المفسدین اشتیانہ ھل الرجل عما من الصلوات الموجبۃ الی العار والنار بنص القرآن فانہ نقل الذکر موصل بہا الی الکفر فانہ یلزم علی قولہ الحکم بتکفیر الامۃ و تضلیلہا التی حکم الصادق المصدوق بانہا لا تجتمع امتی علی الضلالت

فان تاب قبل منه والا عزر التعزير البليغ اللائق بامثاله بما يراه اولی الامر ومنع الناس من الاجتماع معه لئلا يوقع الناس في الضلالة التي هو مرتكبها والله اعلم سبحانه كتبه الفقير الی الله سبحانه محمد صالح بن الرئيس براهيم المفتي الشافعي بمكة المكرمة۔ جواب سوم از مفتی مالکیان الحمد لله وما توفيقي الا بالله يجب على ولاة الانام اعز الله بهم دين الاسلام وقطع بسيف سطوتهم دابر اهل الزيغ والبهتان ان يذيقوا الرجل المذكور العذاب بالضرب واطالة السجن بالاغلال حتى يوجد منه الرجوع الى المتاب وما اخاله الا من الزنادقة الذين اظهروا الاسلام واخفوا الكفر في الطوية لان المقالة المذكورة الشنيعة لا يصدر من مسلم سرا وعلانية لاشتمالها منابذة قول خاتم النبوة والرسالة لن يجمع امتي على الضلالة ونسئل الله عز وجل ان يحشرنا زمرة الاربعة الائمة الذين اجمعوا على السنة والحق ان مقلدهم من المصلحين كتبه الفقير الى من ليس له ثاني محمد بن محمد عربي النسبا لي مفتی المالكية بالساحات المكية عفا الله عنه ووفقه بما يحب ويرضى في كل كلية وجزئية جواب چہارم از مفتی حنبليان الحمد لله رب العالمين اللهم اهدنا للحق والصواب ان كان الامر كذالك فيجب على ولاة الامور وفقها واياهم لما يحب ويرضى ان يزجر هذا الرجل زجرا البليغ ويضرب الشنيع ويطيل سجنه ويشهر حتى يموت لان لا يضل غيره لانه ضال مضل زنديق والله اعلم سبحانه كتبه الفقير الى الله سبحانه وتعالى محمد بن يحيى

مفتی الحنابلہ بمکہ المکرمہ عفا اللہ عنہما ترجمہ چار فتوے چارو مذہب کے
مفتیون نے مکہ معظمہ سے حق مین مولوی عبدالحی کے کہ وہ ایک ہمراہیون
حضرت سید صاحب کے تھے کہ انہون نے کلمہ اہانت کا نسبت مذاہب
اربعہ کے کہا تہا بعد صدور ہونے فتوے کے استفتا بہاگ گئے او ز اپنی
جان کو بچا لئے ترجمہ استفتا الحمد للہ رب العالمین والصلوات
والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اے قاضیان ومفتیان شریعت اور اے علماے راسخین کیا فرماتے
ہو ایک شخص کے باب مین کہ وہ بظاہر مسلمان ہے اور دعوی اور
مقولہ اوسکا یہہ ہے کہ متبع مذاہب اربعہ کا ایمان صحیح نہین ہے
اور سب کے سب جہنمی ہین اور حنفی اور شافعی وغیرہما جیسے سب کافر
ہین اور ہدایہ اور شرح وقایہ مین گمراہی اور بطالت ہے کہ وہ آگ
مین جلانیکے قابل ہین اور یہہ اپنے کلام کو قبل چار سال کے مکہ معظمہ
مین ظاہر کیا تہا اور وہان وہ شخص گرفتار اور قید ہوا پہر اوس سے توبہ
ان اقوال سے چاہے گئی اور اپنے اقوال سے تائب ہوا اور قید
سے خلاصی پایا اور اوسکے طریقہ سے یہہ بات ہے کہ توبہ زبان
سے کرنا دلسے نکرنا جیسا کہ کوئی شخص اپنے نفس پر یا مال پر کچھہ
نقصان کا خوف کرے اور اوسپر واجب ہے کہ اپنے مذہب سے
توبہ کرے دل سے نکرے جیسا کہ حالت اکراہ مین اور اس قول
پر بہی اوسکے گواہ ہین لیکن اونکو ثابت ہوا کہ فی الحال اوس
دعوے کو اپنے چھوڑ دیا ہے پس ایسے شخص کا حکم اے علماء
اور قضاۃ بیان کرو کہ حق تعالی تمکو ثواب دیوے اور توفیق اوس

چیز کی ڈبوے کہ جس سے خوش ہے اور ہمکو نیکی پہنچاوے جواب
سید ابوبکر داغستانی مفتی مدینہ منورہ کا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
ظاہر یہ ہے کہ جو شخص کہے کہ ایمان مقلد ائمہ مجتہدین کا صحیح نہین
اور وہ لوگ سب کے سب دوزخی ہین گمراہ ہے اور لوگونکو گمراہ کرنیوالا
ہے اور زمین مین فساد ڈالتا ہے اور اجماع منعقد ہوا اس امر پر
کہ چار مذہب سے باہر نہ نکلنا اسواسطے کہ مجتہد بعد چار سو ہجری
کے مفقود ہے جیسا کہ کتاب اذکار نووی مین تحریر ہے اوسکا
قول جو یہ ہے کہ حنفی اور شافعی سب جہنمی اور کفار ہین دلالت
کرتا ہے کہ وہ شخص خارج ہے جماعت اہل اسلام سے اور یہ تحقیق
کہ وارد ہوا ہے حدیث مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی اتباع کرو پس جو شخص کہ جماعت سے
الگ ہوا وہ دوزخ مین گیا اور حق مین کتاب ہدایہ کے کہا گیا ہے
کہ وہ کتاب ہدایت ہے احکام اسلام کے طرف اور حق مین شرح وقایہ
کے کہا گیا کہ وہ صدر ہے صاحبان علم کا پس یہ کلام اوس شخص کا
یعنے اون کتابونکو آگ مین جلانا دلالت اور اشارہ کرتا ہے اوس
شخص کے زندیق ہونیکے جانب نعوذ باللہ منہا او مقرر ہے یہ
بات کہ اہانت علم اور علما کی کفر ہے نظم و مبانی مین لکھا ہے
کہ جو شخص کفر کو دوست رکہے یا فقیہ کو بصیغہ تصغیر کہے وہ شخص
کافر ہے اور حاوی القدوسی مین کہا کہ جو حضرت کی خدمت مین
یا اور کسی نبی کی خدمت مین بے ادبی کرے وہ شخص کافر ہے
ایسا ہی جو شخص علماء ائمہ دین کو خفیف جانے اور فقیہ کو بصیغہ تصغیر

نقیہ براہ تحقیر کہے کافر ہوتا ہے پس واجب ہے حاکم پر کہ اوس شخص کو
جو خارج اسلام سے ہے دیر تک قید رکھے یہانتک کہ وہ مرے یا توبہ
کرے اور اگر مصلحت جانے تو اول اوسکو تعزیر دیوے اس طور پر
کہ سواری حمار اسکو بازار بازار گردش دیوے اور اوسکو خوب
سخت مار مارے یہانتک کہ صلاحیت اوسکی ظاہر ہووے اور کلام
اس باب مین طویل ہے اور جو کہ ہمنے لاے ہین اور لکھے ہین کافی ہے
اور حق تعالی ہدایت دینے والا ہے انتہی ترجمہ جواب دوم محمد صالح
مفتی شافعیان مکہ معظمہ کا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین واجب ہے حکام وقت پر کہ ایسے شخص سے
ایسے اقوال گمراہے سے اوسکے توبہ طلب کرین اسواسطے کہ یہہ کلام
اوسکا کفر کو پہونچا ہے کیونکہ اوسکے قول سے لازم آتا ہے کہ امت
محمدیہ کافر یا گمراہ ہو کہ جس امت کے باب مین حضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہو ویگی پہر اگر وہ توبہ کرے
تو توبہ اوسکی قبول کیجاوے وگرنہ اوسکو سخت تعزیر دیجاوے
جو تعزیر کہ اوسکے امثال کے لایق ہے وہ تعزیر جو حاکم اوسکو مناسب
سمجھے اور آدمیونکو اوسکے ساتھ ہمنشینی سے منع کرے تاکہ اونکو وہ
گمراہی مین نہ ڈالے جو وہ خود اوسکا مرتکب ہے انتہی جواب سوم
محمد بن محمد عربی النبالی مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا الحمد للہ وما توفیقی الا باللہ
حکام پر واجب ہے کہ اوس شخص کو عذاب کرین مار نیکے ساتھ اور
دراز ی قید طوق وزنجیر سے یہانتک وہ رجوع مذہب ثواب کے
طرف کرین اور نہین خیال کرتا ہو نہین مگر وہ شخص اون زندیقو نسے

ہے کہ بظاہر مسلمان اور بہ باطن کافر ہین اسواسطے کہ ایسا کلام شنیع مسلمان
سے خواہ سراً ہو خواہ علانیہ ہو صادر نہین ہوتا کیونکہ اس کلام سے
چھوڑنا کلام خاتم النبوۃ اور رسالت کا لازم آتا ہے جو حضرت نے فرمایا
کہ میری امت ہرگز گمراہی پر جمع نہوگی اور ہم حق تعالی سے دعا کرتے
ہین کہ ہمکو اون گروہ مین حشر کرے کہ وہ لوگ سنت نبوی پر اجماع ہین اور
حق یہی ہے کہ مقلد اور تابعین اونکے حق پر ہین جواب چہارم محمد بن
یحیی مفتی حنبلیان مکہ معظمہ اللہم اہدنا للحق الصواب واجب ہے حکام پر کہ
تنبیہ شدید اور ضرب شنیع ایسے شخص کو کرین اور بمدت دراز قید رکہین اور
شہر گردی کراوین یہانتک کہ مرجاوے تاکہ دوسرونکو گمراہ نکرے کیونکہ وہ شخص خود گمراہ اور دوسرونکو
کرنیوالا ہے واللہ اعلم سبحانہ انتہی اب کچھ تہوڑے سے فضایل امام ہمام امام
اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ذکر پر ختم کتاب کیا جاتا ہے کیا خوب
فرمایا امام شافعی علیہ الرحمہ نے ۱۵ عدد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو
المسک ما کررتہ یتضوع یعنے تو ذکر کو امام ابوحنیفہ نعمانکے بار بار پڑھا
تا جاکہ ذکر امام موصوف کا مانند مشک کے ہے جیسا اوسکو ملیہا وسے
خوشبوئی اوس سے نکلی ہے امام محی الدین نووی نے کتاب تہذیب
الاسماء مین لکہا ہے کہا ابونعیم نے کہ امام ابوحنیفہ اچھی صورت والے
عمدہ لباس والے عمدہ خوشبو والے نیک مجلس کثیر الکرم خوب ارا
کرنے والے اپنے بہائی مسلمانون پر تہے اور کہا امام ابوحنیفہ نے
مین نے ابوجعفر امیر المومنین کے پاس گیا پس کہا انہون نے آپ کس
سے علم حاصل کیا کہا مین نے حماد بن ابی سلیمان سے انہون نے
ابراہیم نخعی سے اونہون نے عمر بن الخطاب اور علی ابن ابیطالب

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
پس کہا ابو جعفر نے خوب علم واثق حاصل کیا اور ایک دن ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ منصور کے پاس گئے پس منصور نے کہا کہ یہہ
شخص اسوقت مین تمام دنیا کا عالم ہے اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ میری آنکھہ نے مثل ابو حنیفہ کے نہین دیکھا اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ امام ابو حنیفہ
بڑے صاحب وقار تھے ایکدن ہم جامع مسجد مین تھے پس ایک
سانپ اونکے گود مین گرا پہر سواے اونکے اور سب آدمی بہاگ
گئے اور اونہون نے سانپ کو چھوڑ دیا اور کچھہ نکیا اور اپنی جا
پر بیٹھے رہے اور ابن عبادہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ مین سنہ ۱۵۰ ہجری سن ایک سو پچاس ہجری مین ابن جریج کے
پاس گیا پس خبر انتقال ابو حنیفہ کی اونکو پہنچی پس انا للہ وانا الیہ
راجعون کہا اور نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ کیسا بڑا عالم
اوٹھہ گیا اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مین اپنے
والدین سے پہلے امام ابو حنیفہ کیواسطے دعا مانگتا ہون اور
تحقیق مین نے اونسے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مین حماد کے
واسطے اپنے والدین کے ساتھہ دعا مانگتا ہون اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا مینے مسعر بن کدام کو
امام ابو حنیفہ کے حلقہ مین دیکھا کہ سامنے اونکے بیٹھے ہوے
اونسے سوال کرتے تھے اور فایدہ اوٹھاتے تھے اور نہین دیکھا
مین نے کسیکو کبہی کہ اونسے فقہہ مین امام ابو حنیفہ سے عمدہ کلام

کیا ہوا اور وکیع سے روایت ہے کہ نہین ملا مین زیادہ فقیہ سے بہ نسبت ابو حنیفہ کے اور نہ اوس سے اچھی نماز پڑھنے والا ایسے اور نصر بن شمیل سے روایت ہے کہ لوگ فقیہ سے بیخبر تھے یہانتک کہ ہوشیار کر دیا اونکو امام ابو حنیفہ نے ساتھ اوس شہر کے جو نہ پہنچا ذہن اونکا اور ملخص کیا اوسکو اور بیان کر دیا اوسکو اور امام شافعی سے روایت ہے کہ تمام آدمی فقہہ مین امام ابو حنیفہ کے طفیلی ہین اور جعفر بن ربیع روایت ہے کہ مین ابو حنیفہ کے پاس پانچ برس رہا پس کسیکو اوسنے زیادہ خاموش نہین پایا مگر جب کوئی بات فقہہ کی سوال کیجاتی تو مثل دریا کے بہتے اور سفیان بن عینیہ سے روایت ہے کہ ہمارے وقت مین کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا نظر مین نہین آیا اور زافر بن سلمان سے روایت ہے امام ابو حنیفہ ایک رکعت مین رات گذارتے اوسمین قرآن ختم کرتے اور اسد ابن عمر سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فجر کی نماز عشا کے وضو سے چالیس برس پڑھی ہے اور اکثر رات کو ایک رکعت مین قرآن ختم کرتے اور اونکے رونیکی آواز سنائی دیتی تھی یہانتک کہ ہمسایہ اونکے اون پر رحم کرتے اور شمار کیا گیا کہ اونہون نے قرآن کو جس جگہہ وفات پائے ساتھ ہزار بار پڑھا ہے اور مسعر بن کدام سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات مسجد مین گیا پس دیکھا مین نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوے پس اچھی معلوم ہوئی مجھکو قرأت اوسکی پس پڑھی ایک منزل مینے کہا کہ اب رکوع کریگا پھر تہائی قرآن پڑھا پھر نصف پڑھا پھر ایسا ہی وہ شخص پڑھتا رہا یہانتک کہ ایک رکعت مین کل قرآن ختم کر دیا پس دیکھا مین نے تو وہ

امام ابو حنیفہ ہین اور زائدہ سے روایت ہے کہ مینے امام ابو حنیفہ
کے ساتھ مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور لوگ چلے گئے اور مجکو انہون
نے نہین جانا کہ مسجد مین ہے اور مینے ارادہ کیا کہ ایک مسئلہ اونسے
دریافت کرونگا پس کہڑے ہوے اور نماز شروع کئے یہانتک کہ
اوس آیت تک پہنچے فمن اللہ علینا وقنا عذاب السموم
پس اسی آیت کو دوہراتے رہے یہان تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان
کہدی اور مین انتظار ہی مین رہا اور قاسم بن معن سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تمام رات اسی آیت مین قیام کیا بل الساعۃ
موعدھم والساعۃ ادھی وامر پس بار بار اوسیکو پڑہتے تہے
اور گریہ وزاری کرتے تہے اور وکیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
جب اپنی عیال کو نفقہ دیتے اوسیقدر خیرات کرتے اور جسوقت نیا کپڑا
پہنتے اوسی قیمت کا کپڑا اپنے اساتذہ کو پہناتے اور جب اونکے سامنے
کہانا رکہا جاتا اپنے سے دو چند لیکر کسی محتاج کو دیتے اور وکیع سے
یہہ روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ بڑے امانت دار تہے اور ہر شے پر
اللہ کی رضا مقدم کرتے تہے اور اگر خدا کی راہ مین تلوارین اونپر پڑین
برداشت کرتے تہے اور قیس بن ربیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
متقی فقیہ بہت احسان اور صلہ کرنے والے تہے ہر شخص جو اونکے پاس
التجا لیجاتا اور نہایت بخشش کرنیوالے تہے اپنے بہائیون پر اور بغداد
کیطرف مال روانہ کرتے کہ اوسکا کپڑا خریدا جاتا اور کوفہ مین لایا جاتا
اور ہر سال نفع جمع کرتے اوس سے اپنے مشایخ محدثین کے حوایج
اور قوت اور لباس خرید کرتے پہر باقی اشرفیان جو رہ جاتے

پہر اونہین کو دیتے اور کہتے کہ تم اپنے حوایج مین صرف کرو اور نہ تعریف
کرو مگر اللہ تعالی کی اسواسطے کہ مین تمکو اپنے مال سے کچہہ نہین دیتا ہے
اللہ تعالی تمہاریواسطے میرے ہاتھ پر نفع بخشتا ہے پس رزق اللہ مین
کسی غیر کو قوت نہین اور ابو یوسف سے روایت ہے کہا اونہون نے
امام ابو حنیفہ سے کسی حاجت سے سوال نہین کئے جاتے مگر اوسکو
پورا کراتے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے کہا انہون نے
کہ مین نے سفیان ثوری سے کہا کہ امام ابو حنیفہ غیبت سے بہت بعید
رہتے ہین سنا مینے اونکو نہین سنا کہ کبہی کسی دشمن کی اپنے غیبت کرتے
ہون کہا واللہ وہ بڑے عقیل ہین اپنے نیکیون پر اوس شی پر مسلط نہین
کرتے جو انکو لیجاوے اور علی بن عاصم سے روایت ہے کہا انہون
نے اگر عقل امام ابو حنیفہ کی نصف اہل ارض کی عقل سے وزن کیجاتی
اونکی عقل پر غالب آتی اور اسماعیل پوتے امام صاحب کے روایت
کرتے ہین کہ ہمارے یہان ایک آٹا پیسنے والا رافضی تہا اوسکے دو خچر
تہے ایک کا نام اوسنے ابو بکر اور دوسرے کا نام عمر رکہا تہا پس ایک
نے اوسکو پیر سے روند کر مار ڈالا پس امام ابو حنیفہ کو خبر دیگئی
فرمایا دیکہو جسنے اوسکو مارا ہے اوسکا نام عمر ہوگا پس دیکہا تو جیسا
اونہون نے کہا تہا ویسا ہی پایا اور اسماعیل بن سالم بغدادی سے روایت
ہے کہا انہون نے امام ابو حنیفہ قاضی ہونے پر جبر کئے گئے مگر اوسکو قبول
نہین فرمایا اور امام احمد بن حنبل جب اوسکو ذکر کرتے رو یا کرتے
اور انکو ترحم آتا خیرات الحسان مین تحریر ہے کہ جب امام
شافعی بغداد مین داخل ہوے اور امام ابو حنیفہ کی زیارت کو گئے

اور دو رکعت نماز پڑھے اوسمین رفع یدین نکیا اور ایک روایت مین
آیا کہ دو رکعتین صبح کے تہین اوسمین قنوت نہ پڑہا پس کہا گیا اونسے فرمایا
بسبب ادب پاس امام کے یہہ کہ نہ ظاہر کرون مین مخالفت اوسکے روبرو
اونکی اور شاگردی اختیار کیا اونسے بڑے مشایخ ائمہ مجتہدین اور علماء
راسخین مثل جلیل عبد اللہ بن مبارک کہ جنکی جلالت اور علم اور تقدم اور
زہد پر اجماع ہے اور مثل امام لیث بن سعد کے اور امام مالک کے اور
مثل اماموں مسعودین کرام اور زفر اور ابو یوسف اور محمد وغیرہم کے اور جب
عبد اللہ بن مبارک کے پاس امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا انہون نے کہا کیا اوس
شخص کا تم ذکر کرتے ہو جسپر دنیا تمام پیش کی گئی اوسنے اعراض کیا جب
منصور خلیفہ عباسی نے دس ہزار درہم حسن بن قحطبہ کے ہاتھ سے
امام ابو حنیفہ کے پاس بہیجا تو امام اوسکو رد نہین کرسکے اپنے فرزند حماد کو
وصیت کیا کہ بعد انتقال میرے اونکو واپس کر دینا پس اونہون نے ویسا
ہی کیا حسن نے کہا کہ رحمت خدا کی تمہارے والد پر کہ وہ اپنے دین پر بہت
مضبوط تہے اور نہین مشغول ہوے امام ابو حنیفہ اپنے مذہب کیطرف دعوت
کرنے مین مگر بسبب اشارہ کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب
مین کہ دعوت کرو لوگون کو اپنے مذہب کے جانب پس جبکہ اونکو اذن ہوا
تقسیم کیا خزائن خدا کو اوسکے مستحقین پر اور جانا کہ یہہ امر مجہپر واجب ہے
در دعوت کیا آدمیون کو طرف مذہب اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوا مذہب
اوسکا اور پہیل گیا اور بہت ہوے تابعین اور مقلدین اوسکے اور رسوا
ہوے حاسدین اوسکے اور نفع بخشا حق تعالی نے مشرق اور مغرب اور
عرب اور عجم کو اور نصیب کیا بہرہ وافی اونکے مقلدین مین پس مستعد

ہوے وہ ساتھ لکہنے فروع اور اصول مذہب کے اور نظر کرنے منقول اور معقول مذہب کے یہانتک کہ بحمد اللہ ہوگیا مذہب اونکا محکم قواعد اور ارکان قوائد مین اور تائید کرتا ہے اس بات کو بیان کرنا بعض اصحاب مناقب امام مین کہ ثابت والد امام کے صغرسنی مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لائے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونکے اور اونکی اولاد کے حق مین برکت کی دعا کی پس امام ابو حنیفہ جو کچہہ دئیے گئے اسی دعا کی برکت سے دئیے گئے اور اونکے کمال تقویٰ سے یہہ امر ہے کہ انہون نے جبکہ سنا کہ ایک بکری کوفہ مین گم ہوی ہے بکری کا گوشت کہانا مطلقا ترک کیا یہانتک کہ اوسکی موت کا اعلام ہوا اور جو شئے کہ اونکے مناقب مین بیان کیا گیا اوس سے حصر مناقب اونکا نہین بلکہ یہہ بیان ایک قطرہ ہے اوس دریا کا کہ جسکے ساحل کا پتا نہین اونہو نے عشا کے وضو سے چالیس برس نماز صبح ادا فرمایا پس کہا گیا اونسے کہ کس شئے نے آپکو اس عبادت پر قوی کیا اونہون نے کہا کہ یہ نے اسماء الہی کے ساتھ دعا مانگی تہی جسکا مجموع دو آیتو مین ہے اول محمد الرسول اللہ آخر سورۃ فتح تک اور دوسرے ثم انزل علیکم من بعد الغم سے آخر تک سورۃ عمران کے اگر تو نجات کا آخرت مین ارادہ کرے تو یہہ اعتقاد رکہنا چاہئی کہ ہر ایک ائمہ مجتہدین اور علماء عاملین ہدایت اور رضاے الہے پر ہین اور ماجور ہین روایت کی ہے بیہقی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو حکم تمکو کتاب اللہ سے دئیے جائے تو اوسپر عمل کرو کسیکو اوسکے ترک کرنے مین عذر نہین پہنچتا اگر کتاب اللہ مین نہو

تو سنت رسول اللہ اختیار کر جو اگر سنت نہ ہو تو جو میرے اصحاب مین
اوسکی پیروی کرو سے ہدایت پاوگے امام ابو یوسف نے کہا کہ
مین نے نہین دیکھا کسیکو زیادہ جاننے والا علم تفسیر اور حدیث کا
امام ابو حنیفہ سے کہ وہ مجھ سے زیادہ تھے علم حدیث مین اور
امام ابو حنیفہ نے وہ کلام کیا کہ دوسرے اوس سے عاجز تھے اور
باوجود اوسکے کہ حاسدین اونکے بہت تھے اور یہ سنت الہی
ہے کہ اپنی مخلوق مین ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا اور سبب
وقت قیاسات مذہب اونکے مزنی شاگرد امام شافعی کے امام
ابو حنیفہ کے کلام کو دیکھا کرتے یہان تک کہ اونکے بھانجے امام
طحاوی کو اس بات نے برانگیختہ کی کہ مذہب شافعی سے انتقال
کرکے مذہب حنفی اختیار کیا واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین خصوصا
علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم تمت الکتاب
فی ثالث عشر شہر ربیع الثانی سنہ الف وثلثمائہ سنہ ١٣٠٥
وخمس من ہجرۃ نبینا علی صاحبہا افضل الصلوات

تمت